"مرگِ محبت کے رنگریز ہم"

از

حوریہ ملک

Huria Malik Official

تیز قدموں سے بھاگتی وہ پھولے سانسوں کے ساتھ دوڑتی جا رہی تھی۔

گہری رات کے تیسرے پہر وہ چاند کی دھندلی سی روشنی میں مہرون دوپٹی چپل میں ملبوس اپنے زخمی پیروں کو بمشکل

حرکت دیتی دوڑتی ہوئی وقفے وقفے سے پیچھے گھپ اندھیرے میں بھی دیکھ رہی تھی۔

اس کے عقب میں تاحال گاڑیوں کی تیز روشنیاں اور بھاگتے قدموں کی آواز نہ تھی جو ثابت کر رہی تھیں کہ اس کے بھاگ نکلنے کی خبر ابھی پھیلی نہ تھی۔

مگر کتنی دیر۔۔۔۔؟؟

وہ جانتی تھی کچھ ہی منٹوں میں اس کے غائب ہونے کی خبر اس کے محل نما گھر میں جنگل میں آگ کی مانند پھیل جائے گی اور پھر اس کے بعد۔۔۔۔؟

Huria Malik Official

اس سے آگے سوچتے ہی اس کا دل جیسے خوف سے بند ہونے لگا اور وہ اپنے گرد اوڑھی سکن شال کو مضبوطی سے تھامتی اپنی پوری قوت سے بھاگتی سڑک پہ گزرنے والی اِکا دُکا گاڑیوں کی نظر سے بچنے کے لیے سڑک کنارے کچی جگہ سے گزر رہی تھی۔

اسے بھاگتے ہوئے مزید چند منٹ گزرے ہوں گے کہ اسے اپنے عقب سے گاڑیوں کی تیز روشنیاں محسوس ہونے لگیں۔

Huria Malik Official

خوف و ہراس کے حاوی ہوتے احساس کے تحت اس نے ہلکا سا گردن گھما کے بگڑتی سانسوں کے ساتھ پیچھے دیکھا تو اس سے چند کلومیٹر کے فاصلے پہ اسے گاڑیوں کا ریلہ سا محسوس ہوا تھا۔

یہ سب دیکھ کر اسے اپنے عبرت انجام کا سوچ کے ہی اپنی بے بس حالت پہ اتنی شدت سے رونا آیا کہ وہ اپنے سڑک پہ آتے قدموں اور سامنے سے آتی گاڑی کی تیز روشنی پہ بھی اپنا بچاو نہ کر سکی اور ہارن بجاتی اس تیز رفتار سیاہ

Huria Malik Official

مرسڈیز کے بونٹ سے ٹکڑاتی اچھل کے کچھ فاصلے پہ جا گری۔

اس اچانک افتاد پہ مرسڈیز کا ڈرائیور جو سڑک کے بیچ و بیچ مسلسل پیچھے دیکھ کے بھاگتی لڑکی کو دیکھ کر ہارن بجاتے ہوئے بریک لگانے کی پوری کوشش میں تھا مگر ناکام ٹھہرا اور لڑکی اس کی گاڑی کے بونٹ سے ٹکراتی گر پڑی تھی۔

Huria Malik Official

"منصور خان! کیا ہوا؟ "اچانک ایک جھٹکے سے گاڑی رکنے پہ بیک سیٹ پہ بیٹھے اس کے' صاحب 'کی گھمبیر مگر قدرے جھنجھلائی سی آواز گونجی تو وہ گڑبڑایا۔

"صاحب! گاڑی سے ایک لڑکی ٹکرا کے نیچے گر گیا ہے۔ "

اس نے جلدی سے اپنی غلطی اس کے گوش گزاری تو اس کی کشادہ پیشانی پہ بَل پڑے۔

Huria Malik Official

"ناٹ اگین منصور خان "!وہ عجیب چڑچڑے سے انداز میں کہتا گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا تو وہ بوکھلا اٹھا۔

"صاحب نہ کریں۔ہم باہر جا کے چیک کرتا ہے۔آپ ایسے باہر نکلی تو بڑی بیگم صاحبہ ناراض ہوں گی۔وہ پہلے ہی کال کر رہا ہے کہ آپ گارڈز لے کر نہیں آئی۔ "اس نے جلدی جلدی اسے روکنے کے ساتھ اس عمل کی توجیہہ بھی پیش کی تو وہ ہلکی سی گردن گھما کے ایک نظر اسے' گھوری '۔سے نواز کے دروازہ کھولتا باہر نکلا تھا۔

Huria Malik Official

اس کے باہر نکلنے پہ اس نے گاڑیوں کی تیز روشنیوں کو ایک ساتھ خود پہ پڑتے دیکھا تو ایک سرسری نظر دور سڑک پہ ڈالی جہاں بہت سی گاڑیاں آگے پیچھے بھاگتی ان کی گاڑی سے دو سے تین کلومیٹر کے فاصلے پہ موجود تھیں۔

وہ سر جھٹک کے بڑے خراب موڈ کے ساتھ سڑک پہ بیہوش پڑی لڑکی کی طرف بڑھا اور پھر اپنے گھٹنے سٹر یچ کرتا وہ پنجوں کے بل اس کے نزدیک بیٹھتا بڑی آہستگی سے اس کے پشت کے بل گرے وجود کو ہلانے لگا۔

Huria Malik Official

"ایکسکیوزمی مس؟ "اس کے ہلانے پہ اس کے گرد اوڑھی گئی اس کی چادر کا پلو سرکا تو اس کی سرسری سی نظر اس کے چہرے پہ گئی لیکن اگلے ہی پل وہ گویا کرنٹ کھاتا پیچھے ہوا تھا۔

"ہیر "!اس کے ہونٹ ہولے سے سرسرائے اور پھر ایک انجانے سے احساس کے تحت اس نے گردن گھما کے سڑک کی طرف دیکھا جہاں سے آتی گاڑیوں اور اس کے درمیان فاصلہ کم ہوتا جا رہا تھا۔

Huria Malik Official

اس سے پہلے کہ وہ پھر سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ایک ہوائی فائرنگ نے اس کے ذہن میں آتے ایک مبہم سے خیال کو تقویت بخش دی اور وہ لمحے کی بھی دیری کیے بغیر اس لڑکی کے زخمی مگر بیہوش وجود کو اٹھا کے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تھا جہاں منصور خان گاڑی کے دروازے کھولے ہاتھ میں پسٹل لیے چوکس انداز میں کھڑا جوابی فائرنگ کرتا انہیں پروٹیکٹ کر رہا تھا۔

کیونکہ انہیں گاڑی کی طرف بڑھتے دیکھ کر گاڑیوں کی رفتار اور فائرنگ میں اضافہ ہو چکا تھا۔

Huria Malik Official

"منصور خان!جلدی کرو۔ "اس نے گاڑی کی بیک سیٹ پہ اسے لٹانے کے سے انداز میں بٹھاتے ہوئے منصور خان کو حکم دیا تو وہ ایک فائر کرتا تیزی سے سیٹ پہ بیٹھتا سٹیئرنگ سنبھال کے گاڑی کا رخ گھما چکا تھا۔

اس سارے دورانیے میں ان کی گاڑی پہ مسلسل فائرنگ ہو رہی تھی مگر بلٹ پروف شیشے ہونے کے باعث وہ کسی جانی نقصان سے محفوظ رہے تھے۔

"صاحب!کدھر جانا ہے؟ "فل سپیڈ پہ گاڑی چھوڑے منصور نے اسے مخاطب کیا جو لب بھینچے شرر بار نگاہوں سے عقب میں آتی گاڑیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"فی الحال ان گاڑیوں سے چھٹکارا حاصل کرو اور پھر اپارٹمنٹ کی طرف چلو۔ ویسے تو اب تک مام کو اطلاع مل چکی ہو گی لیکن بہرحال مجھے ابھی مینشن نہیں جانا ہے۔ "اس نے بھینچے ہوئے تاثرات کے ساتھ اسے جواب دیتے ہوئے

Huria Malik Official

اپنے کوٹ کی جیب سے اپنا موبائل نکالا اور ایک نمبر ملانے لگا۔

جبکہ منصور خان اب گاڑی کو فل تیز بھگاتے ہوئے شہر میں داخل ہونے کے چکروں میں تھا کیونکہ وہ لوگ اب اس کے دائیں بائیں ہوتے اسے مکمل گھیرنے کے چکروں میں تھے۔

لیکن وہ مکمل اعتماد کے ساتھ گاڑی بھگاتے ہوئے اس بات کا ثبوت دے رہا تھا کہ اسے ایسی سچویشن میں' ڈرائیونگ 'کی سکلز دینے والا اس کا فیورٹ' صاحب 'تھا۔

Huria Malik Official

جو نیوی بلیو شلوار قمیض پہ سیاہ کوٹ پہنے بیک سیٹ پہ براجمان اس زخمی لڑکی کے چہرے کو دیکھتا گہری سوچ میں گم تھا۔

کریم کلر کی دیواروں سے سجے لگثری بیڈ روم کی فینسی ڈم لائٹس کی زرکاری روشنی میں" مسز حیات گردیزی "اپنے

Huria Malik Official

جہازی سائز بیڈ پہ بڑے سکون کے ساتھ محوِ استراحت نظر آ رہی تھیں۔

چند ثانیے گزرنے کے بعد ان کے نزدیک بیڈ پہ ہی پڑا اُن کا موبائل تھرتھرانے لگا تو ان کی نیند میں خلل سا پڑا۔

اپنی نیند سے بوجھل آنکھوں کو بمشکل کھولتے ہوئے انہوں نے ہاتھ بڑھا کے موبائل تھاما اور' حاکم کالنگ 'لکھا دیکھ کے فوراً سے کال پک کر گئیں۔

Huria Malik Official

"السلام علیکم میڈم "!دوسری جانب سے بڑی محتاط آواز آئی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کے سائیڈ ٹیبل پہ پڑا لیمپ آن کرتے اسے جواب دیا۔

"خیریت حاکم؟ "ان کی نرم آواز میں بھی ایک مخصوص متانت و رعب تھا۔

"میڈم وہ سر کی گاڑی۔۔۔۔ "دوسری جانب جب حاکم نے دھیرے دھیرے رات کے اس پہر کال کرنے کی وجہ بیان

Huria Malik Official

کی تو ان کی آنکھوں میں چھایا نیند کا خمار پل میں بھک سے اڑا تھا۔

"واٹ؟کب ہوا یہ سب؟یاور از اوکے؟اور ہے کہاں وہ ابھی؟ "ایک جھٹکے سے اٹھ کے بیٹھتی وہ یکے بعد دیگرے سوال کرتیں بیڈ سے نیچے اتریں تو سلک کا پیروں کا چھوتا نائٹ ڈریس بھی لہراتا ہوا قالین کو چھونے لگا۔

Huria Malik Official

"سر ابھی اپنے اپارٹمنٹ میں ہیں۔"بہت سے دوسرے سوالوں کو چھوڑ کر اس نے ایک سوال کا جواب دیا تو مسز گردیزی نے پریشانی سے اپنے کمر پہ لہراتے بالوں میں بائیں ہاتھ کی انگلیاں زور سے پھنسائیں۔

"گاڈ!کیا کروں میں اِس کا؟حاکم مجھے صبح کا سورج طلوع ہونے سے پہلے پتہ کر کے بتاو کہ لڑکی کون ہے وہ جس کی وجہ سے میرے بیٹے پہ گولیاں چلی ہیں؟"ان کی آواز میں بیک وقت تفکر و غصہ چھلکا تھا۔

Huria Malik Official

"میڈم!وہ لڑکی سر کی۔۔۔۔۔ "حاکم نے سورج طلوع ہونے کا انتظار کیے بغیر اپنے پاس موجود اطلاع ان کے گوش گزاری تو ان کی آنکھوں میں جیسے حیرت و تفکر کے سارے رنگ ایک ساتھ جھلملانے لگے تھے۔

"فیلو؟یاور کی فیلو؟ "انہوں نے اچنبھے سے حاکم کے الفاظ دہرائے تو دوسری جانب اس کی گئی تائید پہ ان کی پیشانی پہ پرسوچ شکنوں کا جال پھیل گیا۔

Huria Malik Official

"اوکے نیکسٹ کیا کرنا ہے، اس کے متعلق میں تمہیں کل مطلع کر دوں گی۔ "اپنے منتشر ہوتے اعصاب کو سنبھالتے ہوئے انہوں نے حاکم کو کال بند کرنے کا اشارہ کیا اور خود موبائل بیڈ پہ اچھال کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئیں۔

چند منٹوں کے بعد جب وہ جب نکلیں تو وہ فیروزی رنگ کی خوبصورت لانگ شرٹ، سفید کیپری اور دوپٹے میں ملبوس تھیں جبکہ دونوں کندھوں پہ آف وائٹ نفیس سی چادر پھیلا رکھی تھی۔

Huria Malik Official

ایک ہاتھ میں سونے کے دو نفیس کڑے اور دوسرے ہاتھ میں سلور کلر کی گھڑی جس کے ڈائل میں ڈائمنڈ کے نگ جڑے ہوئے تھے۔

پیروں میں نفیس سی آف وائٹ اور سلور کومبو کی سینڈل پہنے،

کانوں میں ڈائمنڈ ٹاپس اور ہاتھوں میں سونے کی چار انگوٹھیاں پہنے وہ ایک امیر و کبیر سیاسی خاندان کی بڑی بہو اور نسل در نسل چلتی ان کی پالیٹیکل پارٹی کی چیئرپرسن کا روپ دھارے کھڑی تھیں۔

Huria Malik Official

ایک نظر کلائی میں موجود گھڑی کے ڈائل پہ ڈالی جہاں گھڑی کی چھوٹی چھوٹی سوئیاں ابھرتی سحر کے پونے چار بجا رہی تھیں۔

ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے انہوں نے اپنی پی اے کو میسج کر کے ڈسٹرب کرنے کی بجائے ڈائریکٹ کال کر کے گاڑی تیار کرنے کو کہا۔

Huria Malik Official

اور پھر دوسری کال اپنی دیورانی کے نمبر پہ کی اور ایمرجنسی میں اپنے کہیں جانے کی اطلاع دی اور کمرے سے نکل گئیں۔

ان کی توقع کے عین مطابق جب وہ کمرے سے نکل کے ہال میں پہنچی ہی تھیں کہ ان کی دیورانی مسز نفیسہ گردیزی اپنے کمرے سے تیزی کے ساتھ نکلیں۔

Huria Malik Official

"خیریت بھابھی، اس وقت کہاں جا رہی ہیں آپ؟ "ان کی پر تشویش آواز ان کے عقب میں گونجی۔

چونکہ ان کے سسر اور ہزبینڈ مرڈر اٹیک میں مارے گئے تھے اور اب جب سے وہ پالیٹیکل لائن میں آئی تھیں تو سب بہت فکرمند رہتے تھے۔

Huria Malik Official

"یاور کی طرف جا رہی ہوں۔ایک ایمرجنسی ہو گئی ہے لیکن جلد واپس آ جاوں گی۔ "انہوں نے متانت بھرے انداز میں

انہیں جواب دیا اور خدا حافظ کہتیں باہر نکل گئیں جہاں ان کی بُلٹ پروف رولز رائس تیار کھڑی تھی۔

'خیبر محل 'میں اس وقت ایسی آہ و پکار مچی ہوئی تھی کہ کان پڑتی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

جہاں کچھ خواتین مردوں کی تفتیش کے باعث زدوکوب کا شکار ہو رہی تھیں تو وہیں اماں جان اور ان کی بیٹیوں شازیہ اور نازیہ خیبر، اس محل نما گھر کے مردوں کے ساتھ بھوکے

Huria Malik Official

شیروں کی مانند اُس کو تلاش کر رہی تھیں جو رات کے دوسرے پہر نجانے اتنے ملازموں کے بیچ اس محل نما گھر کے دیوہیکل گیٹ کو کیسے پار کر کے ان کی عزت ملیامیٹ کر گئی تھی۔

"انور! مجھے وہ کم بخت ہر حال میں اپنے قدموں تلے چاہیے زندہ یا مردہ؟میرے نواسے کی عزت کو رول کے گئی ہے وہ۔ "خیبر محل کی کرتا دھرتا اور اس خاندان کی سربراہ 'اماں جان 'نے اپنے بڑے بیٹے اور اپنی مجرم پوتی کے باپ

Huria Malik Official

کو بلند آواز میں مخاطب کرتے ہوئے حکم جاری کیا تو ان کی بڑی بہو صوفیہ نے تڑپ کے شوہر اور ساس کو دیکھا جن کے چہروں پہ سنگلاخ چٹانوں کی مانند سختی چھائی ہوئی تھی۔

"اماں فکر مت کرو۔وہ اگر مر بھی گئی تو اس کی قبر سے نکال کے تیرے پیروں میں ڈالوں گا۔ "انور خیبر کی آواز میں چھائی بربریت پہ بہت سے دلوں کو جہاں' اُس' کی اس جرات پہ پچھتاوے ہوا وہیں اُس کے کبھی نہ ان سب کو ملنے کی دعا بھی کی تھی۔

Huria Malik Official

"دفع کرو ان سب آستین کی سنپولیوں کو یہاں سے اور جب تک وہ بدکردار و بدبخت نہ مل جائے۔اُس کی ماں سمیت ان سب کا بھی گھر سے نکلنا بند کر دے۔ "انہوں نے منجھلے بیٹے وحید کو حکم دیا جنہوں نے جلدی سے بھابھی سمیت اپنی بیٹیوں اور بھتیجیوں کو ان کے کمروں میں بند کر دیا۔

"انور!لڑکے بتا رہے تھے کہ اسے کسی نے اٹھا کے گاڑی میں بٹھایا تھا۔ پتہ کر کون ہے وہ ناہنجار جس نے ہمارے خاندان

کی لڑکی کو ہاتھ لگایا اور ہماری خاندانی جنگ میں کودا ہے؟اس کا انجام میرے شیراز)نواسے (کے ہاتھوں ہو گا۔ "انہوں نے کرخت لب و لہجے میں کہتے ہوئے آخر میں بڑی بیٹی شازیہ لاکھانی کی طرف دیکھا گویا اسے خوش کرنے کی کوشش کی تھی۔

کیونکہ اُس کی بہو گھر چھوڑ کے بھاگی تھی اور اب اس کا طیش بلندیوں کو چھو رہا تھا۔

Huria Malik Official

جبکہ ماں کا حکم سن کر انور خیبر ایک دفعہ پھر سے اپنے آدمیوں کو گاڑیاں لے کر سارا علاقہ تلاش مارنے کا حکم جاری کرتا خود بھی تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔

ڈاکٹر فرحانہ بڑی توجہ سے اس کی مرہم پٹی کر رہی تھیں جو اب ہوش میں مگر کافی تکلیف میں تھی کیونکہ اس کے ماتھے پہ کافی گہری چوٹ آئی تھی۔ کہنیاں اور ہتھیلیاں بھی سڑک پہ گرنے کی وجہ سے رگڑ کھا چکی تھیں۔

Huria Malik Official

اور پیر مسلسل بھاگنے اور جوتا ٹوٹنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے۔

مگر اس ساری تکلیف پہ وہ تکلیف حاوی تھی جو اسے ہوش آنے پر دکھائی دینے والے اُس مرد کے چہرے کو دیکھ کر ہوئی تھی۔

جسے وہ کبھی نہ دیکھنے کا عزم کر چکی تھی اور اپنی ہر دعا میں اس عزم کو دہراتی تھی۔

Huria Malik Official

مگر ہائے رے یہ قسمت کہ زندگی کے بڑے بھیانک موڑ پہ وہ شخص اسے ٹکرا گیا تھا ناصرف ٹکرایا تھا بلکہ وہ اس کے رحم و کرم پہ بھی تھی۔

"میں آپ کو انجیکشن لگا دیتی ہوں۔کچھ دیر تک آپ کو درد کی شدت میں افاقہ ہو جائے گا۔ "وہ جو اپنی ان گنت سوچوں میں گم تھی ڈاکٹر کی پیشہ ورانہ آواز پہ بری طرح چونکی تھی۔

Huria Malik Official

"م۔۔مجھے انجیکشن نہیں لگوانا ہے۔" اس نے فوراً سے پیشتر اپنے بہتے آنسوؤں کے ساتھ نم لہجے میں جواب دیا تو کمرے میں موجود وہ جو دانستاً ان سے رخ موڑے صوفے پہ براجمان تھا۔

ان کی لڑکھڑاتی آواز پہ اس کے ذہن کے دریچوں پہ ایک خوش کن سی یاد کا منظر لہرایا تو اُس نے اذیت سے آنکھیں موند لیں۔

Huria Malik Official

"ڈاکٹر! آپ انجیکشن رہنے دیں۔ آپ انجیکشن کی بجائے کوئی پین کلر دے دیں اِن کو۔" بنا ان دونوں کی طرف گردن گھمائے وہ ڈارک براون صوفے پہ نظریں جمائے سپاٹ سے انداز میں گویا ہوا۔

تو ڈاکٹر فرحانہ اور اُس نے ایک ساتھ اسے دیکھا جس کی پشت نظر آ رہی تھی۔

Huria Malik Official

"شیور سر "!ڈاکٹر صاحبہ نے ہولے سے کندھے اچکا کے اسے اپنے بیگ سے چند پین کلرز نکال کے چند ہدایات کے ساتھ دیں اور جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"بہت شکریہ آپ کا۔ "ڈاکٹر کے جانے پہ وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھتا فارمیلیٹی نبھانے لگا اور جیسے طوہاً کرہاً اس کے لیے دروازہ کھولا ہی تھا کہ دروازے کے پار دکھائی دینے والی شخصیت کو دیکھ کر پل بھر کو ساکت سا ہوا مگر اگلے ہی لمحے وہ اپنے تاثرات پہ قابو پاتا انہیں سلام کر گیا۔

Huria Malik Official

جو ڈاکٹر صاحبہ سے معانقہ کر رہی تھیں۔

"کیسی ہے ہماری بیٹی ڈاکٹر صاحبہ؟زیادہ سیریس مسئلہ تو نہیں؟ "ڈاکٹر کو اپنی خیریت بتا کے انہوں نے اپنے مخصوص پروقار انداز میں اس طرح سے استفسار کیا کہ کب سے اکیلی لڑکی کو اس اپارٹمنٹ میں اُس کے ساتھ ہونے کا سوچ کے مفروضے قائم کرتی ڈاکٹر صاحبہ بھی چکرا کے رہ گئیں۔

Huria Malik Official

جبکہ وہ اپنی ماں کی سیاسی دور اندیشی پہ لب بھینچتے سر میں انگلیاں چلانے لگا۔

"کیسی ہیں آپ؟ "ڈاکٹر صاحبہ کے جانے پر وہ ان کو اپنے مضبوط بازوؤں کے حصار میں لیتا گھمبیر لب و لہجے میں بولا تھا۔

تو بیڈ پہ نیم دراز وہ اس کے سینے سے لگتی اس عورت کو دیکھ کر خوف سے سفید پڑنے لگی تھی کیونکہ وہ اس عورت کو اکثر ٹی وی پہ دیکھ چکی تھی۔

Huria Malik Official

اور ان کے اصول و قوانین کو وہ بارہا سن اور دیکھ چکی تھی مگر انہیں اُس شخص کے سینے سے لگا دیکھ کر وہ آج جان پائی تھی کہ وہ اُس کی ماں ہیں۔

"آپ ٹھیک ہو؟کوئی چوٹ تو نہیں آئی؟ "اس کے سوال کا جواب دیے بغیر وہ اس کے چہرے کو دیکھتیں اس کے چہرے، سینے، بازو اور ہاتھوں کو ٹٹولتی تفکر سے اسے چوم رہی تھیں۔

Huria Malik Official

"میں بالکل ٹھیک ہوں مام۔ آپ ریلیکس ہوں۔ "ان کو بازو کے حلقے میں لیتا وہ قدرے نرم آواز میں کہتا ہوا کمرے سے باہر نکلنے کی بجائے صوفے کی جانب قدم بڑھانے لگا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب اس کی ماں صبح کا سورج صحیح سے نکلنے سے قبل اس تک پہنچ چکی ہے تو وہ کبھی بھی بات کی جڑ تک پہنچے اور اس کا حل نکالے بغیر تو یہاں سے جانے والی نہیں تھیں۔

اس لیے وہ ہر طرح کی سچویشن کے لیے دلی و ذہنی طور پہ تیار ہوتا صوفوں کی جانب بڑھا لیکن ماں نے اب کی بار اس

Huria Malik Official

کے بیڈ کے نزدیک پڑی آرام دہ کرسی کی طرف قدم

بڑھائے۔

"کیسی ہو آپ؟ "لہجے میں نرمی نہیں تھی تو کڑواہٹ یا

کرختگی بھی نہیں تھی۔

"ٹھیک ہوں۔ "اس نے سر ہلانے کے ساتھ لب بھی ہلائے

تھے تو اُس کی بلا ارادہ نگاہ اس کی طرف اٹھی جو فیروزی اور

سیاہ لبادے میں ملبوس اس وقت دوپٹے کی بجائے اپنی شال

Huria Malik Official

کو اپنے گرد اچھے سے اوڑھے بیڈ کراون کے ساتھ نرم تکیوں کی ڈھیر بنائے اس سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

اس کے چہرے پہ بھٹکنے والی نگاہ جب ماتھے اور رخسار کے زخم پہ گئی تو آنکھوں میں جیسے مرچیں سی چبھنے لگیں اور وہ سرعت سے رخ بدلتا اپنی دائیں ہتھیلی زور سے بھینچ گیا۔

"یاور اگر اس نے کچھ کھایا ہے تو اسے پانی ڈال کے دو تاکہ یہ میڈیسن لے سکے۔ "اُس کے تاثرات کا بہت باریک بینی

Huria Malik Official

سے جائزہ لیتی مام نے اسے مخاطب کیا تو بڑی بے ساختگی کے ساتھ دونوں نے بیک وقت نظر اٹھا کے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

اور پھر لمحے کی دیری کیے بغیر نظر کا زوایہ بدلا تھا۔

"ابھی کچھ نہیں کھایا۔ میں نے ملازم کو کہہ دیا تھا وہ کچھ دیر میں کھانا پہنچا دیتا ہے۔ "اس نے اسی مخصوص انداز میں جواب دیا تو وہ ان ماں بیٹے کے اتنے نارمل اندازِ گفتگو پہ الجھ رہی تھی۔

Huria Malik Official

اور پھر کھانا آنے اور اس کے میڈیسن لینے تک انھوں نے اس سے یا بیٹے سے اُس کی وہاں موجودگی سے متعلق کوئی سوال نہ کیا بلکہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتیں ایک نارمل گفتگو بیٹے سے چھیڑ چکی تھیں۔

مگر جب وہ ان کے اصرار پہ بوائلڈ ایگ، بریڈ اور دودھ لے چکی تو انھوں نے اسے میڈیسن لینے کا اشارہ کیا۔اس سب سے فارغ ہونے کے بعد انھوں نے بیٹے کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور دونوں کو ایک ساتھ مخاطب کیا۔

Huria Malik Official

"میں تمہید باندھنے اور سننے کی قائل نہیں ہوں۔نا میں اس بچی کے گھر سے نکلنے والے عمل کے متعلق کوئی سوال کروں گی۔مگر مجھے آپ لوگوں سے صرف دو باتیں کہنی ہیں کہ یا تو اِس کو سورج کی روشنی پھیلنے سے قبل اس کی فیملی کے پاس پہنچواوں یا پھر۔۔۔۔۔ "وہ اپنے مخصوص متوازن اور ٹھہر ٹھہر کے بڑے شفاف انداز میں بول رہی تھیں۔

جب وہ بے ساختہ ان کی بات قطع کرتی خوفزدہ انداز میں تیزی سے بول اٹھی۔

Huria Malik Official

"مجھے گھر نہیں جانا ہے۔ "اس کے یوں اچانک بول اٹھنے پہ دونوں نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو ان کی آنکھوں کے تاثرات پڑھتی گڑبڑا گئی تھی۔

"م۔۔میں میرا مطلب ہے کہ میں کہیں اور جانا چاہتی ہوں۔ "آنکھوں میں در آنے والے آنسوؤں کو بمشکل پیتی وہ اپنی انگلیاں چٹخاتی نم آواز میں بولی تھی۔

Huria Malik Official

"گڈ لیکن فی الحال آپ کہیں اور نہیں جا سکتی ہیں ماسوائے اپنے گھر کے۔ جس روڈ سے آپ لوگ یہاں تک پہنچے ہیں وہاں سے یہاں تک بہت سے لوگ اس بات سے باخبر ہو چکے ہیں کہ حیات گردیزی کے اکلوتے بیٹے یاور حیات گردیزی کی گاڑی پہ ہونے والی فائرنگ کی وجہ کیا تھی؟

اور یہ بات آپ دونوں جانتے ہیں کہ وہ وجہ ہمارے خاندان کی پالیٹیکل ساکھ سمیت نام و مرتبے پہ بھی کس بری طرح سے اثر انداز ہو سکتی ہے؟" اس کی بات کے جواب میں

Huria Malik Official

انہوں نے بڑے مدلل مگر بے لچک انداز میں کہنا شروع کیا تو اس کے چہرے کی رنگ فق پڑنے لگی اور یہ سب اس کو گراں گزر رہا تھا۔

"مام یہ سب آپ میرے ساتھ ڈسکس کر سکتی ہیں۔اِنہیں آرام کرنے دیں۔میڈیسن لی ہے تو آرام کرنے سے یہ بہتر فیل کریں گی۔ "اس چہرے کے فق تاثرات دیکھ کر وہ فوراً اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا تو مسز گردیزی کے چہرے پہ بڑی مبہم سی مسکان پھیل گئی۔

Huria Malik Official

"شیور لیکن پہلے میرا خیال ہے کہ اس سارے میس کا حل نکال لیا جائے کیونکہ ان کے گھر سے نکلنے پر جب ان پر اور آپ پر فائرنگ ہو سکتی ہے تو کیا جب یہ لوگ باہر باتیں کریں گے تو مسئلے نہیں بنیں گے؟ "ان کی آواز کے اتار چڑھاو پہ وہ چڑ رہا تھا، جھنجھلا رہا تھا۔

"لیکن مام آ۔۔۔۔ "وہ پھر سے انہیں ٹوکنے لگا تھا جب اس نے ہلکی سی ہمت جتاتے لب کھولے۔

Huria Malik Official

"آپ کہیں آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟ "اس نے مسز گردیزی کو کہا تھا۔

"آپ گھر نہیں جانا چاہتی ہیں تو سوری ٹو سے مگر آپ کو روشنی مکمل پھیلنے سے قبل یہاں سے کہیں اور جانا پڑے گا۔ "ان کے بے لچک و بے مروت انداز پہ جہاں اسے جھٹکا لگا تھا وہیں وہ ناگواری سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مام پلیز، ڈونٹ بی سو سیلفش۔ آپ اس کی کنڈیشن دیکھیں اس کی طبیعت خراب ہے، زخمی ہے وہ اور آپ اسے یہاں سے جانے کا کہہ رہی ہیں۔ جبکہ آپ کا کام لوگوں کو

Huria Malik Official

پروٹیکٹ کرنا بھی ہے۔ "وہ جس بگڑے ہوئے انداز میں ماتھے پہ بل ڈالے ماں کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔

اس انداز کو بغور دیکھتی مسز گردیزی پھر سے اس کی طرف متوجہ ہو چکی تھیں۔

"میرا کام لوگوں کو پروٹیکٹ کرنا ہے لیکن جس طرح یہ آپ کے ساتھ یہاں گولیوں کی برسات میں آئی ہے۔یہ بات سب کے لیے کتنی ڈزاسٹر بن سکتی ہے یہ آپ دونوں سوچ

Huria Malik Official

بھی نہیں سکتے۔ "یاور کی بجائے ان کی نظریں اس کے فق
چہرے پہ مرکوز تھیں۔

"میں آپ کی بات سمجھ چکی ہوں۔میں کچھ دیر تک یہاں
سے نکلنے والی ہی تھی۔ "اس نے اپنی اذیت کو چھپاتے ہوئے
آہستگی سے کہا تو وہ جیسے بپھر سا گیا تھا۔
"آپ یہاں سے ہرگز کہیں نہیں جا رہی ہیں جب تک آپ
کی سیکیورٹی کا انتظام اور یہ زخم ٹھیک نہیں ہو جاتے۔ "اس

Huria Malik Official

کے لہجے کی سختی پہ اُن دونوں نے ایک ساتھ اس کی طرف دیکھا۔

"اگر یہ یہاں سے جا نہیں سکتیں تو پھر اسے آپ سے آج ہی نکاح کرنا ہو گا۔آپ اور اس کے بھاگ نکلنے کی خبر پھیلنے سے پہلے پہلے۔ "وہ بیٹے کے سخت لہجے پہ ایک دم سے کھڑی ہوتیں قدرے بلند آواز میں کہتی ان دونوں کے سروں پہ جیسے ہفتِ اقلیم توڑ گئی تھیں۔

Huria Malik Official

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے انہیں تک رہے تھے جو خاندانی ساکھ اور اپنی پالیٹیکل بیک بون کے لیے اتنا جذباتی فیصلہ یوں اچانک لے گئی تھیں۔

اور سب سے بالاتر وہ کیسے اُس سے نکاح کر سکتا تھا جو کسی اور کی۔۔۔۔۔۔۔

Huria Malik Official

یہ سوچ آتے ہی اس کا چہرہ ایک دم سے سرخ ہو گیا اور ماتھے اور گردن کی رگیں پھول سی گئیں جبکہ خوبصورت آنکھوں کے گوشے دہکتے ہوئے سرخ پڑنے لگے تھے۔

"آپ کو اندازہ ہے کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟اگر آپ ن۔۔۔۔۔ "اپنے بپھرتے بے قابو ہوتے اعصاب پہ بمشکل قابو پاتا وہ چند لمحوں کے بعد جب بولا تو اس کے لہجے کی پھنکار اس کی نسوانی سپاٹ آواز کے بیچ دم توڑ گئی تھی۔

Huria Malik Official

"مجھے آپ کا فیصلہ منظور ہے لیکن میری فیملی میں سے کوئی شریک نہیں ہو گا۔اس بات کو آپ کیسے ہینڈل کرتی ہیں یہ آپ کا مسئلہ ہو گا۔ "خود پہ پڑنے والی ساکت مگر سرخ آنکھوں کی بے یقینی سے نظریں چرائے وہ ایک پالیٹیکل وومین سے اپنے نکاح کی بات اس انداز میں کر رہی تھی جیسے کوئی بزنس ڈیل ہو رہی ہو۔

جبکہ وہ تو گویا اس کی بات سن کر پاگل سا ہو گیا تھا۔

Huria Malik Official

"پاگل ہو گئی ہیں آپ؟ جانتی ہیں کہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟ "وہ ایک دم سے بلند آواز میں دھاڑتا اس کی طرف لپکا تو اس نے بے ساختہ سہمتے ہوئے خود پہ اوڑھا ہوا کمفرٹر اپنی مٹھیوں میں زور سے بھینچا تھا۔

جبکہ بیٹے کے ایسے ہارش اور غیر متوقع ردعمل پہ مسز گردیزی نے لپک کے اس کے دائیں کندھے کو مضبوطی سے جھکڑا تھا۔

Huria Malik Official

"بی جینٹل یاور !اس کی بات سنو۔وہ گھر چھوڑ کے آئی ہے۔وہ اس طرح نکاح کے لیے رضامند کسی بڑی وجہ کے باعث ہوئی ہو گی۔کوئی بھی رد عمل دینے سے پہلے اس کی وجہ کو سن لو۔ عورت پہ چیخنے والے مرد کمزور ہوتے ہیں یاور اور میرا بیٹا کمزور نہیں ہو سکتا۔ "اس کے کندھے کو جھکڑے وہ مدہم سے آواز میں بولتی اسے رام کرنے لگیں جس کے تنے ہوئے تاثرات ہلکے سے ڈھیلے پڑے تھے۔

لیکن دل میں ہونے والی جلن اور اذیت تاحال بھڑک رہی تھی۔

Huria Malik Official

اور اسی جلن کو کم کرنے کے لیے مسسز گردیزی ان دونوں کو بات کرنے کے لیے چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔

"حاکم! اس لڑکی سے متعلق مجھے ساری معلومات جلد از جلد پہنچاو۔ "ایک میسج شناسا سے نمبر پہ بھیج کے وہ دیورانی کا نمبر ملا چکی تھیں۔

Huria Malik Official

وہ سسکتی ہوئی دونوں ہاتھ جوڑے ان میں چہرہ چھپائے بس ایک ہی فقرے کی گردان کیے جا رہی تھی۔

جسے وہ لٹھے کی مانند سفید پڑتے چہرے کے ساتھ سن کر پروسیس کرنے کی تگ و دو کر رہا تھا۔

"یاور! پلیز مجھے اس وقت ایک سیکیور سپورٹ چاہیے۔اور اس وقت آپ کا ملنا میرے لیے نعمت ہے۔ خدا کے لیے میری کنڈیشن کو سمجھ کر میری مدد کرو۔ "وہ روتے ہوئے بول رہی تھی اور

Huria Malik Official

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اپنے جذبات کے یوں استعمال پہ مر جائے یا مار ڈالے؟

اور پھر پہلے کی طرح اس نے اس دفعہ بھی مر جانے کا ارادہ باندھ لیا تھا۔

اس نے اپنے ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں کے ساتھ جیب سے موبائل نکالا۔

Huria Malik Official

"السلام علیکم!یاور گردیزی سپیکنگ "!اس کی بھاری آواز کمرے میں گونجی تو اُس نے دم سادھے نم آنکھیں اس کے سپاٹ چہرے پہ ٹکائیں۔

"سفیر!میں کچھ ڈیٹیلیز بھیج رہا ہوں اس کے مطابق ایک نکاح خواں کو سارا کچھ سمجھا کے جب اور جہاں میں کہوں لے کر آ جانا اور حاکم کو میری طرف سے میسج دے دو کہ مام سے رابطہ کرنے سے قبل مجھ سے بات کرے۔ "اس کی

Huria Malik Official

گھمبیر آواز میں چھایا سکوت اسے خوفزدہ کر رہا تھا لیکن اس کے پاس اور کوئی چارہ نہ تھا۔

"ریلیکس ہو کے ریسٹ کریں اب آپ۔جیسا آپ چاہ رہی ہیں ویسا ہی ہو گا۔ "بنا اس کی طرف دیکھے اس نے مدہم مگر بھاری آواز میں اسے تسلی کے چند بول سنائے اور بھاری قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

Huria Malik Official

جبکہ وہ اپنی زندگی کے اس مقام پہ اپنی اس قدر بے بسی بھری اذیت اور ایسے فیصلے پہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔

"خیبر محل "سے اندرونِ شہر جانے کو جانے والے تمام راستوں اور اسے پروٹیکشن دینے والی گاڑی سے ملتی جلتی گاڑیوں کی تفتیش کی جا رہی تھی۔

مگر ابھی اُس کا سراغ نہیں مل پا رہا تھا اور یہ چیز خیبر خاندان کو مشتعل کر رہی تھی۔

"بھا انور!اگر تیری بیٹی نہ ملی تو یاد رکھنا اس حویلی کی ساری لڑکیوں کو اپنے شیراز اور فواد کے نکاح میں دے دوں گی تاکہ اس ذلیل لڑکی کے ہمدرد بنے بیٹھے سب لوگوں کو عبرت حاصل ہو جائے۔مرد کا کیا ہے وہ تو چار سنبھال سکتا ہے ناں۔ "شازیہ بیگم تخت پہ بیٹھی اماں جان کے پاس بیٹھی پورے جلال کے ساتھ بول رہی تھی۔

Huria Malik Official

جبکہ اس کی لافشانی سن کر بہت سی خواتین کے دلوں پہ جیسے ہاتھ پڑا تھا۔

"شازیہ تم فکر مت کرو۔وہ تمہاری اور تمہارے بیٹے کی امانت تھی اسے زمین سے نکال کے بھی تمہارے قدموں میں لا کے پھینکوں گا۔ "انور خیبر نے بہن کو تسلی دیتے ہوئے اپنی دوسری بیٹیوں اور بیوی کے بہتے آنسوؤں کو مکمل نظر انداز کر دیا تھا۔

Huria Malik Official

جبکہ شازیہ بیگم اور اماں جان اس کی بات کر تفخر سے مسکراتیں اب حقہ پینے لگیں۔

"آپ سب کو یہی کہو گی کہ آپ میری دوست زرینہ جو مانچسٹر میں ہوتی ہے کی اکلوتی بیٹی ہو اور اس کے آپریشن کے وقت یاور اور آپ کا نکاح میری مرضی سے کر دیا گیا تھا۔ اور چونکہ آپ کل یاور کو سرپرائز دینے کے لیے اکیلی آ رہی تھی مانچسٹر سے مگر ایئرپورٹ سے نکلنے پر کچھ لوگوں

Huria Malik Official

نے آپ کو ہراس کرنا شروع کر دیا اور یاور نے آپ کو ڈیفینڈ کیا تھا۔ "اس وقت دن کے تقریباً ساڑھے بارہ ہو رہے تھے جب اس کے سو کے اٹھنے پہ مسز گردیزی ایک دفعہ پھر سے اس کے سامنے موجود اسے بڑی آہستگی سے سب سمجھا رہی تھیں۔

"نکاح نامہ جو اوریجنل ہو گا اس میں تمہارا اصل نام' پرنیاں خیبر 'ہی ہو گا لیکن ایک سیف سائیڈ کے لیے ہم نکاح نامہ تمہارے لیے تیار کروائے گئے آئی ڈی کارڈ، پاسپورٹ ویزہ

Huria Malik Official

جس پہ تمہارا نام' پرنیاں سکندر 'ہو گا کے ساتھ بھی تیار کریں گے تاکہ اگر میڈیا کو دکھانا پڑے تو ہم اسے یوز کر سکیں۔ "وہ اسے ساری باتیں دھیرے دھیرے سمجھا رہی تھیں جبکہ وہ ان کے پر وقار اور رعب دار انداز کو پرکھتی کچھ سوچ کر بولی۔

"ایک بات پوچھوں آپ سے؟ "اس نے جھجھکتے ہوئے استفسار کیا تھا۔

Huria Malik Official

"ہمم؟ "انہوں نے مبہم سا انداز اپناتے گردن اثبات میں ہلائی تھی۔

"آپ یہ سب میرا مطلب کہ یہ نکاح صرف اپنے پالیٹیکل کیریئر اور یاور کی پاور اور نام کو بچانے کے لیے کر رہی ہیں؟ "اس کی آواز اور آنکھوں میں الجھن سی تھی کہ کیسے وہ یہ مینج کر رہی تھیں اور وہ بھی لمحوں میں۔

Huria Malik Official

"اونہوں! یہ مکمل سچ نہیں ہے۔ یہ میرے لیے مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں ہے کہ میں اس میس سے نکل نہ سکوں اور جہاں تک یاور کی بات ہے تو اس کا نصیب اللہ نے انشاءاللہ اس قدر اچھا لکھا ہے کہ اس کے نام، اس کی شہرت کو آنچ نہیں آ سکتی۔" انہوں نے توقع کے برخلاف بڑے سیدھے انداز میں جواب دیا تو وہ چونکی۔

"تو پھر؟ "اس کا دل کسی خدشے کے تحت دھڑک اٹھا تھا۔

"میں ایک ورکنگ لیڈی ہونے سے قبل ایک ماں ہوں اور ایک عام ماں کی طرح میری بھی خواہش ہے کہ میرے بیٹے کی نسل آگے بڑھے۔تم جانتی ہو اس وقت یاور تیس کا ہندسہ کراس کر چکا ہے اور میں نے یاور کو ایک سے بڑھ کے ایک لڑکی دکھائی لیکن وہ شادی کے لیے ایگری نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن صبح جب مجھے پتہ چلا کہ تم اس کی فیلو رہی ہو اور گھر سے بھاگ گئی ہو وہ بھی اس وجہ سے کہ تمہاری زبردستی شادی ہو رہی ہے تو میں بس ایک جوا کھیلنے کا سوچ لیا۔ "وہ آرام دہ کرسی سے پشت ٹکائے اس قدر سکون سے

Huria Malik Official

بول رہی تھیں کہ وہ سانس روکے ان کے چہرے کو تک رہی تھیں۔

"تمہیں سن کر برا لگے گا لیکن میں کبھی گھر سے بھاگی لڑکی کو اپنے خاندان کی بہو نہیں بنا سکتی تھی لیکن جب مجھے پتہ چلا کہ یاور تمہیں گولیوں کے بیچ بچا کے بنا کسی انجام کی پرواہ کیے ساتھ لے آیا ہے تو میں نے سوچا جب وہ اپنی فیلو کے لیے یہ سب کر رہا ہے تو وہ اس کو پروٹیکشن دینے کے لیے نکاح نہیں کر سکتا؟ بس یہی سوچ کے میں نے اتنا بڑا

Huria Malik Official

فیصلہ لیا ہے؟ نکاح ہو گیا تو وہ ٹھیک ہو جائے گا پھر جب وہ ایک ہیپی فیملی بنا لے گا تو نہ تمہارا بیک گراونڈ اور نہ ہی تمہارا گھر سے بھاگنا کبھی میرے لیے معنی رکھے گا کیونکہ اس وقت میرے لیے یاور کی ہیپی میریڈ لائف اور اس کی نسل سب سے اہم ہے۔" ٹھہر ٹھہر کے سکون سے بولتیں وہ واقعی ایک سیاستدان لگ رہی تھیں جو اپنے مفاد کے لیے کسی کی مجبوری کا فائدہ اٹھا رہی تھیں۔

Huria Malik Official

"اور اگر جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا نہ ہوا؟مطلب یاور میری طرف متوجہ نہ ہوا یا وہ میرے ساتھ ہیپی فیملی نہ بنا سکا تو پھر؟ "ایک آخری کانٹا دل سے نکالنے کے لیے وہ سرخ چہرے کے ساتھ استفسار کرنے لگی تو مسز گردیزی نے چند لمحے بغور اس کا چہرہ دیکھا اور پھر سر جھٹک کر بولنے لگیں۔

Huria Malik Official

"تو پھر وہی ہو گا جو تم سوچ رہی ہو۔" انہوں نے اس کی آنکھوں کو پڑھتے ہوئے جیسے اس کے آخری خیال کی تائید کی تھی۔

اور اس کا دل جیسے اتھاہ گہرائی میں ڈوب کے ابھرا تھا مگر وہ کسی بھی قسم کے تاثر کو ظاہر کیے بغیر سر ہولے سے ہلاتی اپنی نظریں ان پر سے ہٹا چکی تھی۔

Huria Malik Official

"پرنیاں خیبر ولد انور خیبر آپ کا نکاح یاور حیات گردیزی ولد حیات گردیزی سے بعوض۔۔۔۔۔۔۔ "نکاح خواں کے کلمات سنتے اس کا دماغ ماضی کی ہواوں میں ہچکولے کھانے لگا تھا۔

"پرنیاں خیبر ولد انور خیبر آپ کا نکاح شیراز لاکھانی ولد شبیر لاکھانی۔۔۔۔۔ "

Huria Malik Official

دماغ میں ہونے والی یہ گڈمڈ اسے حواس معطل کر رہی تھی

مگر وہ بمشکل خود پہ قابو پائے بڑی توجہ سے اس کاروائی کو

مکمل کرنے لگی جسے یاور نے اس کے کہے کے مطابق عمل

میں لانے کی پوری کوشش کی تھی۔

اور یاور کی اس حرکت نے اس کے دل کو کہیں بے پناہ

سکون سے بھر دیا تھا۔

"میں نے ردا)پی اے (سے کہہ کے کچھ ڈریسز منگوائے ہیں

پرنیاں کے لیے جو کچھ دیر تک یہاں پہنچ جائیں گے۔ ساتھ

میں ضرورت کی چیزیں اور جیولری وغیرہ سب کچھ ہو گا۔ اسے اچھے سے ڈریس اپ کروا کے' مینشن 'لے چلو۔ میں نے آپ کی چچی کو اطلاع دے دی ہے۔میں کچھ دیر تک آپ لوگوں کو جوائن کر لوں گی۔ "نکاح کی کاروائی مکمل ہونے کے بعد جب گواہان اور نکاح خواں چلے گئے تو مسز گردیزی سپاٹ چہرہ لیے بیٹھے یاور کی طرف متوجہ ہوئیں جس کی آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھیں۔

Huria Malik Official

"اوکے ڈیئر!ریلیکس کرو اور بی کیئرفل۔ جو سمجھایا تھا اس کے مطابق ہی سب سے متعارف ہونا۔ "یاور کے سر ہلانے پہ وہ اس کو ساتھ لگاتی متانت سے بولتیں چند مزید ہدایات دیتیں چلی گئیں۔

تو وہ دونوں ہال میں الگ الگ صوفوں پہ بیٹھے اپنی سوچوں کے بھنور میں الجھتے چلے گئے۔

۔

Huria Malik Official

"گردیزی مینشن "ایک وسیع ایریے پہ پھیلا ہوا رائلٹی
بکھیرتا ایک خوبصورت اور لگثریئس گھر تھا۔ جس کی سفید
اونچی دیواریں، وسیع لان میں لگے خوبصورت درخت اور سیاہ
رنگ کا دیوہیکل گیٹ دور سے دیکھنے والوں کو ہی ہیپنوٹائز کر
دیتا تھا۔

اس خوبصورت مینشن کے اندر مختلف حصوں پر بہت سے
گارڈز چابکدستی سے اپنی ڈیوٹیز سر انجام دیتے تھے جبکہ گیٹ
پہ سیکیورٹی گارڈز کی ٹیم ہمہ وقت الرٹ بیٹھی رہتی تھی۔

Huria Malik Official

احمد گردیزی اور سردار بیگم دونوں ہی کھاتے پیتے ایک رئیس گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ان دونوں کی شادیاں ان کے والدین نے بزنس کو فروغ دینے کے لیے کی تھیں لیکن دونوں کا ازدواجی تعلق بہت اچھا فروغ پایا تھا۔

چونکہ سیاست گردیزی خاندان کی نسلوں سے چلتی آ رہی تھی اور اسی سیاست کو احمد صاحب فروغ دے رہے تھے۔

کرپٹ حکمرانوں کی طرح عوام کا خون چوسنے کی بجائے وہ بڑی مفاہمت کے ساتھ سارے سیاسی پیچ و خم کو لیے عوام کو

Huria Malik Official

بھی سہولیات مہیا کرتے تھے اور ناحق کسی کے حق پہ ڈاکہ نہیں ڈالتے تھے۔

اللہ نے ان کو دو بیٹوں حیات گردیزی اور غیاث گردیزی سے نوازا تھا۔

جبکہ ایک بیٹی وشمہ گردیزی تھی۔

حیات گردیزی کی شادی سردار بیگم کی بھتیجی سجیلہ سے ہوئی تھی ان کو اللہ نے بڑی منتوں مرادوں کے ساتھ شادی کے سات سال بعد' یاور حیات گردیزی 'نوازا تھا۔

Huria Malik Official

غیاث گردیزی کی شادی نفیسہ بیگم سے ہوئی تھی ان کے دو بیٹے حمزہ گردیزی، حماد گردیزی جبکہ دو بیٹیاں رملہ اور رمشہ ہیں۔

وشمہ گردیزی کی شادی وجاہت جیلانی سے ہوئی تھی اور ان کا ایک بیٹا شایان اور بیٹی انتثال ہے۔

یاور دس سال کا تھا جب حیات گردیزی اور احمد گردیزی کی گاڑی پہ قاتلانہ حملہ ہوا تھا اور وہ دونوں اپنے دو گارڈز کے ہمراہ موقع پہ ہی جان بحق ہو گئے تھے تب سجیلہ حیات نے

Huria Malik Official

شوہر اور سسر کی سیاست اور بزنس سنبھالنے کے لیے دیور کے ساتھ شانہ بشانہ کام کیا تھا۔

باپ اور دادا کی ایسی خوفناک موت کے بعد یاور کی شخصیت میں بہت بڑا خلا بنا تھا جس کو پُر کرنے کی مسز گردیزی نے بہت کوشش کی تھی لیکن وہ ایک خول میں ہنوز سمٹا ہوا تھا۔

پھر جب اس نے بیس کا ہندسہ کراس کیا تو مسز گردیزی آہستہ آہستہ اسے شادی کا کہنے لگیں مگر جب وہ بزنس فیلڈ میں آیا اور پارٹی کے معاملات کو بھی چیک کرنے لگا تو اس

Huria Malik Official

نے ایک دن ماں کو سختی سے کہہ دیا کہ اُس سے کبھی بھی شادی کی بات نہیں کرنی۔

مگر وہ ماں تھیں اس لیے ان کے دل میں بیٹے کی شادی اور اُس کے وارث کی حسرت ختم ہونے کی بجائے مزید جڑ پکڑنے لگی تھی۔

اور پھر سالوں بعد زندگی نے انہیں موقع دے ڈالا تھا۔

Huria Malik Official

نکاح کی کاروائی کے بعد ان دونوں کا آمنا سامنا نہیں ہوا تھا لیکن مسز گردیزی کے جانے کے بعد ایک ویل ڈریسڈ ملازمہ نے اسے کچھ باکسز لا کے دیے اور اپنے ساتھ موجود ایک سٹائلش سی لڑکی کو کہہ کے اسے تیار کرنے کو کہا۔

جو کچھ گزشتہ چند گھنٹوں سے اس کے ساتھ ہو چکا تھا، اس کے احساسات اس قدر مردہ ہو گئے تھے کہ اس نے سوال جواب کرنے کی بجائے ملازمہ کا نکال کر دیا جانے والا سوٹ بنا دیکھے پکڑا اور چینج کرنے چل دی۔

Huria Malik Official

چند منٹوں کے بعد وہ نیوی بلیو لانگ شیفون کی سٹائلش سی سنہرے موتیوں کے کام سے سجی شرٹ اور کیپری میں ملبوس ہمرنگ دوپٹہ کندھے پہ رکھے ڈریسنگ روم سے باہر نکلی تو وہ دونوں اسے دیکھتی رہ گئیں۔

"یو لک سو سٹننگ۔ "بیوٹیشن نے فوراً اپنے جذبات کا اظہار کیا تو وہ کوئی ردعمل دیے بغیر اس کے اشارہ کرنے پہ سٹول پہ بیٹھ چکی تھی۔

Huria Malik Official

اس کے بیٹھنے پہ بیوٹیشن نے اس کے ماتھے پہ ہوئی بینڈیج کو ہاتھ لگائے بغیر اس کی ہلکی پھلکی ڈینٹنگ پینٹنگ اس انداز سے کی کہ چہرے پہ دیگر خراشیں، سرخ نشانات وغیرہ مندمل سے ہو گئے تھے۔

جب اس نے اس کے خوبصورت کٹاودار ہونٹوں پہ لپ اسٹک کا آخری کوٹ کر لیا تو ملازمہ نے دوسرے باکسز کھول کے ان کے نزدیک رکھے۔

جس میں سفید ڈائمنڈ کا سیٹ، انگوٹھیاں اور ایک کلائی کے لیے طلائی چوڑیاں جبکہ دوسری کلائی کے لیے کنگن تھے۔

Huria Malik Official

یہ سب چیزیں دیکھتی وہ مسز گردیزی کی بات یاد کر رہی تھی جو واقعی ایک جوا کھیل رہی تھیں اور اس کھیل میں وہ واقعی اسے گردیزی خاندان کی بڑی بہو کے روپ میں دھار رہی تھیں۔

کیا وہ یہ روپ' یاور گردیزی 'کے ساتھ نبھا سکتی تھی؟

کیا وہ اس کی بیوی بن کے چل سکتی تھی؟

کیا وہ اتنے بڑے گھرانے کے اصول و قوانین کو لے کر چل سکتی تھی؟

یا

Huria Malik Official

جس دلدل میں وہ اتر چکی تھی اس میں سے نکلنا آسان ہو گا؟

بہت سارے سوال اس کے دماغ میں اودھم مچا رہے تھے لیکن وہ چپ سادھے بس اپنے' سسرال 'جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔

وہ سسرال جس کے متعلق اڑتالیس گھنٹے قبل اسے بالکل علم نہ تھا۔

Huria Malik Official

ڈارک بلیو شلوار قمیض پہ سیاہ کوٹ پہنے وہ دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے ادھر ادھر چکر لگاتا جیسے اندر کی تپش کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

جو کچھ گھنٹوں سے جیسے انتہا کو پہنچ چکی تھی۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میری زندگی میں موجود یہ دو عورتیں مجھے اس قدر بے بس کر دیں گی۔ "عجیب شکست خوردہ سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے اس نے ہولے سے سر جھٹکا تھا۔

Huria Malik Official

"سر! میم ریڈی ہو چکی ہیں۔ "چند منٹ اسی جھنجھلاہٹ میں مزید گزرے ہی تھے کہ ملازمہ کی مودب آواز پہ اس نے چونک کے گردن گھمائی تو جیسے نگاہ و دل تھم سا گیا تھا۔

وہ نہیں سن پایا تھا کہ ملازمہ مزید کیا کہہ رہی تھی یا اس نے بیوٹیشن کو کیا کہا تھا؟

وہ نہیں دیکھ پایا تھا کہ بیوٹیشن اسے کیا کہہ کے ملازمہ کے ساتھ وہاں سے نکل گئی تھی؟

Huria Malik Official

اس کی چمکتی ہوئی خوبصورت کالی آنکھیں ٹرانس کی سی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھیں جو نیوی بلیو جدید تراش خراش کے سوٹ میں ملبوس، لمبے گھنیرے بالوں کو نیچے سے کرل دے کر کھلا چھوڑے، جیولری اور میک اپ سے سجی، پیروں میں نفیس سی کاپر کلر کے کورٹ شوز پہنے، کندھوں پہ سکن شال پھیلائے ایک نیا مگر دل کو سحر انگیز کرتا روپ دھارے اسے مسمرائز کر گئی تھی۔

Huria Malik Official

"ہیر "!ایک بار پھر سے اس کے دل نے سرگوشی کی تھی

اور اس سرگوشی کی بازگشت سے گھبراتے ہوئے اس نے

نظروں کا رخ فوراً بدلا اور بنا کچھ کہے تیزی سے رخ موڑتا

میز پہ پڑے سگریٹ کے پاکٹ سے سگریٹ نکال کے

سلگاتا ہونٹوں سے لگا گیا۔

"آیئے۔ "بنا اس کی جانب دیکھے اس نے اسے آنے کا اشارہ

کیا تو وہ جو اس کی نگاہوں کے پر تپش ارتکاز سے بوکھلا گئی

Huria Malik Official

تھی اس کے اس انداز پہ پھر سے پرسکون ہوتی دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس کے ہم قدم ہوئی تھی۔

ان کے لان میں پہنچتے ہی ڈرائیور نے مستعدی سے گاڑی سٹارٹ کی اور خود گاڑی سے نکل گیا۔

گاڑی کے نزدیک پہنچتے ہی اس نے پہلے بے حد نامحسوس انداز میں اس کی جانب کا ڈور اوپن کیا اور پشت اس کی جانب کیے وہ اس کے بیٹھنے کا انتظار کرتا، اس کے بیٹھنے پہ

Huria Malik Official

اسی انداز میں ڈور بند کرتا ہوا گھوم کے دوسری طرف آتا ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا۔

اس کی گاڑی گیٹ سے نکلی تو گارڈز کی دو گاڑیاں ان کے تعاقب میں دوڑتی اسے پروٹیکشن دینے لگیں۔

"آپ کی فیملی والے کوئی ایشو تو نہیں بنائیں گے؟ "گاڑی میں چھائی خاموشی اس قدر بوجھل تھی کہ وہ اسے توڑنے کو بے چین ہوئی تھی۔

Huria Malik Official

"نہیں اور اگر کوئی ایشو بنتا بھی ہے تو آپ تک نہیں پہنچے گا۔ "اس کی گھمبیر آواز گاڑی میں گونجی تو اس نے بلا ارادہ گردن گھما کے اسے دیکھا جس کا دایاں ہاتھ سٹیرنگ پہ جبکہ بایاں ہاتھ بے چینی سے اس کی بیئرڈ کو رب کر رہا تھا۔

سیاہ چمکتے بالوں کا گچھا سا ماتھے پہ بکھرا ہوا تھا جو کشادہ پیشانی کے بل چھپانے میں ناکام تھا۔ خوبصورت آنکھیں جن پہ سیاہ گلاسز لگی ہوئی تھیں وہ کشادہ سڑک پہ مرکوز لگ رہی تھیں اور ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں بھینچے ہوئے تھے۔

Huria Malik Official

"ایک سوال پوچھوں؟ "اس کے مضبوط ہاتھوں کی پشت دیکھتے ہوئے اس کے ذہن میں نجانے کیا آیا جو وہ بول اٹھی۔

"جی؟ "انتہائی اختصار سے کام لیا گیا۔

"آپ نے میری بات کیوں مان لی تھی جبکہ اس میں بہت رسک بھی ہے؟ "وہ جھجھکتے ہوئے مگر سپاٹ سے انداز میں گویا ہوئی۔

Huria Malik Official

لیکن اس نے دیکھا تھا کہ اس کا سوال سن کر اس کے چہرے کے تاثرات فوراً تبدیل ہوئے تھے۔ بھنچے ہوئے ہونٹ مزید ایک دوسرے میں پیوست ہوئے تھے۔

اس کی بدلتی کیفیت اسے گھبرانے پہ مجبور کر گئی تبھی وہ سوال کا جواب لیے بغیر تیزی سے رخ موڑتی چادر سے ڈھکے ہوئے چہرے کے ساتھ آنکھوں میں در آنے والی نمی روکنے کی کوشش کرنے لگی۔

Huria Malik Official

"روئیں نہیں آپ۔میں کیوں مانا یہ جاننا زیادہ ضروری نہیں ہے۔ زیادہ ضروری اس وقت آپ اور آپ کی سیکیورٹی ہے۔ "چند لمحوں کے بعد اس کی ٹھہری ہوئی بھاری آواز پہ جہاں اس کے دل کی دھڑکنیں سست پڑی تھیں وہیں آنکھوں میں آئی نمی گویا جم سی گئی۔

جبکہ وہ دانستاً اب گاڑی کی سپیڈ تیز کرتا شاید اس سفر کو مزید بوجھل بننے سے قبل منزل تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگا۔

Huria Malik Official

ـــ

لگثری اور قیمتی بڑے سے آفس روم میں پاور سیٹ کی بجائے آف وائٹ صوفے پہ بیٹھی مسز گردیزی سامنے موجود افراد کو سن رہی تھی۔

جبکہ ان کی پی اے ان کے بائیں جانب مستعدی سے کھڑی تھی۔

Huria Malik Official

"منسٹر صاحبہ!چوکی والوں نے خود یاور صاحب کی گاڑی پہ گولیاں چلتے دیکھی ہیں۔ایسے میں خیبروں کی لڑکی غائب ہونے کی خبر اور اسی رات یہ گولیوں کی واردات کی وجہ سے یاور صاحب مشکوک ہو رہے ہیں۔ "ایس ایچ او صاحب بڑے محتاط انداز میں بول رہے تھے۔

"ایس ایچ او صاحب!میرے بیٹے کی گاڑی پہ جو گولیاں چلی ہیں، ان کا حساب تو میں بعد میں لوں گی لیکن پہلے آپ کے دوسرے تحفظات دور کر لوں۔ "وہ بڑے سکون سے صوفے

Huria Malik Official

کی پشت کے ساتھ بالکل کمر سیدھ لگائے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کے بیٹھی بولیں تو دونوں افراد جزبز سے ہو گئے۔

"میرے بیٹے پہ جب گولیاں چلی تھیں تب وہ اپنی بیوی کو ایئرپورٹ سے ریسیو کرنے کے لیے جا رہا تھا جو اس کو سرپرائز دینے کے لیے مانچسٹر سے آئی ہے۔" انہوں نے ٹھہر ٹھہر کے صاف انداز میں بولنا شروع کیا تو وہ جیسے جی جان سے ٹھٹھک اٹھے۔

Huria Malik Official

"یاور صاحب کی بیوی؟ "ان کی بھنویں تعجب سے بھنچ گئیں۔

"اتنی حیرت کیوں ایس ایچ او صاحب؟نکاح نامہ دکھا دوں اپنے بیٹے یاور اور بہو پرنیاں سکندر کا؟ "ان کی حیرت کو جانچتے ہوئے وہ اطمینان سے بولیں تو دوسری جانب حیرت کا جھٹکا شدید ترین ہو گیا۔

"ل۔۔لیکن منسٹر صاحبہ پرنیاں تو۔۔۔ "ایس پی جواد جیسے ہچکچایا تھا۔

Huria Malik Official

"تو کیا؟ "انہوں نے ابرو اچکائے۔

"انور خیبر کی غائب ہونے والی بیٹی کا نام بھی پرنیاں ہے۔پرنیاں خیبر۔ "ایس ایچ او صاحب نے بات مکمل کی تو انہوں نے سن کے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

"واٹ ایور۔یہاں نام کیا شکلیں ایک جیسی ہوتی ہیں اس لیے اس بات پہ نو کمنٹس۔ لیکن جو الزامات میرے بیٹے اور جو حملہ اس پہ ہوا ہے اس پہ میں صرف کمنٹس نہیں دوں گی۔میں اس پر پورے محکمے سے سوال گو ہوں گی۔ "بڑی

Huria Malik Official

صفائی کے ساتھ موضوع بدلتے ہوئے انہوں نے ترپ کے پتے الٹائے تھے۔

"میم!یہ سب اتفاقیہ ہوا ہے۔ حملہ کی جانچ پڑتال پولیس کر رہی ہے۔ "ایس ایچ او صاحب کا لہجہ اب کی بار مدہم تھا کیونکہ منسٹر صاحبہ کا لہجہ برہم ہو چکا تھا۔

"وہ کوئی معمولی شخص نہیں ہے ایس ایچ او صاحب جس پہ حملہ کی جانچ پڑتال ابھی جاری ہے۔وہ گردیزی خاندان کی سیاسی پارٹی کا صدر اور بزنس کی دنیا کا چمکتا ہوا ستارہ

Huria Malik Official

ہے۔اس پہ حملہ کرنے والوں کی جانچ پڑتال کی بجائے وہ لوگ چوبیس گھنٹوں سے پہلے اس کے سامنے موجود ہونے چاہیے تھے۔ "ان کے بلند لہجے کی تپش کمرے کے ماحول کو ڈسٹرب کر رہی تھی۔

مگر وہ بڑی خوبصورتی سے سچویشن اپنی مرضی کے مطابق ہینڈل کیے جا رہی تھی۔

Huria Malik Official

"یس میم!ہم سمجھ گئے ہیں۔ "ایس ایچ او صاحب نے ایک نظر سامنے میز پہ پڑے چائے کے خالی کپوں کو دیکھا اور مستعدی سے جواب دیا۔

"ایک بات میم! آپ نے یاور صاحب کی شادی کی خبر کو لیک نہیں کیا ابھی۔ آپ کو نہیں لگتا کہ یہ چیز آپ یا اُن کے لیے مسئلہ بن سکتی ہے؟ "ایس ایچ او صاحب اٹھنے کے ارادے پہ عمل باندھتے اچانک خیال آنے پہ بول اٹھے۔

Huria Malik Official

"یہ فیصلہ یاور کا ہے اور اس کے فیصلوں پہ نا میں ردعمل دیتی ہوں اور نہ عوام دے سکے گی کیونکہ وہ پبلک فگر ضرور ہے لیکن وہ اپنی پرسنل لائف کو ہمیشہ سے اپنی پروفیشنل لائف سے دور رکھتا آیا ہے اور یہی اس کا انداز ہے۔" ان کا مفصل جواب ان کی تشفی کروا گیا تبھی وہ لوگ الوداعی کلمات کہتے وہاں سے نکل گئے۔

"میم! گارڈ کی کال آئی تھی، سر اور میم مینشن پہنچنے والے ہیں۔" اس کے فارغ ہوتے ہی سیاہ یونیفارم میں ملبوس پی

Huria Malik Official

اسے مستعدی سے اسے میسج دینے لگی تو وہ گہری سانس
بھرتی اپنی جگہ سے اٹھی اور باہر کی جانب بڑھ گئیں۔

ان کی گاڑی جب' گردیزی مینشن 'کے وسیع پورٹیکو میں رکی
تو مستعد ڈرائیور نے جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ
کھولا تو وہ تیزی کے ساتھ گاڑی سے نیچے اترا۔

اس کے گاڑی سے اترنے پہ پرنیاں نے گہری سانس بھرتے
ہوئے اپنی سائیڈ والا دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن اسی

Huria Malik Official

لمحے کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ باہر سے کھلا تو اس نے چونک کے نظر اوپر اٹھائی۔

جہاں وہ دائیں ہاتھ میں دروازہ تھامے اس کی مخالف سمت منہ موڑے کھڑا اس کے باہر نکلنے کا منتظر تھا۔

اس کے اس انداز پہ وہ متعجب ہوتی باہر نکلی اور پھر قدرے گھبرائے سے انداز میں کندھوں پہ سکن چادر کو صحیح کیا تو اس نے اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

Huria Malik Official

قدم سے قدم، کندھے سے کندھا ملا کے خوبصورت لان کی پتھریلی روش پہ چلتے ہوئے وہ حویلی کے صدر دروازے کی دروازے بڑھ رہے تھے۔

جہاں پہ نفیسہ بیگم، وشمہ بیگم، رملہ، رمشہ، امتثال، حمزہ، حماد اور شایان ان کے استقبال کے لیے بڑے پرجوش کھڑے تھے۔

Huria Malik Official

ان لوگوں پہ نظر پڑتے ہی پرنیاں کے قدم مدہم پڑے
جنہیں محسوس کرتا وہ قدرے گردن گھما کے اسے دیکھنے لگا
جس کے قدم بالکل سست پڑ چکے تھے۔

"آپ پرسکون رہیے۔آپ کو پروٹیکٹ کرنے کا وعدہ کیا ہے
اسے نبھانا جانتا ہوں۔اور اس دوران میری فیملی سے آپ کو
کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ "اس کے سست قدموں کے ہمراہ
ہوتا وہ بنا اسے دیکھتا آہستگی سے گویا ہوا تو اس کے جلتے دل
پہ جیسے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے پڑے تھے۔

Huria Malik Official

جبکہ دوسری جانب اس نے ایک نظر اپنے گھر والوں کو دیکھتے ہوئے گہری سانس بھرتے بڑے نامحسوس انداز میں اس کا نازک ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں تھاما تو اسے جیسے کرنٹ لگا تھا۔

اس نے فق ہوتے چہرے کے ساتھ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالنا چاہا تو اس نے بے ساختہ گرفت مضبوط کر دی۔

Huria Malik Official

"میں اپنی لمٹس جانتا ہوں۔یہ صرف حالات کا تقاضا ہے۔ "

اس کے لہجے کے سپاٹ پن پہ اس پر جیسے گھڑوں پانی پڑا تھا وہ سبکی کے احساس میں ڈوبتی اب بالکل چپ سی اس کے ساتھ چلتی جب صدر دروازے کے نزدیک پہنچی تو نوجوان پارٹی نے ایک دم سے' ویلکم بھابھی 'کا نعرہ لگاتے اسے بوکھلاہٹ کا شکار کر دیا۔

اور اسی بوکھلاہٹ میں وہ اس کے ہاتھ کی پشت پہ زور سے ناخن کھبوتی اس کے مزید نزدیک ہو گئی۔

Huria Malik Official

اور شاید اس کی بوکھلاہٹ کا ہی اثر تھا کہ وہ نفیسہ و وشمہ بیگم سے بھی یونہی اس کا ہاتھ تھامے بڑے روہانسے اور بوکھلائے سے انداز میں ملی تھی۔

لیکن جب ینگ پارٹی نے ایک ساتھ اس پہ اٹیک کیا تو وہ بمشکل مسکراتی ہوئی ان کی گرمجوشی کا جواب دینے لگی۔

"اوکے اب بھابھی اور بھائی کو اندر جانے دو۔ "نفیسہ بیگم نے اس کے سر سے پیسے وارتے ہوئے چیدہ چیدہ ویلکم کی

Huria Malik Official

رسومات پوری کرتے ان دونوں کو اندر جانے کا کہا تو وہ اپنے ایسے استقبال پہ ایسی محو ہو گئی تھی کہ اس کے ہاتھ پہ اپنی گرفت چھوڑنا فراموش کر گئی تھی۔

Huria Malik Official

مگر جب وشمہ پھپھو نے انہیں ایک ساتھ صوفے پہ بٹھاتے ہوئے ان دونوں پہ سرخ چادر پھیلانی چاہی تو وہ جھلا سا گیا۔

"فار گاڈ سیک پھپھو!ان سب باتوں اور کاموں کا کیا مقصد ہے بھلا؟ "اس کے لہجے کی مخصوص ٹھنڈک جب اس کی

سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ جیسے چونک کے تلخ حقیقت کی دنیا میں لوٹی تھی۔

اور حقیقت کا ادراک ہوتے ہی اسے ہاتھ میں موجود اس کے مضبوط ہاتھ کی موجودگی کا احساس ہوا تو اس نے مارے خفت کے فوراً اس کا ہاتھ چھوڑا اور اس نے چند انچ کے فاصلے پہ کھسکی تھی۔

"یاور ڈونٹ بی سو روڈ!شادی ہونا تھی ہو گئی لیکن بہو کا گھر میں پہلا دن ہے اس لیے ہم سواگت کی چند رسومات تو

Huria Malik Official

ضرور پوری کریں گے بلکہ ہم کیا بھابھی بھی آ گئی ہیں اس لیے سب مل کے کریں گے۔ "اسے ٹوکتے ہوئے وشمہ پھپھو نے جب مسز حیات کے آنے کا نوٹس لیا تو کہنے لگیں۔

مام کے آنے پر وہ لب زور سے بھینچتا تنے ہوئے اعصاب کے ساتھ خود پر قابو پانے لگا۔

کیونکہ اب مسز گردیزی ان دونوں کے کندھوں پہ سرخ ڈوپٹہ پھیلاتی پرنیاں کو اپنے خاندانی طلائی کڑے گفٹ کر رہی تھیں جبکہ شایان یہ سارے مومنٹس کیمرے میں مقید کر رہا تھا۔

Huria Malik Official

"یاور بھائی آپ کی شادی کا سرپرائز اتنا اچانک ملا اور اس پہ مستزاد بھابھی کی آمد۔ہم نے اتنی ایمرجنسی میں آپ کا روم جیسا بھی ڈیکور کیا ہے اسے قبول کر لیجیے گا۔ "وہ جو اس کے بازو کے نرم لمس کو اپنے بازو پہ محسوس کرتا جلتے ہوئے وجود کے ساتھ بمشکل بیٹھا ان لمحات کو گزار رہا تھا۔

رملہ کی بات سن کر اس کے سر پہ جیسے آسمان ٹوٹ پڑا تھا۔

Huria Malik Official

اس نے سرخ آنکھیں اٹھا کے ایک نظر ماں اور پھر اپنے پہلو میں ڈالی جہاں اس کے چہرے کی رنگ بھی فق پڑ چکی تھی۔

"کمرہ؟ "اس نے ماتھے پہ بل ڈالے رملہ کی طرف دیکھا۔

"جی آپ کا کمرہ۔پرنیاں کا فرسٹ ڈے ہے نا گھر میں تو میں نے کہا تھا کہ آپ کا روم تیار کر دیں۔ "مسز گردیزی کے نرم لہجے میں چھپی فہمائش پہ اس کا دل چاہا وہ ہر شے تہس نہس کر دے۔

Huria Malik Official

وہ ایک جھٹکے کے ساتھ کندھے سے سرخ آنچل اتار کے پھینکتا اپنی جگہ سے اٹھا ہی تھا کہ نفیسہ چچی بول اٹھیں۔

"یاور! پری کو ساتھ لے کے جاو روم میں۔ "ان کی شریر آواز پہ جہاں اس کے پورے وجود میں انگارے دوڑنے لگے تھے وہیں پرنیاں اس غیر متوقع سچویشن پہ جیسے مرنے لگی تھی۔

مگر سب کا دھیان اس وقت ان کے تاثرات پہ نہیں بلکہ کمرے کی سجاوٹ دیکھ کر ان کے تاثرات کو سوچنے پہ تھا۔

Huria Malik Official

نفیسہ چچی کی آواز پہ اس کے قدم تھم سے گئے اور پھر اس نے تیزی سے پلٹ کے اس کا ہاتھ اتنی جلدی میں تھاما کہ بہت ہی معنی خیز 'اووو 'نکل گئیں۔

"اتنی جلدی کیوں مچا رہے ہو سویٹ ہارٹ؟ کھانا نہیں کھانے دو گے اسے؟ "وشمہ پھپھو کی شرارتی آواز پہ اس نے نظر گھما کے اس کا چہرہ دیکھا۔

Huria Malik Official

جس کی پھیکی رنگت دیکھ کر وہ جو کھانے سے انکار کرنے والا تھا۔

اس کی حالت سمجھتے ہوئے اس نے کمرے کی طرف رخ کرنے کی بجائے ڈائینگ ہال کی طرف رخ کر لیا۔

وہ انتشال اور رملہ کے ساتھ سیکنڈ فلور پہ راہداری کے آخری سرے پہ بنے اس روم تک آئی تھی۔

جہاں وہ دونوں اسے شرارتی انداز میں' گڈ لک ' کہتیں وہاں سے چلی گئی تھیں۔

Huria Malik Official

یاور کی کال آنے پر وہ کال سنتا لان میں چلا گیا تھا تو اس کے چہرے کی تھکاوٹ دیکھ کر نفیسہ چچی نے اسے کمرے میں بھیج دیا تھا۔

اب اس کمرے کے بند دروازے کے سامنے کھڑی وہ اپنی ہمت مجتمع کرتی ہوئے سے ہینڈل گھماتی جب کمرے میں داخل ہوئی تو جیسے لڑکھڑا سی گئی۔

یاور کو نکاح کے لیے آمادہ کرتے ہوئے ایسی صورتحال اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔

Huria Malik Official

کہ انہیں ایک ہی روم میں رہنا پڑے گا اور ناصرف رہنا پڑے گا بلکہ میاں بیوی کا ایکٹ بھی بخوبی نبھانا ہو گا۔

وہ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ سجاوٹ سے بھرپور اس کمرے کو دیکھ رہی تھی۔

کشادہ کمرہ جس کے ایک طرف گلاس وال کے پار سٹنگ ایریا، ایک طرف ڈریسنگ روم اور اٹیچ واشروم تھا جبکہ گلاس وال کے پاس بالکونی سے جھانکتی روشنیاں کمرے کے منظر کو مزید دلکش بنا رہی تھیں۔

Huria Malik Official

الغرض کمرہ ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ کا منظر پیش کر رہا تھا۔

آف وائیٹ رنگ سے سجی دیواروں کے اس کمرے میں فرنیچر سارا سیاہ و گرے امتزاج کا تھا۔

ماسٹر بیڈ جس پر اس وقت سرمئی کلر کی گرم بیڈ شیٹ بچھی ہوئی تھی اور بیڈ کے بیچ و بیچ سرخ تازہ پھولوں سے love لکھا ہوا تھا۔

بیڈ پہ رکھے سرہانے پہ بھی ایک طرف Y اور دوسری طرف P لکھا ہوا تھا۔

Huria Malik Official

سائیڈ ٹیبل پہ بھی پھولوں کے بکے سجا کے اس پہ سینٹڈ کینڈلز جلا کے رکھی ہوئی تھیں۔

اس نے نظر گھمائی تو فریش بکے ڈریسنگ ٹیبل پہ بھی پڑے تھے۔

سانسوں کو مہکا دینے والی خوشبو اور اس سحر انگیز ماحول سے گھبراتے ہوئے اس نے گہری سانس بھرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں زور سے بھینچتے ہوئے رخ موڑا تو نظر جیسے ٹھٹھک سی گئی تھی۔

Huria Malik Official

کیونکہ صوفے کے نزدیک اس کے لیے آرام دہ سلیپرز،
سامنے میز پہ ان کے فروٹس اور ڈرائی فروٹس پڑے تھے
جبکہ صوفے کی ہتھی پہ مہرون رنگ کا کوئی کپڑا لپٹا ہوا پڑا
دیکھ کے وہ بے ساختہ اس طرف بڑھی۔

اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے اس کپڑے کو اٹھا کے جیسے ہی وہ
ہاتھ اونچا کرتی پلٹی ہی تھی کہ کمرے کے کھلے دروازے سے
اندر آتے یاور کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں سے مدہم سی چیخ
نکلی تھی۔

Huria Malik Official

لیکن دوسری جانب وہ اس کی چیخ کی طرف متوجہ تھا ہی نہیں بلکہ وہ کمرے کی اس مختصر سی سجاوٹ کو سرخ آنکھوں سے دیکھتا اس کی طرف مڑا تھا مگر اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں کے تاثرات اور چہرے کی گھمبیرتا پر پرنیاں نے اس کی موجودگی کو پروسیس کرنے کے بعد جیسے ہی نظر جھکائی تو اگلے ہی پل اس کی جیسے آنکھیں پھٹ سی گئیں اور ٹانگیں بے جان ہونے لگیں۔

Huria Malik Official

کیونکہ جس مہرون کپڑے کو وہ ہاتھوں میں لیے کھڑی مکمل اس کی طرف متوجہ تھی وہ کپڑا کچھ اور نہیں بلکہ سلک کی سلیولیس شارٹ نائٹی تھی۔

جسے دیکھ کر اس کی رنگت اتنی تیزی سے سرخ پڑی کہ چہرہ تمتما اٹھا، سبکی و شرمندگی کے احساس سے دل جیسے بند ہونے لگا تھا اور ٹانگیں کپکپا اٹھی تھیں۔

Huria Malik Official

"و۔۔وہ میں۔۔یہ۔۔۔ "بے ربط سے انداز میں کہتے ہوئے اس نے تیزی سے اس نائٹ کو اپنی پشت پہ کیا اور سرخ چہرے اور نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

جس کے سرخ چہرے و آنکھوں کے تاثرات انہیں ٹھنڈے تھے کہ وہ سرد پڑنے لگی تھی۔

"جو کاروائی آج انجام پذیر ہوئی ہے اس سے قبل اس سب کے لیے تیار رہنا چاہیے تھا۔ "اس کی حالت دیکھتا وہ بھاری

Huria Malik Official

لہجے میں بولتا وہ دو قدم آگے بڑھا تو وہ خوف سے اسے تکنے لگی۔

جو ایک نظر اسے دیکھ کر بیڈ کی طرف بڑھا اور ایک جھٹکے سے بیڈ شیٹ کھینچ کے نیچے اچھال گیا۔

پھر اسی انداز میں وہ وارڈروب کی طرف بڑھا اور وہاں سے دوسری بیڈ شیٹ نکالی اور بنا اسے کچھ کہے وہ بازو کہنیوں تک فولڈ کیے وہ بیڈ شیٹ بچھانے لگے۔

چند منٹوں کے بعد جب وہ اس کی طرف مڑا تو وہ ہنوز اس نائٹی کو مٹھی میں جھکڑے ہاتھ پشت پہ چھپائے کھڑی تھی۔

Huria Malik Official

اسے یوں اس انداز میں یہاں اپنے سامنے رات کے پہر کھڑے دیکھ کر وہ خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھاتا اس کی طرف بڑھا۔اور اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر قدرے جھک کر اس کی پشت پہ موجود ہاتھ میں سے نائٹی نرمی سے نکالی اور ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا۔

"ریلیکس رہیں۔وہ لوگ حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔یہ آپ کے لیے نہیں ہے۔ "مدہم مگر رسان بھرے انداز میں

Huria Malik Official

کہتے وہ نائٹی اس نے اپنی مٹھی میں بھری تو یوں لگا جیسے جلتا انگارہ چھو لیا ہو۔

"آپ ڈریسنگ روم میں جا کے چینج کریں اور پھر سکون سے میری طرف سے .بیفکر ہو کے سو جائیں کیونکہ میں ساڑھے سال قبل اپنے دل کو سمجھا چکا ہوں۔"وارڈروب کی جانب جاتا وہ نائٹی اس میں اچھال کر بھاری لہجے میں بولتا اس کے دل کو گہرے بوجھ سے لاد گیا تھا۔

Huria Malik Official

وہ اپنے بے قابو ہوتے آنسوؤں کو بمشکل پیتی دھیرے دھیرے چلتی ڈریسنگ روم میں چلی گئی جہاں نا صرف اس کے کپڑے بلکہ ضرورت کی ہر چیز موجود تھی کیونکہ جب سے مسز گردیزی نے نفیسہ بیگم کو کال کر کے انفارم کیا تھا۔

اسی وقت پیسے کے کھیل کے باعث چند گھنٹوں میں ہی ضرورت کی چیزیں مینشن پہنچ چکی تھیں۔

ایک شیشے کی سلائیڈز سے سجی وارڈوب کمرے میں اٹیچ تھی تو دوسری ڈریسنگ روم میں۔ اور دونوں میں اس کی چیزیں ایک ترتیب سے پڑی تھیں۔

Huria Malik Official

تقریباً پچیس منٹ بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلی تھی
تو کھدر کے گرم سبز رنگ کے ٹراوزر اور شارٹ شرٹ میں
ملبوس چادر کندھوں کے گرد اچھے سے لپیٹے ہوئے تھی۔
خوبصورت اخروٹی رنگ کے بال کیچر میں مقید تھے جبکہ
پیروں میں سیاہ رنگ کے سلیپرز موجود تھے۔

Huria Malik Official

وہ چند قدم آگے ہوئی تو اس نے دیکھا وہ اپنا لیپ ٹاپ، چارجر اور سگریٹ لائیٹر اٹھائے گلاس وال کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"آپ یہاں بے فکر ہو کے سو سکتی ہیں۔میں سیٹنگ ایریے میں رہوں گا۔ "مختصر سے انداز میں اس کی تشفی کروا کے وہ گلاس وال کے پار بنے سٹنگ ایریے میں موجود بڑے صوفے پہ بیٹھ کر تمام چیزیں سامنے میز پہ رکھ چکا تھا۔

Huria Malik Official

گلاس وال سے اس کی تمام حرکات کو باریک بینی سے دیکھتی وہ بے جان ہوتے پیروں کو بمشکل حرکت دیتی بیڈ پہ گرنے کے انداز میں بیٹھی اور پھر ایک دم سے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی تھی۔

جبکہ صوفے پہ بیٹھے یاور نے سگریٹ سلگا کے ہونٹوں میں دبایا اور صوفے کی پشت سے سر ٹکاتے آنکھیں موند لیں۔

Huria Malik Official

"ایسا کیوں؟ اب کیوں؟پہلے کیوں نہیں؟ اور اس انداز میں کہ میں پل پل جی کے مر رہا ہوں۔ "بہت سارے کیوں اور کیا اس کے انداز طوفان برپا کر رہے تھے۔

کیا عجب لوگ ہیں الجھے ہوئے الجھائے ہوئے

ساتھ رہتے ہوئے ہوئے, ہنستے ہوئے, اکتائے ہوئے ...

Huria Malik Official

ایک بار پھر سے' خیبر حویلی 'کے ہال میں عدالت لگی ہوئی تھی۔

جہاں ایک طرف اماں جان کے چار بیٹے انور خیبر، انصر خیبر، ابرار خیبر، عدنان خیبر تھے اور ساتھ ان کی دونوں بیٹیاں شازیہ شبیر لاکھانی اور نازیہ خالد اپنے شوہروں کے ساتھ تھیں۔

جبکہ دوسری طرف ان کی بڑی بہو صوفیہ انور اور اس کی تین بیٹیاں اجالا، رخما، عائزہ۔۔

Huria Malik Official

دوسرے نمبر والے انصر خیبر کی دو بیویاں رقیہ اور رابعہ اور بیٹیاں عارفہ اور فریال۔۔۔

تیسری بہو شکیلہ ابرار اپنی ایک بیٹی جازبہ

اور مسرت عدنان اپنی دو بیٹیوں ہاجرہ اور ثناء کے ساتھ سر جھکائے کھڑی تھیں۔

ان کے نواسے شیراز، فواد، جلال، ولید اور نوید ان کے ایک پوتے زیاد کے ساتھ سامنے غصے سے بھرے بیٹھے تھے۔

Huria Malik Official

چونکہ ان کی حویلی میں پوتیوں کی تعداد زیادہ تھی جبکہ نواسیاں تھی ہی نہیں اس لیے جاہلوں کی طرح ان کو کمتر سمجھا جاتا تھا۔

جائیداد اور زمین ہاتھ سے باہر نہ نکلے اس لیے کسی لڑکی کی خاندان سے باہر شادی نہ کی جاتی تھی۔ جس کا جوڑ نہ ملتا وہ حویلی کی دہلیز پہ بوڑھی ہو جاتی تھی لیکن اس سارے ظلم و ستم کے بعد بھی کسی عورت نے کبھی آواز نہ اٹھائی تھی۔

Huria Malik Official

مگر نجانے کیا ہوا تھا کہ اتنا سب کچھ سہن کرتی انور خیبر کی بڑی بیٹی نے اچانک ایسا قدم اٹھا لیا جو ان کی نسلوں کو تھراہ کے رکھ گیا تھا۔

اور اس قدم پہ اسے عبرتناک سزا دینے کے لیے سارے مرد اتھرے گھوڑے کی مانند ہنہنا رہے تھے۔

"ایس ایچ او آیا تھا آج صبح۔ "بالآخر انور خیبر نے بولنا شروع کیا تو حقہ پیتی اماں نے ہنکارا بھرتے آگے بولنے کا اشارہ کیا۔

Huria Malik Official

"اس نے کہا کہ جس گاڑی کا انہیں شک تھا وہ فیئنانس منسٹر کے بیٹے کی گاڑی تھی۔ "تپتے ہوئے لہجے میں اطلاع دی گئی تھی۔

"منسٹر کا بیٹا ہے تو کیا تفتیش نہیں کریں گے؟ "شازیہ بیگم اکھڑے لہجے میں گویا ہوئی تھیں۔

"تفتیش کی ہے اس نے اور بتا رہا تھا کہ اس کے ساتھ بیوی تھی اس کی۔ "اب کی بار جواب عدنان چچا کی طرف سے آیا تھا۔

Huria Malik Official

"کل تک اس منسٹر کے بیٹے کی شادی کی اطلاع کہیں نہیں تھی۔اب رات و رات یہ بیوی کہاں سے نکل پڑی ہے؟ "

ساری بات سنتا شیراز لاکھانی بھڑک اٹھا تھا۔

"شانت رہو بچے۔ہم بنا ثبوت اس پہ الزام نہیں لگا سکتے کیونکہ وہ لوگ ایسے کسی کو پناہ دینے سے تو رہے اور اگر ان کا کوئی ہاتھ ہے بھی اس میں تو ہم ان پر ایسے ہاتھ نہیں

Huria Malik Official

ڈال سکتے۔ ہمیں عقل و صبر سے کام لینا ہو گا۔ "انصر صاحب نے زرا مصالحت سے بھانجے کو سمجھایا۔

"ٹھیک کہہ رہا ہے انصر۔ اس منسٹر کے بیٹے کو چھوڑو۔ تم لوگ لڑکی کی تلاش جاری رکھو۔سیاسی لوگ ایسے پھڈوں میں نہیں الجھتے۔ تم لوگ شہر میں موجود اپنے آدمیوں کو الرٹ کرو۔ "اماں جان کی کڑک آواز گونجی تو سب خاموشی سے انہیں سننے لگے۔

Huria Malik Official

"اور تم بہو اِس اجالا کو تیار کرو۔ کل نکاح ہو گا اس کا شیراز کے ساتھ۔" اسی انداز میں انہوں نے بہو اور پوتی کے سر پہ بم پھوڑا تو دونوں کے چہرے فق ہو اٹھے۔

"ل۔۔لیکن اماں یہ نکاح کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ حرام ہے کیونکہ اجالا پری کی بہن ہے۔" صوفیہ بیگم نے بمشکل حواس سنبھالتے کانپتے لہجے میں جواب دینے کی جرات کی تھی لیکن اگلے ہی لمحے شازیہ بیگم کا زوردار طمانچہ ان کے منہ پہ جا لگا تو وہ لڑکھڑاتی اجالا کے بازووں میں گر سی گئیں۔

Huria Malik Official

"بکواس کرتی ہو۔ پہلے تمہاری اس بدکراد بیٹی نے میرے بیٹے کی عزت روندی ہے اور اب تم ہمیں حرام حلال کی تمیز سکھانے لگی ہو۔ "وہ غصے سے دھاڑی تھیں جبکہ وہ دونوں ماں بیٹیاں گویا مرنے کو ہو گئی تھیں۔

کہ وہ اس رشتہ کے لیے کیسے مان جاتی جو سراسر تھا ہی ناجائز۔

لیکن یہاں سب بہرے اندھے اور گونگے ہو چکے تھے جو اپنی ضد میں ایسا فیصلہ لے رہے تھے۔

Huria Malik Official

صوفیہ بیگم نے ایک التجائیہ نظر پورے مجمع پہ ڈالی لیکن وہاں کچھ لوگ بے بس اور کچھ خدائی فوجدار بنے بیٹھے تھے۔

پھر ان کی نظر اپنی بیٹی کے چہرے پہ گئی جو لٹھے کی مانند سفید پڑ چکا تھا۔

لیکن وہ ماں کو لیے جب اپنے کمرے کی طرف بڑھی تو دونوں ماں بیٹی کے دماغ میں ایک ہی خیال ڈگمگا رہا تھا۔

\-

Huria Malik Official

سورج کی تیز کرنیں جب گردیزی مینشن کے خوبصورت در و دیوار سے ٹکرائیں تو بلائنڈرز کے تھوڑا سا سرکنے کے باعث ہلکی ہلکی کرنیں جب اس ماسٹر بیڈ روم میں پہنچیں تو اس نے کسلمندی سے کروٹ بدلتے ہوئے اپنا بایاں بازو بیڈ پہ پھیلایا۔

مگر پھر ایک دم سے ایک عجیب سے احساس کے تحت وہ پٹ سے آنکھیں کھولتی ایک جھٹکے سے یوں اٹھ بیٹھی کہ اس کے خوبصورت اخروٹی بال لہرا کے کمر پہ بکھر گئے۔

Huria Malik Official

"میں اتنی دیر ایسے لاپرواہی سے کیسے سو سکتی ہوں؟ "دل ہی
دل میں خود کو لتاڑتی وہ نگاہیں پورے کمرے میں دوڑانے لگی
جہاں اب بھی جگہ جگہ پھولوں کی پتیاں بکھری ہوئی تھیں
اور لائٹس ہنوز بند تھیں۔

اس کی بھٹکتی ہوئی متلاشی نظر گلاس وال کے پار گئی لیکن
وہاں موجود صوفے اسے خالی نظر آئے تو وہ یکلخت پریشان
ہو گئی۔

Huria Malik Official

سرعت سے وہ بیڈ پر سے اٹھی۔اپنا ڈوپٹہ اٹھا کے اپنے گرد لپیٹا اور پہلے گلاس وال کے پار جا کے اور پھر بالکونی میں جا کے اسے تلاش کیا مگر وہ کہیں نہ ملا تو اس کے چہرے پہ تفکر چھانے لگا۔

اسی لمحے اس کے عقب میں کھٹکا سا ہوا تو اس نے بوکھلا کر رخ موڑا تو وہ ڈریسنگ روم سے نکلتا دکھائی دے رہا تھا۔

"میں آپ کو ڈھونڈ رہی تھی۔" اس کے نظر آتے ہی وہ بے اختیار بولتی اس سے چند قدم نزدیک ہوئی۔

Huria Malik Official

تو وہ جو اس کو دیکھ کے بظاہر ان دیکھا کر چکا تھا اس کے مخاطب کرنے پہ اس نے نظریں اٹھا کر ڈریسنگ مرر میں اس کا عکس دیکھا۔

وہ رات والے سوٹ میں ملبوس، قدرے بکھرے بالوں اور نیند کا خمار لیے گلابی ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس کی سفید قمیض میں ملبوس کشادہ پشت کو دیکھ رہی تھی۔

Huria Malik Official

"میں چینج کر رہا تھا۔ "اس کو سر تا پا دیکھتے ہوئے وہ گہری سانس بھرتا ہوا بولا۔

"میں ڈر گئی تھی کہ شاید آپ مجھے چھوڑ کے چلے گئے ہیں۔ "

وہ ہنوز اس کی پشت پہ نظریں ٹکائے اس کی نظروں کے ارتکاز سے بے خبر اپنی کیفیت بیان کر رہی تھی۔

"میں آپ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا ڈونٹ وری۔ "گھرے لہجے میں کہتا وہ بے ساختہ اس کا دھڑکا گیا۔

اس نے بے ساختہ نظر اٹھا کے مرر میں دیکھا جہاں وہ اسے کفس کے بٹن بند کرتا نظر آ رہا تھا۔

Huria Malik Official

وہ اس کے الفاظ کے جواب میں بہت کچھ کہنا چاہتی تھی

لیکن۔۔۔۔

وہ بولی تو صرف اتنا۔

"مجھے چینج کرنا ہے۔"اس کی بات سن کر اس نے بنا سر اٹھائے پرفیوم ہاتھ میں لیا۔

"آپ کی وارڈروب سیٹ ہو چکی ہے۔یو کین یوز اپنی تھنگ ود آوٹ اپنی ہیزی ٹیشن۔ "اسے فری ہینڈ دیتا وہ دانستاً اسے دیکھنے سے احتراز برتتا ہوا خود کو خوشبوؤں میں نہلانے لگا۔

Huria Malik Official

یہ جانے بغیر کہ اس کے ہاتھ میں پکڑے پرفیوم کو اس کے عقب میں کھڑی پرنیاں کن متعجب اور بے یقین نگاہوں سے تک رہی تھی۔

ایک ٹکڑے میں سمائے ہیں سبھی رنج و الم

دل سے بہتر کوئی ، زنبیل نہیں ہو سکتی

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

Huria Malik Official

آف وائٹ نفیس سے شیفون کی لانگ شرٹ اور ٹراوزر کے ساتھ آرگنزا کا دوپٹہ لیے، وہ پیروں میں میچنگ کھسے اور کانوں ہاتھوں پہ ہلکی پھلکی سی جیولری پہنے، بالوں کو سائیڈ سے مانگ نکالے کھلا چھوڑے جب وائیٹ شلوار قمیض پہ کالی چادر اوڑھے یاور کے ہمقدم چلتی جب سیڑھیوں سے اتر رہی تھی تو ہال میں بیٹھے سبھی نفوس نے انہیں دیکھتے ہی 'ماشاءاللہ' کہا۔

Huria Malik Official

"السلام علیکم "!وہ جس ٹراما کے زیرِ اثر تھی، اس کے لیے خود کو سنبھالنا اور ایسے نارمل ایکٹ کرنا انتہائی مشکل اور صبر آزما کام تھا۔

لیکن چونکہ ان کی کوور سٹوری اور طرح کی تھی اس لیے مسز گردیزی کے کہے کے مطابق اسے گردیزی مینشن کی بڑی بہو کا کردار بخوبی نبھانا تھا۔

تو وہ' پرنیاں خیبر 'اور اس کی پریشانیوں کو پسِ پشت ڈالے اس وقت' پرنیاں سکندر 'بنی تھی۔

Huria Malik Official

"وعلیکم السلام! جیتی رہو۔ "اس وقت غیاث گردیزی بھی موجود تھے اور اسے بڑی گرمجوشی سے خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

"زرینہ کی فیملی میں کوئی اور تو ہے نہیں اس لیے ریسیپشن کرنے کی بجائے ہم ایک گیٹ ٹو گیدرر رکھ کر ان کی شادی ڈکلیئر کر دیتے ہیں۔کیوں بھابھی؟ "ناشتے کرتے ہوئے غیاث صاحب نے اپنا خیال پیش کرتے ہوئے مسز گردیزی سے رائے مانگی تھی۔

Huria Malik Official

"ابھی میں کچھ بھی نہیں کرنا چاہتا چاچو۔ میں نہیں چاہتا کہ میری پرسنل لائف اس سب میں ہائی لائٹ ہو۔ میں کچھ دن سکون سے سپینڈ کرنا چاہتا ہوں۔ "ماں کے بولنے سے قبل اس نے اپنے مخصوص سرد و گرم کے مکسچر لہجے میں کہنا شروع کیا تو وہ لاشعوری طور پہ تھوڑا ریلیکس ہونے لگی۔

کیونکہ غیاث صاحب کے فیصلے پہ ابھی عمل کرنا اس کے لیے مشکلات کھڑی کر سکتا تھا۔

Huria Malik Official

"لیکن اگر کسی کو بھنک پڑتی ہے تو میڈیا یہ بات غلط طریقے سے اچھا سکتا ہے۔ "ان کا تفکر بے جا نہ تھا۔

"میرا نام میری چاہت کے بغیر میڈیا اچھالنے سے رہی۔ کیونکہ میں اُن کی منسٹر صاحبہ کی طرح مصالحانہ عمل نہیں کرتا۔ "سکون سے کہتے ہوئے وہ چائے کے سپ لینے لگا جبکہ مسز گردیزی توجہ سے اسے دیکھنے لگیں جو ان کے فیصلے کے بعد انہیں خود سے بہت دور کھڑا دِکھنے لگا تھا۔

Huria Malik Official

"پاپا اب یہ پلیز پالیٹکس کی بورنگ باتیں چھوڑیں۔ہمیں بھائی اور بھابھی سے باتیں کرنے دیں۔ "رملہ نے دل میں ہوتی کھدبد سے تنگ آ کے بالآخر اس گفتگو کا رخ موڑ ہی دیا۔

"کیا باتیں کرنی ہیں آپ نے؟ "غیاث صاحب نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جو ناشتہ ختم کر کے سب کے اٹھ کر ہال میں آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

Huria Malik Official

"یاور بھائی آج بھابھی کی وجہ سے ہمارے قابو میں آئے ہیں۔اس لیے ہم ڈھیر ساری باتیں کریں گے۔ "اس کی ریزروڈ پرسنالٹی، اس کا کام اور اس کے مزاج کی بدولت اس سے بات کرتا بندہ پزل ہو جاتا تھا اس لیے آج پرنیاں کی موجودگی کا سبھی فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔

ناشتہ ختم کر کے سب ہال میں آئے تو چارو ناچار اسے بھی پرنیاں کی ہچکچاہٹ اور اس کے سیف زون کی وجہ سے آنا پڑا۔

Huria Malik Official

"اونہوں ڈارلنگ! یہاں ہمارے بیٹے کے پاس بیٹھو۔اتنے سال ہم نے اس کو اکیلے دیکھا ہے لیکن اب سے اس کا پہلو ہمیشہ آباد رہنا چاہیے۔ "وہ بیٹھنے کے لیے اتنثال کے ساتھ جگہ دیکھ رہی تھی جب وشمہ پھپھو نے بڑی سہولت سے اس کا بازو تھام کر اسے سنگل صوفے پہ براجمان یاور کے پاس اس انداز میں بٹھایا کہ وہ آدھی سے زیادہ اس کی آغوش میں جا گری۔

Huria Malik Official

جہاں ان کی معنی خیز باتوں نے چہرے کی رنگت سرخ کر دی تھی وہیں اس اچانک افتاد اور اس کے مضبوط وجود کی گرمی، اس کی آغوش کا لمس اور اپنے کان پہ پڑتی اس کی سانسوں کی تپش پہ تڑپتی ہوئی وہ ایک جھٹکے سے اس کی آغوش سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

جبکہ وہ اپنے جذبات و احساسات پہ قابو پاتا ایک نظر سب کے شریر چہروں پہ ڈالتا سمٹ کے بیٹھا اور پھر ایک نظر اس کے سرخ چہرے پہ ڈالی جو ہاتھوں کی انگلیاں چٹخا رہی تھی۔

Huria Malik Official

"بیٹھ جائیں۔ "اس کے گھمبیر لہجے پہ اس نے پلکیں اٹھا کہ نم آنکھوں سے اسے دیکھا تو اس کا مضبوط دل جیسے ہنڈولے کھانے لگا۔

"یور وائف از سو شائے یاور اینڈ مچ پریٹی۔ "اس کے چہرے کے تاثرات اور اس کے ایک دم سے اٹھنے کو انجوائے کرتیں وشمہ پھپھو شگفتہ لہجے میں بولیں۔

تو اس کے چہرے پہ سبکی کا احساس شرم و حیا کے غلبے پر حاوی ہونے لگا۔

Huria Malik Official

اور اپنے تمام احساسات کو چھپاتی وہ سب کی نظریں خود پہ مرکوز پا کے آہستگی سے بڑھ کر جب اس کے پہلو میں براجمان ہوئی تو دونوں کے پہلوؤں جیسے ایک دوسرے کے لمس سے جل اٹھے۔

جبکہ ان دونوں کے ایک ساتھ بیٹھنے پہ شایان نے موبائل کا کیمرہ آن کیا اور ان دونوں کو کیپچر کرنے لگا۔

Huria Malik Official

"کیمرہ بند کرو گے یا موبائل کی قربانی دو گے؟ "چند سیکنڈز کے بعد اس کا صبر چھوٹنے لگا تو اس نے بے دریغ اسے گھورا جو اپنی بتیسی کی نمائش کر رہا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ تمہیں اتنے سالوں بعد بھابھی بیگم کے ساتھ دیکھ کر میرا کیمرہ بند ہو گا تو یہ تمہاری بھول ہے۔ " چڑانے والے انداز میں کہتے ہوئے اس نے مزید تین چار کلکس کیے تو وہ گھبرا اٹھی۔

Huria Malik Official

"پلیز بھائی اسے بند کر دیں۔ "اس نے اتنے نرم اور بے ساختہ انداز میں شایان کو ٹوکا تھا کہ اس نے فوراً سے ہاتھ نیچے کر لیے۔

"جو حکم۔ "ہلکا سا سر خم کرتے ہوئے اس نے موبائل جیب میں رکھ لیا۔

Huria Malik Official

"بھائی آپ نے بھابھی کو کیا گفٹ دیا ہے؟ "رملہ جسے سب سے زیادہ اس سوال کے جواب کا اشتیاق تھا وہ سب کے چپ ہونے پہ جلدی سے بولی۔

تو دونوں نے بیک وقت گردن گھما کے ایک دوسرے کو دیکھا۔

نگاہوں کا بڑا خوبصورت اور جاندار تصادم ہوا، سیاہ آنکھیں اخروٹی آنکھوں کی دلکشی سے ٹکرا کے فوراً رخ بدل گئیں۔

Huria Malik Official

"نیکلس اور کنگن ہیں۔ لیکن کمرے میں ہیں۔ "یہ جواب اس کی آنکھوں میں پل بھر کو دیکھنے والی پرنیاں نے دیا تو نجانے کیوں یاور کی آنکھوں میں جلن سی اترنے لگی۔

"بھئی یہ زیادتی ہے۔ہمارے ہینڈسم کا گفٹ نہیں پہنا آپ نے۔ "نفیسہ چچی نے مصنوعی افسوس سے کہا۔

"ابھی پہنا دیں بھائی۔ "امتثال کے ہونٹوں سے پھسلا۔

Huria Malik Official

"نن۔نہیں۔میرا مطلب ہے کہ میں ابھی پہن کے آتی ہوں۔ "وہ جلدی سے بولتی اپنی جگہ سے اٹھنے لگی جب بڑی بے ساختگی اور تیزی کے ساتھ اس کا مضبوط ہاتھ اس کی کمر کے گرد حائل ہوتا اسے روک گیا۔

"اونہوں!ابھی رہنے دیں۔رات میں پہن کے دکھا دیجیے گا۔ "ہولے سے کہتے ہوئے اس نے اس کی آنکھوں میں لحظہ بھر کو جھانکا جو اس کے اس قدر جان لیوا لمس اور گرفت پہ اپنی سانس تک روک چکی تھی۔

Huria Malik Official

"اپنا۔۔اپنا ہاتھ پیچھے کریں پلیز۔ "اس کے ہونٹوں سے مدہم سی سرگوشی نکلی تو وہ سلگتی آنکھوں سے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھتا، اپنی بے اختیاری پہ لعنت بھیجتا تیزی سے اپنا ہاتھ اس کے گرد سے ہٹاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے سفیر سے کام ہے۔ آپ لوگ انجوائے کریں۔ "وہ بنا کسی ایک کی بھی طرف دیکھے تیزی سے پلٹا جب شایان بھی ایک ہی جست میں اس تک پہنچا۔

Huria Malik Official

"یہ سفیر تمہاری ورک وائف تو نہیں؟جس کے بغیر لمحہ نہیں گزرتا تمہارا؟ "اس کی زبان اس کے پیچھے لپکتے ہوئے پھر بے لگام ہوئی تھی۔

تبھی سب کے قہقہے چھوٹ گئے کیونکہ باہر نکلتا یاور اس کی پسلی میں گھونسا مارتا اس کی فضول گوئی کا جواب بہترین انداز میں دے چکا تھا۔

Huria Malik Official

جبکہ ان کے باہر نکلتے ہی وہ سب اسے گھیر کے بیٹھ گئیں کیونکہ صبح صبح حمزہ گردیزی کی بیوی آیت بھی پہنچ چکی تھی اور سب اس کے متعلق جاننے کو بے تاب تھیں اور وہ مسز گردیزی کی بتائی کوور سٹوری کو دہراتی سب کے تحفظات دور کرنے لگی۔

اپنی سٹڈی میں بیٹھا وہ اپنے سامنے پڑی فائلز کی روگردانی کر رہا تھا جبکہ بائیں ہاتھ میں سلگتا ہوا سگریٹ بھی موجود تھا۔

Huria Malik Official

سیاہ پینٹ کے ساتھ سیاہ ڈریس شرٹ ٹَک ان کیے وہ گریبان کے اوپری دو بٹن کھولے، آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیے، آنکھوں پہ فریم گلاسز لگائے بھنچے ہوئے تاثرات کے ساتھ اپنے کام میں مگن تھا۔

جب ہلکی سی دستک کے ساتھ سفیر اس کی اجازت لیتا اندر داخل ہوا تھا۔

"السلام علیکم سر "!اس کے مودب لہجے پہ اس نے سر ہولے سے خم کیا۔

Huria Malik Official

"کیا رپورٹ ہے سفیر؟ "اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔

"سر میم کی تلاش ہنوز جاری ہے۔ مشتبہ گاڑیوں کی تلاشی لی جا رہی ہے اور چونکہ شک آپ پہ بھی ہے اس لیے شہر میں بہت سارے آدمی بھی بھیجے گئے ہیں۔ "وہ کسی روٹین کی مانند شروع ہو چکا تھا۔ اور اس کی بات سنتے یاور کی پیشانی کے بل گہرے ہوتے جا رہے تھے۔

Huria Malik Official

"سفیر ہر ایک پوائنٹ پہ گہری نظر ہونی چاہیے تمہاری اور جتنی جلدی ہو سکے اپنے دو آدمی خیبر حویلی بھجواو۔ میں تمہاری میم کی سیکیورٹی پہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ "جس ہاتھ میں سلگتا ہوا سگریٹ تھا اسی کے انگوٹھے کی نوک سے اپنی پیشانی مسلتا وہ محتاط سے انداز میں بول رہا تھا۔

"شیور سر آپ بے فکر رہیے۔ اور میڈیا کو کب بتائیں گے؟ "اس نے اپنا سوال اٹھایا کیونکہ یہ بہت نازک مسئلہ تھا۔

Huria Malik Official

"جب' خیبر حویلی 'والوں کو شک کی بجائے کنفرم ہو گیا تب۔ "اس کے مطمئن مگر پر تپش انداز پہ اس نے ہولے سے گردن اثبات میں ہلائی۔

"اور ہاں، جس نکاح خواہ کو تم لے کر آئے تھے اسے ایک دفعہ پھر سے سمجھا دو اور حاکم کو ایک دفعہ پھر میرا پیغام دو کہ مام تک وہ خبر جانی چاہیے جس کا حکم میں دوں۔ "اس کی سرد و گرم کا امتزاج لیے خوبصورت آواز اسے متنبہ کر رہی تھی۔

Huria Malik Official

"ایوری تھنگ از انڈر کنٹرول سر۔یو ڈونٹ وری ہم
س۔۔۔۔ "وہ بول رہا تھا جب دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا
اور بکھرے ہوئے حواسوں کے ساتھ ایک ہاتھ میں موبائل
پکڑے روتی ہوئی پرنیاں اندر داخل ہوئی۔

"یا۔۔یاور۔۔۔ "اس کے ہونٹوں سے کپکپاتی آواز نکلی تو وہ
لمحے کی دیری کیے بغیر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور

Huria Malik Official

ساری مصلحتیں بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک ہاتھ اس کے کندھے پہ رکھا اور دوسرا ہاتھ اس کے بھیگے گال پہ رکھا۔

"رو کیوں رہی ہیں آپ؟ سب ٹھیک ہے نا؟ کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟ "اس کی آواز میں جیسے دنیا جہاں کی پریشانی و تفکر سمٹ آیا تھا جسے محسوس کرتا سفیر اس کے اندرونی کرب کا اندازہ لگا رہا تھا۔

لیکن اس کے کچھ بولنے کی غرض سے کپکپاتے لب آواز نکالنے سے قاصر تھے۔

Huria Malik Official

"خدا کے لیے کچھ بولیں ہیر، میں پاگل ہو جاوں گا۔" بے بسی سے کہتے ہوئے اس نے اس کے چہرے پر بہتے آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں میں سمیٹنے چاہے تو وہ جیسے اس کے لمس، اس کے الفاظ، اس کے انداز پہ ٹوٹ کر اس کے سینے پہ سر ٹکاتی بلند آواز میں رونے لگی۔

اس کے یوں ایک دم سے سینے سے آ لگنے پہ وہ ساکت ہو گیا لیکن اگلے ہی لمحے شدت سے پلکیں موندتا وہ ایک ہاتھ

Huria Malik Official

اس کے کندھوں کے گرد حائل کرتا دوسرے ہاتھ سے اس کا سر تھپتھپاتا وہ اب اسے پرسکون کرتا اس کے چپ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

نجانے کتنے لمحے گزرے تھے جب اندر کا غبار نکال کے قدرے حواسوں میں لوٹتی پرنیاں کو اپنے کندھوں کے گرد مضبوط گرم بازو کا لمس اور اپنا وجود کسی ان دیکھی آگ کی تپش میں جھلستا ہوا محسوس ہوا تو وہ جیسے سُن سی ہو گئی۔

کشادہ سینہ جو گریبان کے بٹن کھلے ہونے کے باعث اس کی پیشانی سے ہلکا سا ٹکرا رہا تھا، اس کی مضبوطی و گرمی، مقابل

Huria Malik Official

کی تیز ہوتی دھڑکن اور سحر انگیز قربت نے اس کے وجود کو گویا پیرالائز کر دیا تھا۔

مگر بڑھتی تپش اور سانسوں کی لپک پہ خفت زدہ ہوتے وہ جلدی سے اس کے سینے سے سر اٹھاتی اس سے چند انچ کے فاصلے پہ ہوئی تو اس نے بنا کسی تردد کے اس کے گرد سے بازووں کا حصار توڑتے ہوئے سفیر کی جانب دیکھا جو بالکل دروازے کے نزدیک پہنچ کے رخ دوسری جانب موڑ چکا تھا۔

Huria Malik Official

"آ۔۔آئم سوری۔ "ایک خفت زدہ نگاہ اس کی بھیگی سیاہ شرٹ پہ ڈالتے وہ اتنی مدہم آواز میں بولی تھی کہ وہ بمشکل سن سکا تھا۔

"اپنی آنکھیں صاف کریں پلیز۔ "اس کی معذرت کے جواب میں اس نے گھمبیر لہجے میں کہتے ایک گہری سانس حلق سے خارج کی اور دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں زور سے بھینچے اپنی پشت پہ ہاتھ باندھ گیا۔

Huria Malik Official

"کسی نے کچھ کہا ہے؟ "اس نے اسے دیکھا جو اپنی ہتھیلیوں سے اپنے آنسو پونچھ رہی تھی۔

"مما کی کال آئی تھی۔ "اس نے دھیرے سے جواب دیا جبکہ آنسو پھر سے آنکھوں میں چمکنے لگے تھے۔

جبکہ وہ اس کی بات سن کر چونک اٹھا تھا۔

"ٹھیک ہیں وہ؟ "اس کا دماغ اسے کسی غلط اندیشے کا اشارہ دینے لگا۔

Huria Malik Official

"اماں جان اجالا کو شیراز کے نکاح میں دینے والی ہیں کل۔ "

اس نے روتے ہوئے بات مکمل کی تو اس کے چہرہ سرخ پڑ گیا۔

"شیراز؟ "یہ نام ایک چابک کی طرح اس کے دل پہ لگتا تھا۔

تبھی تو اس کے ماتھے اور گردن کی رگیں مارے ضبط کے پھولنے لگی تھیں۔

Huria Malik Official

"آپ اپنی مما کو میسج دیں کہ وہ پریشان نہیں ہوں۔ ایسا کچھ نہ کل ہو گا نہ کبھی آئندہ۔" اس نے بھاری لہجے میں اسے تسلی دی اور پھر سفیر کا نزدیک آنے کا اشارہ کیا۔

"جو کرنا ہے وہ میں تمہیں میسج پہ بتا دیتا ہوں لیکن کچھ بھی ہو جائے یہ نکاح نہیں ہونا چاہیے۔" اس نے سفیر کو ہدایت دی جس پر وہ سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ وہ ہنوز اپنے بکھرے حلیے کے ساتھ وہیں کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی جو چند لمحے قبل اس کے بے حد نزدیک تھا۔

Huria Malik Official

اور اب وہی میلوں کے فاصلے پہ محسوس ہو رہا تھا۔

ایک گہری بھرتے وہ بھی جانے کے لیے مڑ گئی۔

سیاہ شلوار قمیض اور چادر اوڑھے اجالا خیبر کی بے رنگ آنکھیں ماں کے کمزور چہرے پہ جمی ہوئی تھیں۔

جو ہاتھ میں موجود موبائل کو اِک آس سے دیکھ رہی تھیں۔

Huria Malik Official

"کیا لگتا ہے آپ کو کہ پری کو بتانا سیف رہے گا؟ "اس نے ایک بار پھر اس موبائل کو دیکھا جو جانے سے پہلے پرنیاں ہی انہیں دے کے گئی تھی۔

اور اب اسی نمبر سے پری کے سینڈ کیے گئے نیو نمبر پہ صوفیہ بیگم نے اک امید کے تحت کال کی تھی۔

"مجھے نہیں پتہ لیکن میں مرنے سے پہلے ہاتھ پاؤں مارنا چاہتی ہوں۔ "ان کا تھکا ہارا لہجہ اس کی امید توڑنے لگا تھا۔

Huria Malik Official

"لیکن مما وہ کسی پرائے مسئلے میں کیوں الجھ۔۔۔" وہ بول رہی تھی جب ان کے موبائل کی سکرین بلنک کرنے لگی اور پھر کچھ ہی لمحوں میں دونوں ماں بیٹی کا چہرہ چمکنے لگا۔

"مجھے اللہ نے امید کی جھلک دکھا دی ہے۔ اب تم دھیان رکھنا کہ کسی کو اس بارے میں بھنک نہ پڑے۔ رخما اور عائزہ کو بلاو اور انہیں اچھے سے سمجھاو۔" وہ اب قدرے مطمئن لہجے میں اسے سمجھا رہی تھیں جو کسی اور ہی سوچ میں گم تھی۔

Huria Malik Official

"کیا سوچ رہی ہو؟ کہاں دھیان ہے تمہارا؟ "اس کی بے توجہی محسوس کر کے انہوں نے اسے ٹہوکا دیا جو ان کے بیڈ پہ ان کے مقابل بیٹھی تھی۔

"میں سوچ رہی تھی کہ کاش یہ سب ہونے سے پہلے ہی وہ شخص پری کو مل جاتا اور وہ اس کے لیے سٹینڈ لے لیتا۔ "

اس کے لہجے کی حسرت پہ وہ کچھ پل چپ سی ہو گئیں لیکن پھر سنبھلتے ہوئے بولیں۔

Huria Malik Official

"چپ کرو۔ایسی باتیں ذہن میں نہیں لاتے جن کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ یہ یاد رکھو کہ اس شخص کا گھر پری کے لیے صرف ایک وقتی پڑاو ہے۔ "بجھے سے انداز میں کہتے ہوئے وہ نظریں چراتیں موبائل چھپانے کے لیے اس کے سامنے سے اٹھ گئیں۔

ـــــــــــــــــــ،ـــــــــــــــــــــــ،ـــــــــــــــــــــــــــــ

Huria Malik Official

'گردیزی مینشن 'کا صدر دروازہ کھول کے سفیر نے پہلے اسے اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا اور پھر اس کا لیپ ٹاپ اور دوسری چیزیں تھامے اندر داخل ہوا۔

"ویل تشریف لا رہے ہیں مسٹر یاور گردیزی اینڈ ہِز فرسٹ وائف سفیر احمد۔ "انہیں ایک ساتھ آتے دیکھ کر ہمیشہ کی طرح شایان کی زبان میں کھجلی ہوئی۔

Huria Malik Official

جسے سن کر سبھی کھکھلا اٹھے جبکہ وہ حسبِ توقع اس کی بکواس نظرانداز کیے ان کے نزدیک آتا ریلیکس سے انداز میں صوفے پہ بیٹھ گیا۔

"ایسے مجھے نظرانداز کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ دیکھو تمہاری اس ورک وائف کی وجہ سے تمہاری ریئل وائف کیسے دیکھ رہی ہیں تمہیں۔" وہ جو شایان کی بات کی وجہ سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ شایان نے فوراً اس کی نظر پکڑ کے ایسا پوائنٹ مارا کہ وہ گڑبڑا سی گئی۔

Huria Malik Official

"شایان بھائی!میں تو بس ویسے ہی دیکھ رہی تھی۔ "یاور کی گہری نگاہ خود پہ محسوس کرتی وہ گڑبڑائے سے انداز میں بولی تھی۔

"ریلیکس رہیں آپ۔یہ یونہی فضول بولتا رہتا ہے۔ "اس کی گڑبڑاہٹ دیکھتے یاور نے اسے تسلی دی تو وہ اس تسلی پہ بِلبلا اٹھا۔

Huria Malik Official

"واٹ؟فضول؟ "اس کے یوں بولنے پہ سب کے قہقہے منہ زور ہو گئے جبکہ وہ بھی ہولے سے مسکرا دی تھی۔

"میری باتوں کو توجہ سے سنتی رہیے گا بھابھی بیگم۔آپ کے شوہر نامدار کی اک اک حرکت اور افیئر کا آپ کو بتاوں گا۔ "وہ یاور اور سفیر کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھتا جس انداز میں بولا سب نے مصنوعی تاسف سے اسے دیکھا۔

"آپ مجھے افیئر کا کیسے بتائیں گے جبکہ ان کا تو کسی کے ساتھ افیئر ہے ہی نہیں؟ "وہ اس قدر سادگی سے بولی تھی کہ حماد،

Huria Malik Official

رملہ،رمشہ اور امتثال نے ایک ساتھ' ہووو 'کا نعرہ لگاتے ہوئے اسے ستائشی تھپکی دی تھی۔

"گریٹ بھابھی!گڈ شاٹ۔ "ان کی ایسی ستائش پہ وہ جھینپ گئی تھی جبکہ وہ اس کی بات پہ بڑے نامحسوس انداز میں ہلکا سا مسکراتا اپنی بیئرڈ کو انگوٹھے سے مسلنے لگا۔

"ناٹ فیئر بھابھی بیگم۔شوہروں پہ اتنا یقین اچھا نہیں ہوتا بھائیوں کے مقابلے میں۔ "سب کی' ہوو 'اور طنزیہ نگاہیں دیکھتا وہ کچھ اس انداز میں ٹھنکتے ہوئے بولا کہ ایسی عزت،

Huria Malik Official

تکریم، محبت، مان اور مرتبے پہ وہ جیسے اندر تک زخمی ہو جاتی تھی۔

اسے ان لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے خود سے نفرت ہونے لگی تھی جو اسے مان دے رہے تھے بنا کچھ پوچھے یا کہے۔

اور وہ کیا کر رہی تھی؟؟

ایک جھوٹ اور طے شدہ سکرپٹ کے مطابق یہاں دن گزار رہی تھی۔

اس شخص کے نام پر جس کا حوالہ اسے معتبر کر رہا تھا۔

Huria Malik Official

اور کیوں نہ کرتا؟؟

اس شخص کا نام' یاور حیات گردیزی 'تھا۔

"اور اگر اس ہمدرد بھائی نے مزید تنگ کرنے یا فضول گوئی کی کوشش کی تو مجھے اس بھائی کو گھر سے باہر پھینکوانے میں زرا زحمت نہ ہو گی۔ "اس کا اچانک سے بے رنگ پڑتا چہرہ دیکھ کر اس نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے شایان کو فل سٹاپ لگایا تھا۔

Huria Malik Official

"یہ ہنسنے والی بات نہیں ہے۔شوہر ہوں تمہارا میری بے عزتی پہ تمہیں واویلا مچانا چاہیے۔ "سب کے ہنسنے پہ اس نے رملہ کو ٹارگٹ بنایا تو وہ یاور کی موجودگی کے باعث سٹپٹا سی گئی۔

"بیٹا جی واویلا تو وہ تب مچائے جب آپ کی بے عزتی کوئی جان بوجھ کے کرے لیکن آپ تو خود بے عزتی کے گلے جا ملتے ہیں۔ "وشمہ پھپھو نے بھتیجی کو کندھے سے لگاتے اس کی سائیڈ لیتے ہوئے بیٹے کو لتاڑا تو سب ہنس دیے۔

Huria Malik Official

"میں فریش ہو لوں۔ سفیر تم میرا سامان پیک کروا دو۔ "چند منٹ مزید گپ شپ لگانے کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا بولا تو کچھ لمحے پہلے ہی ایک کانفرس میٹنگ اٹینڈ کر کے پہنچنے والی مسز گردیزی نے چونک کے اسے دیکھا۔

"واپس جا رہے ہو آپ؟ "انہوں نے سوال کیا۔

"جی۔ "مختصر سا جواب آیا تھا۔

Huria Malik Official

"اوکے۔ لیکن اب اپنی ورک وائف کی بجائے بیٹر ہاف کو اپنے کاموں پہ لگاو آپ۔ "بڑے ہلکے پھلکے انداز میں انہوں نے اسے کچھ جتلانے کی کوشش کی تھی۔

مگر وہ سمجھ کے بھی ان سنا سا کر گیا۔

"اٹس اوکے۔ وہ گپ شپ لگا رہی ہیں۔ سفیر کر لے گا۔ " نرمی سے انہیں منع کرتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا سفیر کے ساتھ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

Huria Malik Official

جبکہ وہ اس کا انکار سن کر بے حد پرسکون ہوتی واپس سے آیت اور رملہ سے باتوں میں مگن ہو گئی تھی۔

نکاح کے لیے قاضی اور سیاہ جوڑے میں ملبوس اجالا خیبر کو ہال میں لایا جا چکا تھا مگر جس سے نکاح کرنا تھا وہ تاحال موقع سے غائب تھا۔

Huria Malik Official

"شازیہ!بیٹا کہاں ہے تمہارا؟ "اماں جان سے جب مزید انتظار کرنا مشکل ہو گیا تو وہ بول اٹھیں۔

"آ رہا ہو گا اماں۔ صبح سے کہیں نکلا تھا آپ کی پوتی ڈھونڈنے۔ "انہوں نے نفرت زدہ لہجے میں کہا تھا۔

تبھی حویلی کے باہر گویا شور سا مچ گیا۔ اس شور کی آواز سن کر سارے مرد، شازیہ بیگم اور اماں بھاگتے ہوئے جب حویلی کے لان میں پہنچے تو ان کی چیخیں بلند ہو گئیں۔

Huria Malik Official

کیونکہ لان کے وسط میں شیراز لاکھانی کا ادھ موا زخموں سے چور خون آلود پڑا وجود ان کے کلیجے نوچ گیا تھا۔

"کس نے کیا ہے یہ سب؟ کس حرامزادے نے یہ جرات کی ہے؟ "بھانجے کی حالت دیکھتے خیبر برادران بپھر اٹھے تھے کیونکہ بہن کے واویلے خون کھولا رہے تھے۔

"سائیں ایک گاڑی حویلی سے دور سڑک پہ پھینک کے گئی ہے۔ "ایک ملازم نے ڈرتے ڈرتے بتایا۔

Huria Malik Official

یہ خبر جب حویلی کے اندر پہنچی تو وہاں بہت سارے دل سجدہ ء شکر کا شکار ہوئے تھے۔

اور وہ دونوں ماں بیٹی تو دل میں گہرا سکون محسوس کرتیں اسے دعا دینے لگیں جس نے انہیں اس عفریت سے چھٹکارا دلوایا تھا۔

"جس طرح یاور بھائی نے یہ مسئلہ حل کیا ہے خدا کرے کہ وہ پری کے تمام مسائل کو ختم کر کے ان کے لیے ایک مستقل سائبان بن سکیں۔ "حویلی کے اندر لاتے شیراز کے

Huria Malik Official

ادھ موئے زخمی وجود کو سکون سے دیکھتی اجالا خیبر کے دل سے دل بلند ہوئی تھی۔

جو نجانے آسمان تک پہنچی تھی یا نہیں؟

خدا جانے؟؟

Huria Malik Official

بازو پہ براون جیکٹ رکھے وہ وائٹ شرٹ کے کف فولڈ کیے، ٹائی ڈھیلی کیے، ڈھیلے ڈھالے انداز میں قدم اٹھاتا 'گردیزی وِلا 'کے اندرونی ہال کی جانب بڑھ رہا تھا۔

لیکن وہاں پڑے صوفوں پہ بیٹھنے کی بجائے وہ فرسٹ فلور پہ موجود اپنے سٹڈی روم کی طرف بڑھا۔

آہستگی سے دروازے کے پاس رک کر اس نے وہاں پاسورڈ ٹائپ کیا اور پھر دروازہ کھلنے پہ اندر داخل ہو گیا۔

Huria Malik Official

اندر داخل ہوتے ہی جدید فینسی لائٹس کے جل اٹھنے پہ اس نے اپنی جیکٹ پرے اچھالی جو سائیڈ پہ پڑے دیوان پہ جا گری۔

پھر وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا بائیں دیوار کے پاس پہنچ گیا جہاں پوری دیوار پہ ایک نسوانی چہرہ مختلف انداز میں جگمگا رہا تھا۔

وہ چلتے ہوئے ایک انلارج تصویر کے پاس آ کے رکا جہاں وہ سفید رنگ میں ملبوس کھکھلاتا ہوا نسوانی وجود اس کے اندر لگی آگ کو کچھ پلوں کے لیے ٹھنڈا کر گیا۔

Huria Malik Official

"ہیر "!انتہائی مدہم آواز میں کہتے ہوئے اس نے اس کے موتیوں جیسے چمکتے دانتوں پہ انگلی رکھی جو سرسراتی ہوئی گلابی ہونٹوں پہ پہنچی تو ایک جذبات کا طوفان اس کے اندر سر اٹھانے لگا۔

"یاور "!ایک مدہم سی سرگوشی اسے کانوں میں جبکہ سینے پہ نرم ہونٹوں کا لمس محسوس ہوتا دل کی بے چینی کو مزید بڑھا گیا۔

Huria Malik Official

اس نے اپنی انگلی اس کے دلکش نقوش پہ پھیرتے ہوئے اس کی اُن خوبصورت آنکھوں پہ رکھی تو گویا ایک بار پھر ان آنکھوں میں ڈوبنے لگا۔

"آپ کا ہمیشہ مل کے مجھے کبھی نہ ملنا میرے دل کو ایک نہ ختم ہونے والی تکلیف دہ اذیت سے دوچار کر دیتا ہے۔ "

بھاری گھمبیر لہجے میں کہتے ہوئے اس نے اس انلارج تصویر پہ اپنی پیشانی ٹکا دی۔

Huria Malik Official

ہمیشہ کی طرح وہ یہاں آ کے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتا بیتتی گھڑیوں سے بے خبر ہو چکا تھا۔

مگر جب دل کی بے چینی اور طلب مزید بڑھنے لگی تو وہ رات کے تیسرے پہر کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے تیز قدموں سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

Huria Malik Official

جب اس کی گاڑی' گردیزی مینشن 'کے گیٹ پر پہنچی تب صبح کاذب کے پونے چار بج رہے تھے۔

گاڑی سے نکل کے اس نے چابی ڈرائیور کی طرف اچھالی اور اسے پارک کرنے کا کہہ کر خود اندر کی طرف بڑھ گیا۔

مینشن میں جگہ بہ جگہ گارڈز اپنی ڈیوٹی پہ متعین تھے لیکن وہ ان سب کو نظرانداز کیے صدر دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تو حسبِ توقع کوئی بھی اس وقت جاگا نہیں تھا۔

Huria Malik Official

وہ بھاری قدم اٹھاتا زرکاری روشنیوں میں سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور پھر چند لمحوں کے بعد وہ اپنے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ وہ لاک لگائے بغیر نہیں سوئی ہو گی اس لیے جیب سے کارڈ نکال کے اس نے لاک اوپن کیا۔

یہ سہولت مینشن میں صرف اس کے ڈور کو ہی میسر تھی کیونکہ یہ سب اس نے اپنی مرضی سے ڈیزائن کروایا تھا۔

Huria Malik Official

کارڈ جیب میں ڈالتے ہوئے اس نے دروازہ ہولے سے وا کیا تو خوبصورت مدہم روشنیوں میں ڈوبا کمرہ اس کے جذبات مزید بوجھل کر گیا۔

دروازہ بند کر کے اس نے قدموں کا رخ بیڈ کی طرف کیا جہاں وہ مہرون رنگ کے لوز نائٹ ٹراوزر اور گھٹنوں سے تھوڑی اوپر سلک کی شرٹ زیب تن کیے خود پر مخملیں سیاہ کمبل اوڑھے دنیا و مافیہا سے بے خبر تھی۔

بائیں طرف کروٹ لیے وہ ایک ہتھیلی گال کے نیچے اور دوسرا بازو چہرے پہ یوں پڑا تھا کہ چہرہ مکمل بازو کی اوٹ

Huria Malik Official

میں تھا۔ جبکہ اخروٹی بال کچھ تکیے اور کچھ کمبل میں چھپے ہوئے تھے۔

وہ چند قدم مزید اس کے بیڈ کے نزدیک ہوا اور اس کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی مگر بازو نے چہرہ مکمل چھپایا ہوا تھا۔

اس کے اندر کی تشنگی مزید بڑھ گئی۔اس کا دل چاہا وہ اس کا بازو ہٹا کے اس کے ایک ایک نقش کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے، اپنے ہونٹوں سے، اپنی نگاہوں سے محسوس کرے مگر۔۔۔۔۔

مگر اس سب کا حق وہ نہیں رکھتا تھا۔

Huria Malik Official

ایک بھاری سانس کھینچتے ہوئے وہ جلتی ہوئی آنکھیں زور سے میچتا مڑا اور واشروم میں گھستا یونہی کپڑوں سمیت یخ ٹھنڈے پانی تلے شاور کھول کے کھڑا ہو گیا۔

'گردیزی مینشن 'میں صبح اپنے معمول کے مطابق شروع ہو چکی تھی۔ کچن اور ڈائینگ روم میں اشتہا انگیز ناشتے کی خوشبوئیں پھیل چکی تھیں۔

Huria Malik Official

ملازم چابکدستی سے اپنی ڈیوٹیز سر انجام دے رہے تھے جب گرے رنگ کی لانگ شرٹ اور ٹراوزر کے ساتھ ہمرنگ ڈوپٹہ اور کالی چادر لیے مسز گردیزی چلی آئیں۔

"یاور کب آیا رات میں؟ "انھوں نے ہال کے سرے پہ کھڑے ایک ملازم کو مخاطب کیا کیونکہ وہ اپنے کمرے کی گلاس وال سے باہر پورٹیکو میں کھڑی اس کی گاڑی دیکھ چکی تھیں۔

Huria Malik Official

"بیگم صاحبہ!وہ صبح پونے چار بجے آئے ہیں۔ "اس کے جواب پہ ان کی بھنویں استعجابیہ انداز میں اکٹھی ہوئیں۔

"پونے چار؟ "وہ حیران تھیں کیونکہ وہ یوں کبھی نہیں آیا تھا بلکہ وہ مینشن آنے سے ہمیشہ گریزاں رہا کرتا تھا ان کی فرمائش کی وجہ سے۔

"نئی نئی شادی ہے بھابھی اس لیے بیوی سے دور رہنا مشکل ہے۔ "ان کی حیرت پہ ڈائینگ ٹیبل پہ ایک ناقدانہ نگاہ ڈالتی نفیسہ چچی نے شگفتگی سے کہا تو وہ ہولے سے مسکرا دیں۔

Huria Malik Official

"اٹس آ گریٹ چینج۔ "وہ واقع مطمئن ہوئی تھیں مگر جب چند لمحوں کے بعد انہوں نے پرنیاں کو اکیلے نیچے آتے دیکھا تو ان کا چہرہ سخت ہو گیا جبکہ آنکھوں میں ناگواری سی پھیل گئی۔

ایک اچھی اور پرسکون نیند لینے کے بعد وہ جب جاگی تو چند لمحے رات کو اپنی ماں اور بہنوں سے ہونے والی گفتگو کو سوچتی رہی۔

Huria Malik Official

اور پھر ذہن بھٹکتا ہوا اُن میسجز کی طرف چلا گیا جو آٹھ دنوں میں اسے یاور گردیزی کی جانب سے دن میں دو دفعہ ضرور موصول ہوتے تھے۔

"کیسی ہیں آپ؟"

"سب ٹھیک ہے؟"

"کوئی پریشانی تو نہیں ہے؟"

"گھر میں سب ٹھیک ہے؟"

Huria Malik Official

"اپنا خیال رکھیں۔"

یہ میسجز ہر دن اسے موصول ہوتے تھے لیکن وہ انہیں پڑھ کے صرف ایک میسج کا جواب دیتی تھی۔

"سب ٹھیک ہے؟"

اور وہ بھی فقط یک لفظی جواب 'جی'۔

لیکن اس کے اسے رسپانس کے باوجود اس کے میسجز اور رات کے پہر ایک کال)جس کا جواب اس نے کبھی نہ دیا تھا (ضرور آتی تھی۔

Huria Malik Official

وہ اس کے اس عمل کے پیچھے چھپی اس کی فکر کو سمجھتی تھی لیکن وہ نہ اُس کو نہ خود کو کسی مشکل میں ڈالنا چاہتی تھی اس لیے اس کی احسان مند ہونے کے باوجود وہ بے نیازی کی راہ پہ چل پڑی تھی۔

کیونکہ یہ اس کو یقین تھا کہ وہ شخص اسے احسان کبھی نہیں جتائے گا۔

Huria Malik Official

کچھ لمحے سوچنے کے بعد وہ ایک گہری سانس خارج کرنے کے بعد اپنے بستر سے اٹھی اور عادتاً بالوں میں انگلیاں پھیرتی وہ وارڈوب کی جانب بڑھی اور جلدی سے اپنا ایک سوٹ کھینچتی وہ بنا ادھر ادھر دھیان دیے واشروم میں جا گھسی۔

مگر واشروم میں گھستے ہی اس کی نگاہ ٹھٹھک گئی کیونکہ ایک سائیڈ پہ سلیب پر گیلی مردانہ سفید شرٹ، ویسٹ، پینٹ، جرابیں وغیرہ پڑی تھیں۔

یہ سب دیکھتے ہوئے اس کا دل بے ساختہ دھڑک اٹھا۔

Huria Malik Official

"یہ کب آئے؟ "دھڑکتے دل نے اسے بتایا کہ گلاس وال کے پار والا حصہ اب ایک دفعہ پھر سے آباد ہو چکا تھا۔

آدھ گھنٹے بعد جب وہ فریش ہو کے باہر نکلی تو اس نے کمرے پہ توجہ دی جہاں اسے بیڈ دائیں جانب سائیڈ ٹیبل پہ ایک سنہرے ڈائل کی قیمتی گھڑی اور سیاہ لیدر والٹ اور ایک دو کارڈز اور کیز پڑی نظر آئیں۔

Huria Malik Official

پھر اس نے ایک محتاط نظر گلاس وال کے پار ڈالی مگر اسے کچھ دکھائی نہ دیا کیونکہ اس طرف لائٹس ہنوز بند تھیں۔

اپنی توجہ اس جانب سے ہٹا کر اس نے اپنے نم بالوں سے ٹاول نکالا اور بال سلجھانے لگی۔

کچھ دیر بعد جب وہ تیار ہو کے نیچے جانے لگی تب بھی لائٹس آف تھیں۔وہ ہلکی سی حیران ہوتی اپنا دوپٹہ کندھوں پہ سیٹ کرتی کمرے سے باہر نکلی۔

Huria Malik Official

جب وہ نیچے پہنچی تو پہلی نظر اس کی مسز گردیزی پہ پڑی لیکن ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اس کے دل کی دھڑکن مدہم پڑی تھی۔

"السلام علیکم اینڈ گڈ مارننگ۔"اس نے ہمیشہ کی طرح ان کے نزدیک جا کے سر ہلکا سا خم کرتے انہیں سلام کیا تو اپنے تاثرات کے برعکس انہوں نے اسے ساتھ لگاتے معمول کے مطابق اس کا رخسار ہونٹوں سے چھوا۔

Huria Malik Official

"آپ میرے کمرے میں آئیں۔مجھے کچھ بات کرنی ہے۔ "وہ اسے یونہی ساتھ لگائے کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھیں تو وہ بھی دل میں کسی انہونی کا خدشہ لیے ان کے پیچھے بڑھی۔

"یاور کہاں ہے؟ "دونوں جب کمرے میں پہنچیں تو انہوں نے نہ خود اور نہ اسے بیٹھنے کا کہا اور سیدھا مدعے پہ آئیں۔

"وہ۔۔وہ شاید سو رہے ہیں۔ "وہ ان کے سوال پہ حیران ہوتی جلدی سے بولی۔

"شاید؟ "وہ جیسے ضبط کرتی بولی تھیں۔

Huria Malik Official

"پرنیاں!آپ جانتی ہیں کہ آپ کی شادی یاور کے ساتھ کن کنڈیشنز پہ ہوئی ہے۔اس کے بعد آپ کو چاہیے کہ آپ ہر وقت یاور کو اپنے ہونے کا احساس دلائیں۔اس کے ہر پل ساتھ رہیں نہ کہ اس کا پوچھنے پہ' شاید 'کا استعمال کریں۔ " متوازن لہجہ رکھے وہ اپنے مخصوص لب و لہجے میں بولتیں اسے خفت زدہ کر گئیں۔

"آپ کا شوہر آٹھ دن بعد گھر آیا ہے رات کے آخری پہر اور آپ بجائے اس کو وقت دینے کے یہاں آ گئی ہیں۔کیا

Huria Malik Official

آپ کو نہیں پتہ کہ اتنے دن بعد گھر آنے والے شوہر کو کیسے ٹائم دیتے ہیں اور وہ بھی جب آپ کی شادی کو کچھ ہی دن گزرے ہوں؟ "وہ ہنوز اسی انداز میں بولتیں اس کے کانوں سے دھواں نکال گئیں۔

وہ سرخ چہرے کو جھکاتی ان کی باتیں سنتی شرم و بے بسی کے احساس میں ڈوبتی جا رہی تھی۔

"ڈونٹ مائنڈ لیکن آپ کا یہاں رہنا اور آپ کا رشتہ یاور کے اور آپ کے ریلیشن اور رویے پہ منسوب ہے۔اپنی زمہ

Huria Malik Official

داری کو پہچانیں۔اس کا کام خود کریں، وہ اپنے ہر کام ایون کے اپنی تیاری میں بھی سفیر کی مدد لیتا تھا۔اب آپ کی موجودگی کے باعث اس نے ملازمین کا داخلہ اپنے کمرے میں بند کر دیا ہے اس لیے اب یہ سارے کام کرنا آپ کی ڈیوٹی ہے۔ اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے سبھی بیویاں کرتی ہیں۔میں ورکنگ لیڈی تھی لیکن میرا پہلا فوکس پاور کے فادر ہوتے تھے۔ "اسے اچھے سے کلاس دینے کے بعد وہ آخر میں تھوڑا نرم ہوئی تو اس نے خجالت و شرم سے سرخ چہرے کو جھکائے سر ہولے سے ہلایا۔

Huria Malik Official

"جی سمجھ گئی۔ آئندہ آپ کو شکایت نہیں ہو گی۔ "وہ ان کی ساری باتوں کے جواب میں فقط اتنا ہی بولی تو انہوں نے گہری سانس لیتے ہوئے خود پہ ضبط کیا۔

"گڈ!اب جائیں اسے جگائیں اور پھر اس کی تیاری میں ہیلپ کریں اور ایک ساتھ نیچے آئیں۔ "اس کا گال تھپتھپا کے اسے ہدایت دیتے ہوئے وہ کمرے سے نکلیں تو وہ بھی اپنے گال زور سے تھپتھپاتی خود کو ریلیکس کرتی ایک نِے مرحلے کے لیے خود کو تیار کرنے لگی۔

Huria Malik Official

ــ

باتھ روب لپیٹے وہ نم بالوں کے ساتھ واش روم سے نکلا تو ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتے اس کے قدم ٹھٹھک گئے۔

اس کی آف وائٹ جینز کے ساتھ اولیو گرم شرٹ اور براون جیکٹ بیڈ پہ ایک ترتیب سے پڑی تھی۔

اس کے علاوہ اس کی میچنگ رسٹ واچ، جرابیں، رومال اور شوز بھی نکالے ہوئے پڑے تھے۔

Huria Malik Official

اس ساری تیاری کو دیکھ کر اس کی پیشانی پہ بل پڑے جبکہ سیاہ سرمئی آنکھیں جل اٹھیں۔

وہ دل جو رات سے ایک ان دیکھی طلب اور جذبات کی شدت سے جل رہا تھا اس پر اس کے اس عمل نے گویا مزید آگ بھڑکا دی تھی۔

وہ جو کبھی اس پر چلانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا اس پل اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اتنا چلائے کہ پرنیاں خیبر کی بے حسی، بے نیازی اور بے خبری کے بت پاش پاش ہو جائیں۔

Huria Malik Official

"یہ سب کیا ہے؟ "دروازہ کھلنے کی آواز پہ اس نے بنا مڑے سپاٹ لہجے میں استفسار کیا تو اپنے دھیان میں اندر آتی پرنیاں اس کے سوال پہ متوجہ ہوئی ہی تھی کہ اس کی گھٹنوں سے نیچے ٹانگوں کو برہنہ دیکھ کر بوکھلاتی مدہم سی چیخ مارتی دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں پہ دھر گئی۔

Huria Malik Official

اس کی چیخ پہ جواب کے منتظر یاور نے چونک کے رخ بدلا تو اس کو آنکھوں پہ ہاتھ دھرے کھڑے دیکھ کر اس کی پیشانی کے بل گہرے ہوئے۔

"یہ کیا طریقہ ہے؟میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے نا کہ ہائڈ اینڈ سیک کھیلنے کو کہا ہے؟ "وہ پہلے ہی ایک ان دیکھی آگ میں جھلس رہا تھا اس پہ مستزاد اس کے ایسے بے اختیارانہ انداز۔۔۔

Huria Malik Official

"آپ پہلے کچھ پہنیں۔پھر میں آپ کا سوال سن کے جواب دیتی ہوں۔ "اس کے اسی انداز میں کھڑے ہوتے جواب دینے پہ اس کا دماغ بھک سے اڑا۔

"واٹ دا ہیل آر یو سے انگ؟آنکھوں سے ہاتھ ہٹائیں اپنے اور مجھے اپنی اس حرکت کی وجہ بتائیں۔"اس کے لہجے میں اتنی سختی تھی کہ اس کے ہاتھ جلدی سے نیچے جا گرے جبکہ خوبصورت آنکھیں یک ٹک اس کے خوبرو چہرے پہ جمی ہوئی تھیں جو تنے ہوئے تاثرات سے اٹا ہوا تھا۔

Huria Malik Official

"جب میں اس کمرے میں آپ کی ب۔۔۔بیوی ہونے کی حیثیت سے رہتی ہوں تو یہ۔۔یہ کام کرنا میرا فرض ہے۔ "

اس کے چہرے کے تاثرات اور ماتھے کی پھولتی مخصوص رگ کو محسوس کرتے اس کے لفظ ٹوٹ رہے تھے۔

لیکن وہ اس وقت ہمت نہیں ہارنا چاہتی تھی کہ مسز گردیزی کی گفتگو نے اسے اس کی اہمیت باور کروا دی تھی۔

جبکہ اس کے الفاظ پہ یاور کو کمرے کی ہر شے اپنا دم گھوٹتی محسوس ہوئی جبکہ آنکھیں مزید جل اٹھیں۔

Huria Malik Official

ایک دم سے سینے میں غم و غصے کا ایسا طوفان اُمڈا تھا جو گویا ہر شے فنا کر دینے کو تیار تھا۔

"پھر تو آپ کے اور بھی فرائض ہیں۔میرا خیال ہے پہلے ان کو پورا کر لیتے ہیں کیونکہ آپ میری' بیوی 'جو ہیں۔ "اپنے اندر غضب کی ہونے والی توڑ پھوڑ کے برعکس وہ لہجے میں نامحسوس سی تلخی سمیٹے بھاری آواز میں بولتا اس کی طرف بڑھا تو پرنیاں کو اس کے ایسے الفاظ پہ ایک دم سے صورتحال کی سنگینی کا احساس ہوا۔

Huria Malik Official

اس کے اٹھتے قدموں کو دیکھتے اس کا رنگ پل میں فق ہوا تھا اور بڑے نامحسوس انداز میں اس کے قدم پیچھے کی طرف اٹھے تھے۔

"پ۔۔پلیز رک جائیں۔ "اس کے الفاظ، اس کا سپاٹ چہرہ، اس کا ہاتھ روب میں ملبوس مضبوط چھا جانے والا سراپا، اس کے اٹھتے قدم اور کمرے کی تنہائی نے اس کی سانسوں کو گویا

Huria Malik Official

مدہم کر دیا تھا اور اسے اپنے الفاظ کی انجام دہی پہ رونا آنے لگا۔

"ر۔۔رک جائیں پلیز۔می۔۔مم۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ "

جب فاصلہ بتدریج کم ہونے لگا تو اپنے عقب میں آنے والی دیوار کو دیکھ کر اس کی جان حلق میں آن سمٹی تھی جبکہ ٹانگیں گویا وزن سہارنے کے قابل نہ رہی تھیں۔

"ڈر کیوں رہی ہیں آپ؟بیوی ہیں آپ میری اور اپنے دیگر فرائض کی طرح میری خواہشات و ضرورت کا احترام کرنا

Huria Malik Official

آپ پہ فرض ٹھہرا نا۔ "بظاہر بڑے لاپرواہ و بے نیازانہ انداز مگر درحقیقت اندر کو جلا دینے والے انداز میں کہتے وہ اس کے اس قدر نزدیک آن ٹھہرا تھا کہ اس کی پر تپش سانسوں کی تپش اپنے ہونٹوں پہ محسوس کرتی پرنیاں کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔

"نن۔نہیں پلیز۔۔۔۔ "اس کے لب سرگوشی کی مانند سرسرائے تھے مگر وہ اس کی بے یقین خوفزدہ آنکھوں میں ٹھہرے آنسوؤں سے دانستاً بے پرواہی برتتا جب اس کے

Huria Malik Official

چہرے پہ مزید ایک انچ جھکا تو وہ روتے ہوئے جیسے چیخ اٹھی۔

"یاور م۔۔مت کریں پلیز۔آپ۔۔آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔میں کسی اور کے نکاح میں ہوں۔ "

اس کی خوف سے بھرپور آنسوؤں سے بھیگی آواز پہ اس نے شدت سے آنکھیں میچتے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں زور سے بھینچیں۔

Huria Malik Official

پھر اگلے ہی لمحے اس نے دائیں ہاتھ کی بھنچی ہوئی مٹھی زور سے اس کے چہرے کے ساتھ دیوار پہ ماری تو اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی۔

اس نے پھٹی پھٹی بھیگی آنکھیں کھول کے اسے دیکھا جس کی وحشت سے سرخ ہوتی سیاہ آنکھیں اسی پہ مرکوز تھیں۔

"جب آپ یہ سب جانتی ہیں تو کیوں میرے ضبط کا امتحان لے رہی ہیں؟ "اس کے چہرے سے نگاہیں ہٹائے بغیر اگلے ہی لمحے ایک دفعہ پھر اس نے وہی مٹھی دیوار پہ پوری قوت

Huria Malik Official

سے مارتے ہوئے وحشت زدہ لہجے میں استفسار کیا تو وہ
پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔

"یا۔۔یاور پلیز۔۔۔"روتے روتے اس نے کپکپاتے ہاتھ بڑھا
کے اس کی زخمی ہتھیلی جھکڑی تو اسے جیسے کرنٹ سا لگا تھا۔
اس نے فوراً اپنی ہتھیلی کھینچنی چاہی مگر وہ ہاتھ' پرنیاں خیبر '
کے تھے۔

ان ہاتھوں میں سے' یاور گردیزی 'اپنی ہتھیلی کیسے کھینچ سکتا
تھا؟؟

Huria Malik Official

"مم۔۔میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا ہے۔ م۔۔مجھے یہاں رہنا ہے۔میں یہاں سب کی نظر میں آپ کی بیوی ہوں اور یہ سب میرے فرض ہیں۔خدا کے لیے مجھے سمجھیں۔ "اس کی ہتھیلی ہولے سے کھولتی وہ سسکتے لہجے میں بولی تو اس کے بھڑکتے دل کو گویا ساکت کر گئی۔

اس نے ایک لمحے کو آنکھیں زور سے میچنے کے بعد کھولیں اور پھر اسے دیکھا جو اس کی ہتھیلی سے بہتا خون اپنے دوپٹے سے روک رہی تھی۔

Huria Malik Official

"آنکھیں صاف کریں اپنی۔ "اس کی بہتی آنکھوں کو دیکھتے اس نے بھاری لہجے میں کہا تو اس نے نظریں اٹھا کے اسے دیکھا تو اس کی آنسوؤں سے تر آنکھیں ایک بار پھر سے اسے اپنے ساتھ باندھنے لگیں۔

"پلیز۔ "اس کے ہونٹ پھر سے سرسرائے تو اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے۔

Huria Malik Official

"میں بینڈیج کر دیتی ہوں۔ "اس کا ہاتھ یونہی تھامے وہ بولی تو اس نے دوسرا ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرتے ہوئے گویا خود پہ قابو پایا تھا۔

"اوکے۔ "وہ اس وقت وہ آنکھیں مزید نم نہیں دیکھ سکتا تھا اس لیے دل کی کیفیت کو دانستاً فراموش کیے اس کے جھکے سر کو دیکھنے لگا جو اسے ساتھ لیے بیڈ پہ اپنی ہی جانب بیٹھی اب فرسٹ ایڈ باکس سامنے رکھے اس کے ہاتھ کو صاف کرنے کے بعد اس پہ پٹی باندھ رہی تھی۔

Huria Malik Official

"آپ فریش ہو لیں۔آپ کے کپڑوں پہ خون لگ گیا ہے۔ "

چند منٹوں بعد جب وہ فارغ ہوئی تو اس نے اسے ہدایت دی اور خود اپنے وہی کپڑے اٹھا کے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھنے لگا۔

"آپ پینٹ پہن کے آ جائیں۔آپ کا ہاتھ زخمی ہے۔ میں آپ کی ہیلپ کر دوں گی۔ "اس کے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتے قدم اس کی جھجھکتی آواز پہ تھمے۔

Huria Malik Official

وہ بنا کچھ کہے یونہی ہاتھ روب میں ملبوس اس کی سمت پلٹا اور اس کے بالکل سامنے آن ٹھہرا تھا۔

"مجھے فرشتہ ہرگز نہ سمجھیں باخدا بندہ بشر ہوں۔ میں آپ کے سامنے اپنی ذات فراموش کر بیٹھتا ہوں اس لیے میرے جذبات کو اتنا مت ابھاریں کہ میں یہ بھی فراموش کر دوں کہ آپ میرے پاس امانتاً موجود ہیں۔" اس کی اخروٹی رونے کے باعث گلابی ہوتی پرکشش آنکھوں میں جھانکتا وہ گھرے

Huria Malik Official

لہجے میں اس پر بہت کچھ باور کرواتا اس کے روئیں روئیں کو حیا و شرم کے احساس سے جھنجھنا کے رکھ گیا۔

دہکتے ہوئے سرخ چہرے اور تپتی ہوئی لووں کے ساتھ اس نے اس کے ڈریسنگ روم کی طرف مڑتے قدموں کو دیکھا اور پھر بیڈ پہ جیسے ڈھے سی گئی۔

"یا خدا "!وہ ابھی تک یاور کے کیے گئے انکشاف کے زیرِ اثر تھی۔

Huria Malik Official

"میں آپ کے سامنے اپنی ذات فراموش کر بیٹھتا ہوں۔ "

جن احساسات کو وہ ایک سیاستدان کی چند روزہ محبت سمجھی تھی وہ کیا روپ دھار بیٹھے تھے۔

اور ان احساسات کا اصل روپ اس کے حواس معطل کر گیا تھا۔

Huria Malik Official

پرنیاں خیبر کو' خیبر حویلی 'سے بھاگ کے گئے ہوئے دو ماہ ہونے والے تھے اور ان لوگوں نے اپنے علاقے کا چپہ چپہ چھان مارا تھا۔

اور شہر میں بھی ہر مشکوک بندے کو انہوں نے چیک کر لیا تھا مگر وہ تھی کہ مل ہی نہ پا رہی تھی۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس لڑکی کو آسمان کھا گیا ہے یا زمین نگل گئی ہے۔" اپنے فلیٹ پہ موجود شیراز لاکھانی اپنے دوستوں کے بیچ بیٹھا اپنے طیش کا اظہار کر رہا تھا۔

Huria Malik Official

"نہ آسمان نے نگلا ہے نہ زمین نے کھایا ہے۔ اس لڑکی کو کسی کی سپورٹ ملی ہے۔ کیونکہ اگر وہ شہر کے کسی بھی ہاسٹل میں نہیں ہے کسی جاننے والی کے پاس بھی نہیں ہے تو مان لے کہ کسی نے اسے سپورٹ کیا ہوا ہے۔ "اس کا ایک دوست سگریٹ کے گہرے کش لگاتا ہوا بولا تو اس کا غصہ دوبالا ہونے لگا۔

"کون سپورٹ کرے گا اس سالی کمینی کو؟اس کی ماں بہنوں کو میں اچھے سے چیک کر چکا ہوں اور ویسے بھی ان میں اتنی

Huria Malik Official

ہمت نہیں ہے۔ کالج میں اس کی ایسی دوستیں ہیں ہی نہیں جو ایسے پھڈے میں ٹانگ اڑائیں۔ "وہ شراب کے گھونٹ بھرتا اپنے غصے کو ٹھنڈے کرنے کی کوششوں میں تھا۔

"پھر اب اُس شیخ کا کیا کرے گا جس سے کروڑوں کا مال لیا ہے تونے فقط اس بلبل کا لالچ دے کر۔"اس کا ایک دوست کمینگی سے بولا تو اس کے چہرے پہ خباثت پھیلنے لگی۔

"شیخ کو واپس آنے میں ایک مہینہ ہے۔اس ایک مہینے میں اسے بھی ڈھونڈ نکالوں گا اور اس شیخ کو بھی مزید الو بنا لوں

Huria Malik Official

گا۔ "اس کے چہرے کی خباثت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

"کیسے ڈھونڈے گا؟ "دوسرا دوست بولا تھا۔

"جب وہ کمینی بھاگی تھی تب ایک سیاستدان کی گاڑی وہاں کچھ دیر ٹھہری تھی۔ پہلے تو میں نے سیریس نہیں لیا کہ پولیس نے کہا وہ اپنی بیوی کو لینے گیا تھا لیکن اب نجانے کیوں ہر طرف سے ناکامی ملنے کے بعد میرا شک اس کی طرف ہی جا رہا ہے کیونکہ ابھی تک اس منسٹر کے بیٹے کی شادی کی نہ خبر وائرل ہوئی ہے نہ اس کی کوئی اطلاع۔اس

Huria Malik Official

لیے مجھے لگتا ہے کہ اس سالی کا حسن دیکھ کے وہ آدمی اسے ساتھ لے گیا ہے تاکہ باقی سیاستدانوں کی طرح اپنی راتیں رنگین کر سکے۔اب مجھے یہ آخری شک دور کرنا ہے۔ "

گراوٹ سے بھرپور لہجے میں بولتا وہ شراب کے گھونٹ بھرے جا رہا تھا جس کے باعث آنکھوں میں خماری بڑھنے لگی تھی۔

"کمینی اس سالے کی راتیں دو مہینے سے رنگین کر رہی ہو گی مگر مجھے اتنے سال تر۔۔۔ترساتی رہی ہے اور اب جب میں

Huria Malik Official

نے شیخ کی ر۔۔۔اتیں رنگین کرنے کو کہا تو۔۔۔حرامزادی ب۔بھاگ گئی۔ "نشے کے باعث اس کے لفظ ٹوٹ رہے تھے لیکن خباثت تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔

اور یہ مزید بڑھنے والی تھی کہ اس کا جگری دوست ریڈ لائٹ ایریے سے اس کے سکون کا انتظام لینے گیا تھا۔

"ویسے شیرازی تیری ہمت کو داد دینی پڑے گی جو اپنی منکوحہ کو شیخ کے سامنے پیش کرنے کے بعد ہمیں بھی لارے لگا رکھے ہیں۔ "اس کے ایک دوست نے نشہ آور

Huria Malik Official

پاوڈر ہتھیلی پہ رکھتے ہوئے کمینگی سے کہتے ہوئے آنکھ دبائی تو اس نے حقارت سے ایک طرف تھوکا۔

"منکوحہ۔۔آخ تھو۔۔۔وہ سالی میری۔۔۔میرے غصے کا فائدہ اٹھاتی مجھ سے ایک دن ط۔۔۔۔طلا۔۔۔۔۔ "بولتے بولتے اس کے لفظ مزید ٹوٹنے لگے اور وہ ایک طرف لڑھکنے لگا مگر تبھی دروازہ کھلا اور ایک طرحدار لڑکی نازیبا سا ڈریس پہنے اندر داخل ہوئی تو سب کی توجہ اس بھاگی ہوئی پرنیاں خیبر سے اس کی طرف مبذول ہو گئی۔

Huria Malik Official

اور پھر کچھ ہی پلوں میں اس کمرے میں گراوٹ اور پستی سے گرے نفوس کا گھٹیا سا کھیل شروع ہو چکا تھا جبکہ باہر بھیگتی رات ان سیاہ رازوں کو چھپائے بیتتی جا رہی تھی۔

بڑے دنوں کے بعد آج' گردیزی مینشن 'کے سٹنگ ایریے میں سب کی محفل جمی ہوئی تھی۔

Huria Malik Official

کیونکہ آج مسز گردیزی بھی جلدی واپس آ چکی تھیں اور خلافِ روٹین وہ بھی سفیر کے ساتھ ساڑھے سات بجے ہی واپس آ گیا تھا۔

اور اس وقت سارے ہی ہال میں کچھ صوفوں اور کچھ فلور کشنز پہ براجمان تھے۔

جس وقت سیاہ ٹراوزر و ٹی شرٹ میں ملبوس یاور ہال میں پہنچا تھا اس وقت وہ سنگل صوفے پہ بیٹھی تھی اور یاور کو جگہ کے لیے ادھر اُدھر دیکھتا پا کے شایان)جو کہ امتثال اور ماما

Huria Malik Official

کے ساتھ عصر ٹائم وہاں آیا تھا (نے اس کا ہاتھ تھام کے اسے پرنیاں کی طرف دھکیلا تو وہ فلور کشن سے پیر اٹکنے کے باعث اس کے ساتھ صوفے پہ بیٹھنے کی بجائے اس کے پیروں کے پاس فلور کشن پہ اس انداز پہ گرا تھا کہ اس کا بایاں ہاتھ پرنیاں کی آغوش جبکہ دایاں ہاتھ اس کی ٹانگ کو تھام چکا تھا۔

یہ سب اس قدر اچانک اور تیزی سے ہوا تھا کہ وہ خود بھی بونچکا رہ گیا تھا مگر جیسے ہی اس کو سمجھ آئی وہ شایان کی طرف مڑنے ہی والا تھا کہ پرنیاں کے چہرے کے فق

Huria Malik Official

تاثرات دیکھ کر اس کی توجہ اپنے ہاتھوں پہ گئی تو اس نے فوراً سے بیشتر اس کی آغوش سے اپنا ہاتھ ہٹایا تو اس نے رکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔

"شایان!شرم کیا کرو۔ اگر لگ جاتی اسے تو پھر؟ "وشمہ پھپھو نے فوراً بیٹے کو لتاڑا۔

جبکہ مسز گردیزی کی توجہ اپنے بیٹے پہ تھی جو سنبھلنے کے باوجود فلور کشن سے اٹھنے کی بجائے وہیں سیدھا ہوتا اس

Huria Malik Official

انداز میں بیٹھ گیا کہ اس کا سر پرنیاں کے گھٹنوں سے ایک انچ کے فاصلے پہ تھا۔

"ایویں لگ جاتی۔ آپ کے لاڈلے کو بیوی کے قدموں میں بیٹھنے کا موقع دیا ہے دیکھیں مجال ہے جو اس کے ماتھے پہ شکن آئی ہو۔ "اس نے شرارت سے ان دونوں کی طرف اشارہ کیا تو جواباً جہاں وہ خجالت کا شکار ہوئی وہیں اس نے بے دریغ اسے گھورا تھا۔

Huria Malik Official

"آپ یہاں آ جائیں۔ "اس نے جلدی سے اٹھنے کی کوشش کرتے اسے صوفے پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا لیکن اس نے جواباً سرعت سے اس کی گھٹنے پہ ہلکا سا ہاتھ رکھتے اسے وہیں تھمنے کا اشارہ دیا۔

"بیٹھی رہیں آپ۔میں یہاں ٹھیک ہوں۔ "اس کی گھمبیر آواز پہ جہاں سب اشتیاق سے مسکرانے لگے وہیں شایان اور حماد کی معنی خیز' اوہو 'بلند ہوئی تھی۔

Huria Malik Official

"اب اگر تمہاری زبان کھلی تو مجھے تمہاری ساس اور بیوی کے سامنے تمہارے دانت توڑتے ہرگز شرمندگی نہیں ہو گی۔ "

اس کے کھلتے ہونٹوں کو محسوس کرتا وہ اپنے مخصوص انداز میں بولا تو سب سے بلند قہقہہ رملہ اور وشمہ پھپھو کو تھا۔

جسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے شایان نے منہ بچلا کے اسے دیکھا۔

"تمہیں کچھ نہیں کہہ رہا تھا میں۔میں تو بھابھی بیگم کو کہنے لگا تھا کہ جب آپ کا یہ پکی عمر کا شوہر آپ کے قدموں میں

Huria Malik Official

بیٹھ ہی گیا ہے تو اس کے سر ہی دبا دیں شاید تب ہی تمہارے ماتھے کی تیوریاں کم ہو جائیں۔ "وہ منہ پھلا کے جس انداز میں بولا تھا کہ سب کے ساتھ ساتھ پرنیاں کی بھی ہنسی چھوٹ گئی۔

جسے محسوس کرتے یاور نے ہلکی سی گردن گھما کے اسے دیکھا جس کے یوں ہنسنے پہ اس کے موتیوں جیسے چمکتے دانت اسے بے خود کرنے لگے تھے۔

Huria Malik Official

اس کی نگاہوں کا ارتکاز محسوس کرتی پرنیاں کی ہنسی یکلخت تھمی اور وہ اپنے سرخ چہرے پہ ہاتھ رکھتی ہولے سے منمنائی۔

"سوری۔" آہستگی سے کہتے ہوئے جب اس کی نظر اس کی پیشانی کے مخصوص بل پہ پڑی تو ایک دفعہ پھر شایان کی بات یاد کر کے اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ چیخ گئی جس کا ازالہ کرنے کو اس نے جلدی سے اپنا بایاں ہاتھ اس کے گھنیرے بالوں میں الجھا دیا تھا۔

Huria Malik Official

"دیکھا؟ "اس کے ہاتھ کا رکھنا تھا کہ شایان پرجوش انداز میں چیختا سب کو جتانے والے انداز میں دیکھنے لگا۔

"مسز حمزہ اگر آپ بھی اپنے شوہر کو یوں قدموں میں بٹھانا چاہتی ہیں تو بتایئے؟ "اس نے یونہی شرارتی انداز میں آیت بھابھی کی طرف رخ کیا جو حمزہ کے پہلو میں براجمان تھی۔

"بٹھانا تو چاہتی ہوں لیکن میرا شوہر یاور بھائی کی طرح مجھ پہ ایسا دیوانہ نہیں ہے ناں جو یوں قدموں میں بیٹھا رہے گا۔ "

Huria Malik Official

اس نے مصنوعی تاسف سے کہتے ہوئے اپنے شوہر کی طرف دیکھا جو اس کی شرارت پہ سر نفی میں ہلا رہا تھا۔

"بالکل کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ تم سر میں ہاتھ پھیرنے کی بجائے بال نوچ لو گی۔ "اس نے جوابی کاروائی کی تو وہ جھینپ گئی۔

"آیت بھابھی دیکھ لیں آپ کی ایک دن کی بے ساختگی آپ کو ہر موقع پہ یاد دلوائی جاتی ہے۔ "رمشہ نے آیت کی

Huria Malik Official

طرف دیکھتے ہوئے کہا جس نے ایک دفعہ سوتے میں غلطی سے حمزہ کے بال کھینچ ڈالے تھے۔

"بالکل اسی وجہ سے میں اپنی بیوی کو سمجھاتا ہوں ہمیشہ میرے ساتھ رومینٹک رہا کرو تاکہ تمہیں جب یاد کروانے لگوں تو کچھ فائدہ بھی ہو۔ "رمشہ کی بات پہ شایان نے رملہ کو دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے ٹکڑا لگایا تو وہ سر تا پا جھنجھنا سی اٹھی۔

Huria Malik Official

اس نے فوراً پاس بیٹھی وشمہ پھپھو کے کندھے میں سر چھپایا تھا۔

"بکواس کم کیا کرو۔" اس کی نرم و نازک انگلیوں کی سرسراہٹ بالوں میں محسوس کرتے یاور نے پاس پڑا کشن شایان کی طرف اچھالا جو اس نے ہنستے ہوئے کیچ کیا تھا۔

"اس بکواس کو چھوڑو۔ تم میرے شکر گزار ہو۔" اس کے چہرے کو دیکھتا وہ معنی خیزی سے بولا تو اس کا مطلب سمجھتی پرنیاں جھینپ گئی۔

Huria Malik Official

لیکن وہ اپنا ہاتھ نہ کھینچ سکی کیونکہ وہ محسوس کر سکتی تھی کہ سب کی نوک جھونک انجوائے کرتیں مسز گردیزی کی ساری توجہ ان دونوں کے تاثرات پہ مرکوز تھی۔

تبھی وہ اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے سر پہ بایاں ہاتھ رکھے ہولے ہولے انگلیاں سرسرا رہی تھی جس کا چہرہ اس کے بائیں گھٹنے سے بچ ہوتا اس کو جھلسا رہا تھا۔

Huria Malik Official

"آپ لوگ ہنی مون کے لیے کب پلان کر رہے ہو؟ "ان سب کی گپ شپ یونہی جاری تھی جب مسز گردیزی نے انہیں اچانک مخاطب کیا تو وہ ایک دم سے چونک گئے۔

ان کی نگاہیں ایک دم سے ایک دوسرے سے ٹکرائی تھیں اور پھر ان آنکھوں میں پلک جھپکنے میں بہت کچھ کہا سنا گیا۔

"کچھ دنوں تک پلان کر لیں گے۔ابھی میں تھوڑا سا بزی ہوں۔ ہفتہ ڈیڑھ تک فائنل کر لیں گے۔ "یاور نے سوچ کے نارمل لہجے میں جواب دیا تو ہلچل سی مچ گئی۔

Huria Malik Official

"ابھی بھی ہفتہ ڈیڑھ۔ ناٹ فیئر یار۔پہلے ہی دو مہینے سے تمہارے فارغ ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔یہی دن ہوتے ہیں اور تم بھابھی کی بجائے کام کو لے کے بیٹھے ہو۔بھابھی ناراض بھی ہو سکتی ہیں۔"حمزہ نے اسے فوراً ٹوکا کہ ان کا اتج گیپ بہت کم تھا مگر وہ شایان کی طرح اس کے ساتھ لفظی جنگ میں اتنا کلوز نہ تھا۔

Huria Malik Official

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔یہ کام سے فری ہو جائیں تو ہم چلے جائیں گے۔ "اپنی طرف بات کا رخ پلٹتا دیکھ کہ وہ جلدی سے بولی تھی۔

"یہ کون؟ "آیت نے فوراً شرارتی انداز میں پوچھا تو وہ ہلکا سا جھینپ گئی۔

"آپ کے بھائی۔ "وہ جھینپی سی آواز میں بولی تو اس کا دل سینے میں ہچکولے کھانے لگا۔

Huria Malik Official

"چلیں چھوڑیں ہمارے بھائی کو۔ یہ بتائیں آپ کہاں جانا پسند کریں گی ہنی مون پہ؟ "شایان اشتیاق سے پوچھتا ان لوگوں کے قریب کھسکا جبکہ وہ اس کا سوال سنتی شرم سے سرخ ہوئی تھی۔

اور وہ بنا دیکھے اس کی کیفیت کو سمجھتا اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کا ہاتھ پکڑتا اپنے ساتھ اسے بھی کھڑا کر گیا۔

Huria Malik Official

"میرے خیال میں یہ ہم دونوں کو ڈسکس کرنا چاہیے۔ "

سکون سے کہتے ہوئے اس نے اسے ساتھ لیے جانے کے لیے قدم بڑھائے تو ایسی ہو ہا مچی کہ الامان۔

"زن مرید کے اوپرے درجے کو کراس کر رہے ہیں آپ یاور گردیزی صاحب۔ "شایان نے انہیں جاتے دیکھ کے عقب سے شوخ لہجے میں ہانک لگائی۔

"اور اگر آج کے بعد تم نے ان کو تنگ کیا تو میں غنڈہ گردی کے بھی اوپرے درجے کو کراس کر جاوں گا۔ "بنا

Huria Malik Official

مڑے اس نے بے نیاز سے انداز میں جواب دیا تو وہ اس کی پشت کو گھور کے رہ گیا۔

جو مسز گردیزی کو اشارہ کر گیا تھا کہ اس نے پیکنگ کرنی ہے اس لیے وہ اٹھ گئے تھے۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے جب وہ سب کی نگاہوں سے اوجھل ہوئے تو یاور نے بڑی آہستگی سے اپنے ہاتھ میں موجود اس کے ہاتھ کو چھوڑ دیا۔

Huria Malik Official

اس کی اس حرکت پہ وہ بنا چونکے سیدھ میں چلتی رہی کیونکہ یہ اکثر ہوتا تھا۔

پہلی دفعہ جب وہ ایسے ہی سب کے سامنے اس کا ہاتھ پکڑ کے اوپر آیا تھا تو اس نے سب کی نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہی اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے کھینچ لیا تھا۔

اس کے بعد اگر وہ اس کا ہاتھ تھام کے اوپر آتا تو اس سے پہلے ہی اس کا ہاتھ آہستگی سے چھوڑ دیتا تھا اور وہ جیسے اس چیز کی عادی ہو چکی تھی۔

Huria Malik Official

کمرے میں آتے ہی وہ سیدھا وارڈروب کی جانب بڑھا اور
اپنی ضرورت کی چند چیزیں نکالنے لگا کہ 'گردیزی ولا 'میں
اس کے کپڑے اور باقی سب چیزیں موجود تھیں لیکن پھر
بھی وہ سیف سائیڈ کے طور پہ کچھ ضروری چیزیں لے کر
نکلتا تھا۔

"مجھے بھی اپنے ساتھ اس دفعہ لے جائیں گے آپ؟ "اپنی
چیزیں بیڈ پہ رکھے وہ روم سے ملحقہ سٹڈی روم سے اپنی

Huria Malik Official

فائلز لینے جا رہا تھا جب اس کی آواز پہ اس نے گردن گھما کے اسے دیکھا۔

جو پرپل کلر کے گرم سوٹ پہ فینسی شال کندھوں پہ اوڑھے، بالوں کو کیچر میں جکڑے، ہلکی پھلکی سی جیولری پہنے، پیروں میں بند سلیپرز پہنے صوفے کی ہتھی پہ بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"خیریت؟ "وہ واپس اس کی طرف مکمل طور پہ مڑ چکا تھا۔

Huria Malik Official

"وہ۔۔۔" وہ اب اسے کیا بتاتی کہ مسز گردیزی کے سوالات کس نوعیت کے ہو چکے تھے اور ان کی اپنے وجود کو کھوجتی نگاہیں اسے کیسے پانی پانی کر دیتی تھیں۔

"کسی نے کچھ کہا ہے آپ سے؟" اس کی ہچکچاہٹ دیکھ کر وہ فوراً چوکس ہوا تھا۔

"نن۔نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ میرا دل کر رہا ہے۔" اس نے اس قدر تیزی سے بات بنائی کہ وہ اسے دیکھ کے رہ گیا۔

Huria Malik Official

"کس بات کا دل کر رہا ہے؟ میرے پاس رہنے کے لیے یا میرے ساتھ جانے کے لیے؟ "اس کی سٹپٹاہٹ دیکھتے ہوئے اس نے سکون سے ہاتھ سینے پہ لپیٹتے ہوئے گھمبیر لہجے میں استفسار کیا تو اس نے جلدی سے سر اثبات میں ہلایا۔

"دونوں باتوں پہ۔ آپ کے پاس رہنے کے لیے اور آپ کے سا۔۔۔۔۔ "روانی سے بولتے ہوئے اسے جیسے اپنے الفاظ کی ادائیگی کا اندازہ ہوا تھا۔

Huria Malik Official

وہ تیزی سے زبان دانتوں تلے دباتی، شرمندگی سے اسے تکنے لگی جس کی نگاہیں پر تپش سے انداز میں اسی پہ گڑھی تھیں۔

اور پھر اس کے اٹھتے قدم دیکھ کر اس کا دل اچھل کے حلق میں آن اٹکا تھا۔

"میرے بندہ بشر ہونے پہ کوئی شک و شبہ ہے آپ کو جو ثبوت مانگنے کو ایسی بے اختیاریاں کرتی ہیں آپ؟ "اس کے بے حد نزدیک آ کے ٹھہرتا وہ ایک ہاتھ اس کے پیچھے

Huria Malik Official

صوفے کی پشت پہ ٹکاتا اس پہ جھکا تو اس کی بوجھل سانسوں کی تپش سے اسے اپنی پیشانی سلگتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"نن۔نہیں۔ "وہ بمشکل گویا ہوتی اپنے ہونٹوں کو دانتوں سے کچلنے لگی تو اس کا دل جیسے ضبط کا دامن چھوڑنے لگا۔

اس نے دوسرا ہاتھ آگے بڑھایا اور اس کی چھٹی چھٹی نگاہوں سے بے نیاز وہ اس کے چمکتے دانتوں کی گرفت سے اس کا گلابی ہونٹ آزاد کرتا اسے اپنے انگوٹھے سے سہلانے لگا۔

Huria Malik Official

جبکہ اس کے اس بے اختیارانہ عمل اور ہونٹ پہ محسوس ہوتے نرم گرم لمس پہ اس کا پورا وجود جیسے کپکپا اٹھا تھا۔

وہ اسے روکنا چاہتی تھی، اسے ٹوکنا چاہتی تھی لیکن وجود گویا پیرالائز ہو چکا تھا۔

اس کی ساری جان اس وقت اس کے ہونٹ میں آن سمٹی تھی جو اس کی جان لیوا گرفت میں تھا۔

"حق ہوتے ہوئے حق نہ جتا پانے کی اذیت آپ نہیں سمجھ سکتی ہیں۔اس لیے آج کے بعد ہو سکے تو میرے حق پہ اجارہ

Huria Malik Official

داری مت کیجیے گا۔ "اس کے ہونٹوں کے بالکل پاس اپنے خوبصورت ہونٹ لاتا وہ اس قدر بھاری لہجے میں بولتا اس کے چہرے کو دہکا سا گیا۔

اس پہ مستزاد اس کے گہرے الفاظ اور اس قدر نزدیکی۔

وہ اگر کھل کے سانس لیتی یا زرا سا بھی بولنے کی کوشش کرتی تو اس کے لب اس کے لبوں سے ٹکراتے ساری حد بندیاں کراس کر جاتے۔

Huria Malik Official

اور انہی حدبندیوں کا احساس اس کی آنکھیں نم کر گیا۔جنہیں دیکھ کر وہ گہری سانس بھرتا ہوا اس سے فاصلے پہ ہوتا رخ موڑ گیا تھا۔

"میں وہاں جا کے بے حد مصروف ہو جاتا ہوں۔بعض اوقات رات میں' ولا 'واپس نہیں آتا اس لیے آپ وہاں ریلیکس فیل نہیں کریں گی اکیلے۔"رخ موڑ کے وہ خود کو کمپوز کرتا اس ماحول کی انٹینسٹی کو کم کرنے کی سعی کرنے لگا۔

Huria Malik Official

"مما کی کال آئی تھی کہہ رہی تھیں کہ اُس کی چوٹیں اور زخم بہتر ہو گئے ہیں۔اور وہ پھر سے وہی کرنا چاہتے ہیں جو دو ماہ پہلے کر رہے تھے۔ "اس نے دھیان بٹتے ہی یاد آنے پر اسے کہا جو سٹڈی روم کے دروازے کے پاس پہنچتا اس کی طرف مڑا۔

Huria Malik Official

"وہ ایسا کچھ نہیں کریں گے کیونکہ اب ان کی توجہ کا مرکز میں ہوں۔ "اس کے سپاٹ سے لہجے میں دیے گئے جواب پہ وہ جی جان سے ٹھٹھکی۔

"کیا مطلب؟آپ کیوں؟ "اس نے بے چینی سے اسے دیکھا جس کے ہاتھ میں فائلز تھیں جو وہ سٹڈی روم سے لے کر آیا تھا۔

Huria Malik Official

"کیونکہ میرے پاس آپ ہیں۔ "اس کے ٹھہر ٹھہر کے بولے گئے الفاظ پہ وہ ٹھٹھک گئی اور پھر اسی انداز میں سن سی ہو گئی۔

"ت۔۔۔تو اب سب کو پتہ چل جائے گا۔ "اس کے لہجے میں خوف پنپنے لگا۔

"سب کو وہی پتہ چلے گا جو میں چاہوں گا۔ میں ایک بار پھر سے آپ کو کہہ رہا ہوں کہ جب تک زندہ ہوں آپ کی

Huria Malik Official

عزت، جان اور وقار پہ کوئی حرف نہیں آئے گا۔ "فائلز بیڈ پہ اچھال کے وہ مکمل اس کی طرف متوجہ ہوتا اس کی گہری آنکھوں میں دیکھتا مضبوط لہجے میں بولا تو ایک نامحسوس سا سکون اس کے اندر سرائیت کرنے لگا۔

وہ اسے شکریہ کہنا چاہتی تھی لیکن جانتی تھی کہ اس کے کیے گئے احسانات کے بدلے یہ لفظ کچھ بھی نہیں ہے اس لیے چپ سی ہوتی وہ اٹھی اور اس کے سوٹ کیس میں اس کی رکھی گئی چیزیں ایک ترتیب سے رکھنے لگی۔

Huria Malik Official

ـــ

ــــ

"آپ کی پیشن گوئی سچ ثابت ہو رہی ہے سر؟ آپ کے سوشل سرکل پہ بڑی گہری نظر رکھی جا رہی ہے تاکہ کسی ایک کو ٹارگٹ کر کے نیوز لیک کی جا سکے۔" ڈرائیو کرتے سفیر نے فرنٹ سیٹ پہ براجمان یاور سے کہا۔

Huria Malik Official

"اور اس نیوز سے پہلے مجھے میڈیا کے ساتھ خود ایک کانفرس کرنی ہو گی تمہاری میم کے ساتھ۔"پیشانی کو انگوٹھے سے مسلتے ہوئے اس نے جواباً کہا۔

"آپ پریشان ہیں؟ "سفیر نے اس کا وجیہہ چہرہ دیکھا۔

"اونہوں۔۔میں پریشان نہیں ہوں۔میں صرف اس مَیس کے بارے میں سوچ رہا ہوں جو وہ لوگ انہیں دیکھ کر پھیلائیں گے۔ کہ اگرچہ میں میڈیا پہ انہیں' پرنیاں سکندر '

Huria Malik Official

کہہ کے متعارف کرواتا ہوں لیکن ان کا چہرہ ان کو کسی شک و شبہہ میں تو رہنے نہیں دے گا۔ "وہ جیسے اس پلان کے سارے سائیڈ افیکٹس کو جانچ رہا تھا۔

"پھر آپ کانفرس کرنے کی بجائے کسی اور طریقے سے میم اور اپنی شادی کے متعلق اناونس کر دیں۔ "سفیر نے اس کے ذہن میں آتے مبہم خیال کو زبان دی تو اس نے پرسوچ انداز میں سر ہلاتے ہوئے مسز گردیزی کا نمبر ملایا۔

Huria Malik Official

"السلام علیکم!یاور گردیزی سپیکنگ۔ "اس کا خوبصورت لب و لہجہ گونجا۔

"وعلیکم السلام!کیسے ہو آپ؟ "دوسری جانب وہ گرمجوشی سے بولی تھیں۔

"الحمداللہ!آپ ٹھیک ہیں؟ "اس نے ایک نظر سائیڈ ویو مرر پہ ڈالی۔

"الحمداللہ۔ "

Huria Malik Official

"مام!مجھے ایک ڈنر میں جانا ہے تو آپ ان کو تیار کروا دیں۔ان کا نمبر آف ہے۔ "بنا کوئی تمہید باندھے اس نے سیدھے سبھاو مدعا بیان کیا۔

اور دانستاً اس کا نمبر آف ہونے کا جھوٹ بولا کیونکہ وہ مسز گردیزی کی زیرِ نگرانی اسے تیار کروا کے لے جانا چاہتا تھا کہ تاکہ وہ الرٹ ہو سکیں۔ اور اچانک آنے والی نیوز سے پریشان نہ ہوں۔

Huria Malik Official

"پرنیاں کے ساتھ جانا ہے؟ "وہ ہلکا سا چونکی تھیں اور ساتھ ہی چیئرمین صاحب سے معذرت کر کے سائیڈ پہ ہوئی تھیں۔

"جی۔ "اس نے یک لفظی جواب دیا۔

"اوکے مطلب کہ تم اگلے مرحلے کے لیے یقیناً کچھ سوچ چکے ہو۔ "انہوں نے رسانیت سے کہا تو اس نے ہنکارا بھرتے انہیں خدا حافظ کہا اور سفیر کو مزید چند ہدایات دیتا ہوا اب کی بار حاکم کا نمبر ملانے لگا۔

Huria Malik Official

"ساڑھی؟ "اس نے آنکھیں پھیلا کے ایک نظر اُسے اور پھر سامنے پڑے باکس میں موجود ساڑھی کو دیکھا۔

"کیا ہوا پہلی دفعہ دیکھی ہے؟ "رملہ نے اس کی حالت دیکھ کر شرارتاً کہا۔

Huria Malik Official

"یہی سمجھ لو۔میں نے ایسا خطرناک لباس کبھی نہیں پہنا۔ "

اس نے جھرجھری لینے کے سے انداز میں کہا تو رملہ اور آیت دونوں ہنس دیں۔

"خطرناک لباس سے کیا مطلب ہوئی؟ "آیت نے ہنسی روکتے ہوئے استفسار کیا۔

Huria Malik Official

"سب سے پہلے تو اسے پہننا باندھنا مشکل، پھر اسے کیری کرنا مشکل اور۔۔۔۔۔۔ "وہ اسی انداز میں بوک رہی تھی جب آیت نے اس کی بات قطع کی۔

"اور سب سے بڑی بات ساڑھی پہن کے شوہروں کے جذبات جاگنے کا ڈر ایک طرف جو ساڑھی کی فالیں دیکھ کر مچل اٹھتے ہیں۔ "اس کے معنی خیز انداز پہ اس کے گال فوراً سرخ ہوئے تھے۔

Huria Malik Official

کہ جس انسان سے وہ اپنے تئیں کوئی تعلق نہ بنائے بیٹھی تھی، اس شخص کے نام پر اس کے کمرے، اس کے گھر میں اس کے حوالے سے کی گئی چھیڑ چھاڑ اسے عجیب سے احساسات سے دوچار کر دیتی تھی۔

"آپ اپنا پرسنل ایکسپیرینس شیئر کر رہی ہیں۔ "سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اس نے آیت کو کہا تو رملہ اس کا چہرہ دیکھ کر اپنی ہنسی کنٹرول کرنے لگی۔

Huria Malik Official

"بالکل اور تم دونوں کو الرٹ کر رہی ہوں۔ "وہ کندھے اچکاتی اطمینان سے بولی تو وہ اسے دیکھ کے رہ گئیں۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں یہ نہیں باندھ سکتی پلیز۔ "وہ یاور کے سامنے یہ ساڑھی نہیں پہن سکتی تھی۔

"کیا خرابی ہے اس ساڑھی میں؟ "رملہ نے آنکھیں پھیلا کے اسے ہلکا سا گھور کے ساڑھی باکس سے باہر نکالی۔

Huria Malik Official

ہلکے پرپل اور پنک کلر کی سلک کی انتہائی نفیس اور سادہ سی ملائم سی ساڑھی، جس کا پنک کلر کا بلاوز انتہائی دیدہ زیب تھا۔

بظاہر اس ساڑھی میں کوئی برائی نہ تھی، کہنیوں تک بلاوز کے بازو اور گول گلے کے ساتھ سادہ سا بلاوز توجہ کھینچ رہا تھا۔

مگر اس بلاوز کا پچھلا گہرا گلا اور اس کی پشت پہ بندھی ڈوریاں سب سے زیادہ ناقابلِ برداشت تھیں۔

Huria Malik Official

"میں ایسے بلاوز کے ساتھ ڈنر میں جاوں گی؟ "اس نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہرگز نہیں۔یہ ساڑھی کے ساتھ گرم میچنگ شال بھی ہے۔یہ سیٹ کریں گے۔ "آیت نے جلدی سے شال اسے دکھائی۔

"وہ ٹھیک ہے لیکن کوئی اور۔۔۔۔ "وہ ابھی بھی انکاری تھی کہ وہ ایسا لباس اس کے سامنے کیسے پہن کے جا سکتی تھی۔

Huria Malik Official

"اور کوئی بھی نہیں۔ آپ کی گریس فل مدر ان لاء نے سپیشل آپ کے لیے یہ ڈریس اور دیگر اسیسریز ارجنٹ بیس پہ منگوائے ہیں اور باقاعدہ کہا ہے کہ آپ کو اچھے سے تیار کر کے آپ کے پہلے آفیشل کپل ڈنر پہ بھیجیں۔" رملہ نے اعلانیہ انداز میں کہہ کر ساڑھی اس کے ہاتھ میں تھما کے اسے ڈریسنگ روم کی طرف دھکیل دیا۔

____

Huria Malik Official

خوبصورت ساڑھی میں ملبوس اس کا نازک سراپا مزید نکھر رہا تھا۔ ہلکے سے میک اپ کے ساتھ وہ اخروٹی بالوں کو نیچے سے کرل کیے، سائیڈ پہ ایک بروچ سا لگائے انہیں کمر پہ اس انداز پہ بکھیرے ہوئے تھی کہ اس کی عیاں ہوتی پشت چھپ چکی تھی۔

ایک ہاتھ پہ یاور کے منہ دکھائی کے نام پہ دیے گئے کنگن اور دوسری کلائی پہ بریسلٹ کے ساتھ اٹیچ گھڑی پہنے وہ مخروطی انگلیوں پہ ڈائمنڈ رنگز پہنے، ساتھ ڈائمنڈ نیکلس سیٹ

Huria Malik Official

پہنے آئینے کے سامنے کھڑی خود کو متحیر نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

"دنگ رہ گئی ہیں ناں اپنا یہ دلکش روپ دیکھ کر؟ آپ کا یہ حال ہے تو زرا ہمارے بھائی کے متعلق سوچیں۔" اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتی رملہ ذومعنی انداز میں بولتی اس کا دل زوروں سے دھڑکا گئی۔

Huria Malik Official

"میں آپ کو دیکھ کر اپنی ذات کو فراموش کر بیٹھتا ہوں۔ "

اس کی آواز اس کے کانوں میں گونجتی اس کے دل کی دھڑکن حد سے سوا کر گئی۔

وہ بے ساختہ جھرجھری سی لیتی آئینے کے سامنے سے ہٹی تھی۔

"آپ کے چہرے کی رنگت بتا رہی ہے کہ آپ کو دیکھ کر بھائی کا رسپانس کیا ہو گا۔ "اس کے چہرے کی سرخی دیکھتی آیت نے اسے چھیڑا تو وہ روہانسی سی ہو گئی۔

Huria Malik Official

"پلیز۔مجھے تنگ نہیں کریں میرا دل بند ہو جائے گا۔ "اس کے گھبرائے ہوئے لہجے پہ وہ پہلے ہونق سی ہو گئیں اور پھر ایک دم زور سے ہنس دیں۔

"اوہ مائی گاڈ!کیا چیز ہو آپ؟ادھر بڑی ماما آپ کے بیٹے کی منتظر ہیں اور یہاں آپ ابھی تک بھائی کا نام سن کے کپکپانے لگتی ہیں۔ "وہ ایک بار پھر سے شدید ذومعنویت سے لبریز لہجے میں بولی تو اس کے کانوں کی لوئیں دہکنے لگیں۔

Huria Malik Official

اس نے بمشکل اپنی کیفیت پہ قابو رکھتے ہوئے بیڈ کی طرف رخ کیا۔

"آپ ریلیکس کریں اور پھر جب نکلنے لگیں تو ہیلز پہن کے نیچے آیئے گا۔ابھی پہن کے بیٹھ گئیں تو تھک جائیں گی۔ "

اس کی حالت دیکھتی رملہ نے اسے کہا تو وہ سر ہلا گئی جبکہ وہ مسکراتی ہوئیں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

Huria Malik Official

وہ چند لمحے وہیں بیٹھی اس ساری صورتحال کو سوچنے لگی۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کو یوں ڈنر پہ لے جانے کا اصل مقصد کیا تھا؟

تو کیا' شیراز لاکھانی 'اس کی یہاں آمد سے واقف ہو گیا تھا؟ کہ یاور کا کہنا تھا کہ وہ تب اس سے شادی کی خبر کو ایکسپوز کرے گا جب ان لوگوں کا شک، یقین میں بدل گیا۔

وہ جیسے جیسے سوچتی جا رہی تھی ویسے ویسے اس کے دماغ کی چولیں ہِل رہی تھیں۔

Huria Malik Official

انہی سوچوں میں گم جب اسے کچھ دیر گزر گئی تو وہ اپنے دماغ کو ان سوچوں سے نکالنے کے لیے نیچے جانے کے لیے اٹھنے لگی۔

کہ اس کے بھٹکتے ذہن نے اسے الرٹ کر دیا تھا کہ جس روپ و حلیے میں وہ بیٹھی، بہتر تھا کہ وہ اس کے آنے سے قبل ہی کمرے سے نکل جائے وہاں اس کی سیاہ آنکھوں کی ناقابلِ برداشت تپش روح کو جھلسا دیتی تھی۔

Huria Malik Official

یہی سوچ کے وہ فورا پیروں میں پڑی کاپر ہیلز کو پہننے کے لیے جھکی تو کمر کو ڈھانپ کے رکھے ہوئے اخروٹی بال لہرا کے بائیں کندھے پہ آ گرے۔

"اففففف کیا مصیبت ہے؟ "وہ جھنجھلاتی ہوئی فوراً سیدھی ہوئی تھی مگر پھر جیسے ہی وہ جھکی بال بھی لہراتے ہوئے کندھے پہ آ گرے۔

جن سے شدید چڑتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کے بنا کرلز کی پروا کیے بالوں کو ایک ڈھیلے سے جوڑے میں لپیٹا تو

Huria Malik Official

اس کی صراحی دار شفاف گردن مزید نکھر کے سامنے آ گئی اور کھلے گلے اور ڈوریوں سے سجی نیم عریاں پشت نمایاں ہونے لگی۔

جس سے فی الوقت وہ لاپرواہ ہوئی ایک دفعہ پھر سے نیچے جھکی ہی تھی کہ کمر پہ جیسے کرنٹ سا لگا تھا۔

"خاصی بے ضرر لگتی تھی آپ مجھے۔لیکن آپ کو تو اچھے سے کیل کانٹوں سے لبریز ہو کر وار کرنا آتا ہے۔" بھاری گھمبیر لہجہ، معنی خیز الفاظ، کمر کے بالکل درمیان میں ٹھہرے

Huria Malik Official

مضبوط ہاتھ کی ٹھنڈی پشت پہ محسوس ہوتی گرمی اور لمحے کی نزاکت نے قدرے نیچے کو جھکی وہیں ساکت کر دیا۔

اس کے ساکت و جامد وجود کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں خمار کی سرخی پھیلنے لگی کہ اس کے جھکنے سے کمر میں بننے والی کرو، اس کی صراحی دار گردن، اس کا دکھائی دیتا نیم رخ، بائیں کندھے پہ بکھرا پڑا پلو اسے اپنے سحر میں جکڑ رہے تھے۔

Huria Malik Official

بے ارادہ اس کی گرفت اس کی کمر پہ تھوڑی سخت ہوئی تو اس کے ساکت وجود کو جیسے کرنٹ سا لگا اور وہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہوتی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ۔۔آپ کب آئے؟"مسکارے سے بوجھل پلکیں اٹھاتی وہ شیڈز سے سجی دلکش آنکھوں کو انتہائی حد تک پھیلائے لرزتے لہجے میں اُس سے مخاطب ہوئی۔

جس کی مڑی ہوئی پلکوں سے سجی سیاہ پرکشش آنکھیں اس پہ جمی ہوئی تھیں جس کے سفید مومی پاوں دبیز کارپٹ میں

Huria Malik Official

دھنسے ہوئے تھے، ڈھیلے سے ڈھلکتے جوڑے سے نکلتی بالوں کی لٹیں گلابی گالوں پہ لہرا رہی تھیں، کٹاودار لب اس کی نگاہوں کے ارتکاز سے کپکپاتے ہوئے اس کی توجہ کھینچ رہے تھے جبکہ زیادہ پن اپ نہ ہونے کے باعث ساڑھی کا پلو بائیں کندھے سے سرکنے کو تیار تھا۔

"جب آپ ان سنہری گھٹاوں سے الجھ رہی تھیں۔" اس کے سراپے پہ گہری نگاہیں گاڑھے اس نے بھاری لہجے میں جواب

Huria Malik Official

دیتے ہوئے قدم اس کی جانب بڑھائے تو اس کی جان جیسے حلق میں اٹکنے لگی تھی۔

"مم۔میں تیار ہوں۔ڈنر کے لیے نکلیں۔مجھے بھوک لگی ہے۔ "اس کے اٹھتے قدموں پہ ایک سٹپٹاتی خوفزدہ نظر ڈالتی وہ تیزی سے بولی لیکن اس کے اٹھتے قدم بتدریج فاصلہ کم کیے جا رہے تھے۔

Huria Malik Official

"آج تھوڑا سا خود غرض بننے کی اجازت دے دیں تاکہ میں پہلے اپنی بھوک کا انتظام کر لوں۔ "اس کے انتہائی نزدیک ٹھہرتا وہ اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکرائے بوجھل لہجے میں بولا تو پرنیاں کو جیسے ہر شے گھومتی ہوئی نظر آنے لگی۔

اسے محسوس ہوا کہ کچھ مہینے کیا جانے والا عہد اب ٹوٹنے کو ہے کیونکہ اس کے مضبوط ہاتھ بڑے جرات مندانہ انداز میں اس کی کمر کے گرد حائل ہوتے اس کے بلاوز کی ڈوریوں کے ساتھ الجھ چکے تھے۔

Huria Malik Official

تب اس کے بند ہوتے دماغ نے اسے الرٹ کیا تو اس کے لب ہولے سے سرسرائے۔

"نن۔۔ نہیں پلیز۔۔۔۔آہہہ یاور۔ "وہ اسے روکنے کے لیے مزاحمت کر رہی تھی جب وہ اس کے مزاحمتی الفاظ کو ان سنا کرتا اس کے دائیں جانب جھکا اور اس کی شفاف گردن پہ پوری شدت سے لب جما گیا۔

اس کے ایسے جان لیوا اور استحقاق سے بھرپور پہلی مہر پہ وہ سسکتی ہوئی ہولے سے چیخ اٹھی تھی۔

Huria Malik Official

لیکن وہ اس کے ردعمل کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس کی گردن کو اپنے ہونٹوں سے سلگاتا ہوا محبت بھری مہریں سجاتا اس کی سانسیں روک رہا تھا۔

اس نے بے ساختہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کے اس کے کندھوں پہ رکھے اور اسے خود سے دور کرنا چاہا مگر اس نے بڑی سہولت سے اس کی ڈوریوں میں الجھے دائیں ہاتھ کو سامنے لا کے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں جھکڑے اور بایاں ہاتھ اب ڈوریوں کو ہولے ہولے کھینچتا اس کی سانسیں بھی کھینچ گیا تھا۔

Huria Malik Official

"پرنیاں خیبر ولد انور خیبر آپ کا نکاح شیراز لاکھانی ولد شیراز لاکھانی سے بعوض۔۔۔۔۔۔۔۔ "روح کو کوڑے مارتے یہ کسیلے الفاظ ایک دم سے اس کے کانوں سے ٹکرائے تو اس کا پورا وجود جیسے شل ہو گیا۔

"یاور پلیز خدا کے لیے۔ "اس نے زور سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے اس دفعہ پھر سے اسے پکارا جو جذبات کے جوشیلے سمندر میں اترا اب اس کی ٹھوڑی کو چوم رہا تھا۔

Huria Malik Official

تبھی اس کی آنکھوں سے بہتے قطار در قطار آنسو اس کے چہرے پہ گرنے لگے تو اس کے بہکتے وجود کو جیسے ایک جھٹکا سا لگا۔

وہ ہوش میں آتا اس سے تھوڑا فاصلہ پہ ہوتا اسے دیکھنے لگا جس کا وجود پل میں بکھر چکا تھا۔

اس کو تھوڑا سا پیچھے ہٹتے دیکھ کر اس نے زور سے ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے پوری قوت سے دونوں ہاتھ اس کے سینے پہ دے مارے۔

Huria Malik Official

"ہاو ڈیئر یو؟کیوں کیا آپ نے ایسے؟ سب جانتے ہوئے بھی کیوں یہ بے ایمانی کی آپ نے؟آپ۔۔۔آپ۔۔۔۔۔ "اس کے سینے پہ زور زور سے ہاتھ مارتی وہ روتے ہوئے جیسے اس کی جسارتوں پہ پھبھک رہی تھی۔

اس کا چہرہ، اس کا وجود، اس کی گردن اس کے لمس سے جیسے دہک رہے تھے۔

"ریلیکس ہیر۔میں نے کچھ غلط۔۔۔۔۔ "اس کی حالت دیکھتے ہوئے اس نے فوراً اپنے جذبات کی بے لگام طنابیں

Huria Malik Official

بڑے ضبط سے کھینچیں اور پھر گھرے لہجے میں اسے کمپوز کرنے لگا جو اس کی بات سن کر مزید بپھر گئی تھی۔

"غلط؟آپ نے جان نکال دی ہے میری۔ "شدتوں سے روتے ہوئے وہ اس کے سینے پہ زور سے ہاتھ مارتی بولی تو اس نے آگے بڑھ کے اس کے مچلتے وجود کو خود میں سمیٹتے ہوئے اپنے سینے سے لگایا تو وہ جیسے ٹوٹ کے بکھری تھی۔

Huria Malik Official

"آج کے بعد ایسا کچھ مت کرنا۔مجھ پہ آ۔۔۔آپ کا کوئی حق نہیں ہے۔کسی کا کوئی حق نہیں ہے۔ پلیز آج کے بعد ایسا کچھ مت کرنا۔وہ مار دے گا مجھے، آپ کو۔ "اس کے سینے سے لگی وہ اسے ایک بار پھر سے اسی اجنبی خول میں دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی جس کی حد اس نے پھلانگنے کی جرات کی تھی۔

اور وہ اس کی باتیں سنتا شدت سے لب بھینچتے ہوئے اس کے اپنے سینے سے لگے سر کو دیکھتا کرب سے آنکھیں میچ گیا۔

Huria Malik Official

کبھی لگتا ہے میں اُسکی روح میں ہوں شامل

کبھی لگتا ہے وہ میرا ذرا سا بھی نہیں

Huria Malik Official

دونوں ایک ساتھ جب نیچے اترے تو اس وقت پرنیاں کے

دونوں کندھوں پہ میچنگ سٹائلش سی شال پڑی تھی جبکہ وہ

سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس بنا ٹائی لگائے شرٹ کے

اوپری دو بٹن کھولے خاصے سرد و سپاٹ تاثرات کے مسز گردیزی کے پاس کھڑا کچھ کہہ رہا تھا۔

"میں آپ کے پاس اماناً موجود ہوں۔ہو سکے تو آئندہ کوئی بے ایمانی مت کیجیے گا ورنہ میں شاید جان و عزت کی پرواہ کیے بغیر یہاں سے چلی جاوں۔ "بات وہ مسز گردیزی سے کر رہا تھا لیکن کانوں میں کچھ لمحے قبل اس کا کمرے سے نکلتے ہوئے کہا جانے والا جملہ گونج رہا تھا۔

Huria Malik Official

"یہ سرخ آنکھیں، قدرے مٹا مٹا سا میک اپ اور ہونٹوں کی لالی بتا رہی ہے کہ آپ اپنی تیاری کی داد وصول کر کے آ رہی ہیں۔ "آیت نے اس کے اپنی تیاری کے قدرے مختلف حلیے کو دیکھ کر بے باکی سے اس کے کان میں سرگوشی کی تو اس کا دل گویا کنپٹیوں میں دھڑکنے لگا۔

اور ناچاہتے ہوئے بھی کمر اور گردن پہ ایک لمس کا احساس جاگنے لگا۔

Huria Malik Official

"آپ بہت بے شرم ہیں۔ "اس نے اپنی جھینپ مٹانے کو اسے کہا اور ایک دفعہ پھر سے اپنی شال کندھوں سے اوپر کھینچی تاکہ دائیں جانب گردن پہ قدرے نیچے کو نظر آنے والے سرخ نشانات کسی کی نظر میں نہ آ سکیں اور وہ اس کوشش میں قدرے کامیاب رہی تھی۔

"مجھے خوشی ہے کہ آپ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ سیٹ ہو چکے ہو۔اس لیے میں چاہتی ہوں کہ آپ لوگوں کے نیکسٹ ویک ہنی مون ٹور پلان کرنے سے قبل آپ کا

Huria Malik Official

کسی ڈاکٹر سے چیک اپ کروا لوں۔ اس لیے کوشش کریں
کہ یاور کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ٹائم سپینڈ کریں۔ "وہ جب
نکلنے لگے تو مسز گردیزی اس کے نزدیک ٹھہرتیں مدہم لہجے
میں کہتے ہوئے اس کا رنگ فق کر گئیں۔

"جب۔۔جی۔ "وہ تیزی سے سر ہلاتی یاور کے پیچھے لپکی جو
معمول کی طرح رخ مخالف سمت رکھے اس کے لیے فرنٹ
ڈور اوپن کیے اس کا منتظر تھا۔

Huria Malik Official

ایک وحشت زدہ خاموشی کے ساتھ جاری یہ سفر ایک لگژری ہوٹل کے سامنے جا کے ختم ہوا تو باہر کی چکاچوند دیکھ کر وہ گھبرانے لگی تھی۔

"اگر وہ لوگ یہاں موجود ہوئے تو؟" وہ اس وقت اس کے ساتھ کی گئی تلخ کلامی کو فراموش کیے پریشانی سے گویا ہوئی۔

Huria Malik Official

"تو کچھ نہیں ہو گا۔ "سرد و سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے وہ جیسے ہی گاڑی سے اترا میڈیا کا طوفان اس کی گاڑی اور اسے پہچان کے اس کی سمت لپکا لیکن اس نے ایک تند نگاہ ان پہ ڈال کے فرنٹ ڈور کی طرف رخ کیا۔

ڈور اوپن کرنے کے بعد اس نے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا جس نے خوف سے لرزتے ہوئے دل کے ساتھ اپنا ہاتھ اس کی مضبوط ہتھیلی پہ رکھا تو اس نے اسے اپنی طرف کھینچ کے اسے اپنا دائیں بازو کے حلقے میں یوں لیا کہ اس کا دایاں بازو

Huria Malik Official

اس کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا اور اس کے دائیں رخسار پہ
اس کے بال لہراتے ہوئے اس کی رخ چھپا رہے تھے۔

جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہے تھے میڈیا کے سوالات اس کے
ساتھ چلتے وجود سے متعلق بڑھتے جا رہے تھے۔

جن کے متعلق وہ اپنے مخصوص انداز میں میڈیا کو صرف اتنا
جواب دے رہا تھا جتنا وہ چاہتا تھا۔

Huria Malik Official

جبکہ ان کے سامنے چلتے ان کے گارڈز اور سفیر میڈیا کو ان کی ڈائریکٹ پکچرز لینے سے سختی کے ساتھ منع کر رہے تھے اور میڈیا اس بات کو جانتی تھی کہ یاور گردیزی اپنی پرسنل لائف کو سوشل لائف سے دور رکھنے میں کتنا کریزی تھا۔

"سر کیا مسز پرنیاں سکندر سے آپ کی شادی ارینج تھی یا لو؟ "ایک رپورٹر نے اس کے ساتھ کھڑی پرنیاں کے جھکے سر پہ اچٹتی ہوئی نظر ڈالتے ہوئے سوال کیا۔

"آپ دونوں کہہ سکتے ہیں۔ "مختصراً کہتے ہوئے وہ اب تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔

Huria Malik Official

کیونکہ جو وہ چاہتا تھا وہ ہو چکا تھا کہ اب ہر نیوز چینل پہ ایک ہی نیوز گردش کر رہی تھی۔

"فائینینس منسٹر سجیلہ گردیزی کے اکلوتے صاحبزادے یاور گردیزی جو بزنس کے چمکتے دمکتے ستارے اور اپنی پالیٹیکل پارٹی کے صدر ہیں۔ان کی شادی کی خبریں کچھ عرصے سے گردش میں تھیں۔ان سے متعلق آج مسٹر یاور گردیزی نے خود شکوک و شبہات دور کر گئے۔

Huria Malik Official

ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کہ آپ ایم این اے نوید کمال کے بیٹے جاذب کی سالگرہ کی تقریب میں مسٹر یاور گردیزی نے اپنی بیوی' پرنیاں سکندر 'جن کا تعلق مانچسٹر سے ہے کے ساتھ شرکت کی۔"نیوز کے ساتھ لائیو کورتج میں یاور اور اس کے ساتھ چلتی پرنیاں کا نیم رخ بھی دکھائی دے رہا تھا۔اور اس کے ساتھ ساتھ مسزگردیزی کی طرف سے ان کے نکاح نامے کی تصویر بھی تھی گویا کہ ایک پختہ تصدیق بھی جاری کر دی گئی تھی۔

Huria Malik Official

جبکہ یہ خبر یاور گردیزی پہ سیاسی حملہ کرنے والے خیبروں پر جیسی بجلی بن کے گری تھی۔

"یاور گردیزی نے واقعی شادی کی تھی؟ "انصر خیبر متعجب سے لہجے میں گویا ہوا تھا۔

"بھاڑ میں گیا یاور گردیزی اور اس کی ماں کی پالیٹیکل دہشت اور پاور۔ اس کی بیوی کا نام پرنیاں ہے ماموں اور یہ کوئی اتفاق نہیں ہے۔ میرے نکاح میں ہوتے ہوئے وہ کمینی چہرہ

Huria Malik Official

چھپائے اس شخص کی بیوی بنی اس کی بغل میں گھوم رہی ہے۔ "اپنے سارے پلانز کی ناکامی اور شیخ کی آمد کا سن کر شیراز لاکھانی جیسے پاگل ہو رہا تھا۔

"اگر وہ واقعی وہی کمینی ہے تو میں کل ہی ان دونوں کا چہرہ فاش کر کے اسے لے آوں گا۔ تم مجھے بس اپنا اور اس کا نکاح نامہ دو۔ "انصر خیبر اس کی بات سن کر بھڑکتے ہوئے بولے تو اسے جیسے جھٹکا سا لگا۔

Huria Malik Official

"نکاح نامہ تو میرے پاس نہیں ہے۔ "اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا جبکہ آنکھوں میں ایک سیاہ رات کے ان کہے راز جھلملانے لگے۔

"کیا مطلب؟نکاح نامہ تیرے پاس نہیں ہے تو کس کے پاس ہے؟ "شازیہ بیگم حیرانگی سے بولتی اس کے نزدیک آئیں۔

"وہ تو جب۔۔۔جب پری۔۔میرا مطلب ہے کہ وہ اسی حرام زادی کے پاس ہے۔ "بے ربط سے انداز میں کہتے ہوئے وہ

Huria Malik Official

اچانک لفظ جوڑتا ہوا بولا تو ان سب کے وجود نفرت و غصے سے نیلے پڑنے لگے۔

"فکر نہیں کرو تم لوگ۔جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا وقت ہے۔ میں ایسے کھیل کھولوں گی کہ یہ پتہ چل جائے گا کہ اس سیاستدان کی بغل میں گھومنے والی واقعی وہ کت۔۔۔ * ہے یا نہیں اور اسے حویلی بھی آنے پہ مجبور کر دوں گی۔ "

اچانک اماں جان کی اخلاقی گراوٹ سے بھرپور کرخت آواز گونجی تو وہ سبھی ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

Huria Malik Official

جن کے چہرے کے تاثرات بڑے محظوظ کن اور پراسرار تھے۔

جس طرح سے ڈنر پہ جاتے ہوئے دونوں ایک وحشت زدہ خاموشی کا شکار تھے ویسے ہی واپسی میں بھی وہی خاموشی گاڑی میں چھائی ہوئی تھی۔

Huria Malik Official

"آپ کے خیال میں وہ یہ نیوز دیکھ کر چپ بیٹھیں گے اب؟ "اس نے اس خاموشی سے گھبراتے ہوئے اسے مخاطب کیا جس کا ایک ہاتھ سٹیئرنگ پہ جبکہ دوسرا ہاتھ گیئر لیور پہ تھا۔

اور نظریں سامنے ونڈو اسکرین پہ مرکوز تھیں۔

"نہیں۔وہ پہلی فرصت میں نکاح نامہ ایکسپوز کرنے کی کوشش کریں گے۔ "بنا اس کی طرف دیکھے اس نے سپاٹ

Huria Malik Official

لہجے میں کہا تو اس کی کنپٹی کی واضح ہوتی رگ اسے عجیب سے احساس میں مبتلا کر گئی۔

"لیکن وہ تو۔۔۔۔" وہ کچھ بولتے بولتے رکی اور پھر جلدی سے رخ موڑتی باہر گزرتی روشنیوں کو دیکھتی اپنے چہرے کے تاثرات چھپانے لگی۔

Huria Malik Official

"کچھ دن اپنی مدر اور سسٹر سے رابطہ کم کرنے کی کوشش کیجیے گا۔ "گاڑی کی سپیڈ تیز کرتے ہوئے اس نے سرد لہجے میں اسے تنبیہہ کی تو وہ سر اثبات میں ہلا کے رہ گئی۔

"مام پوچھیں تو بتا دیجیے گا کہ مجھے کہیں جانا ہے۔ "گاڑی جب' گردیزی مینشن 'کے سامنے رکی تو اس نے فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے اسے کہا تو لفظ' مام 'پہ اس کا ذہن دوبارہ مسز گردیزی کی خواہش سے الجھنے لگا۔

Huria Malik Official

اس کا دل چاہا وہ واپس اس کے ساتھ پلٹ جائے یا کہیں اور چھپ جائے مگر۔۔۔

خاموشی سے گہری سانس خارج کرتی وہ کھلے دروازے سے باہر نکلی اور اندر کی طرف بڑھی جبکہ وہ اس کے صدر دروازے تک پہنچنے تک وہیں کھڑا اس کے زمین کو چھوتے ساڑھی کے پلو کو دیکھتا رہا اور پھر گاڑی میں بیٹھتا خطرناک سپیڈ پہ گاڑی بھگاتا اندر کی فرسٹریشن کو نکالنے کی ایک ناکام سعی کرنے لگا۔

Huria Malik Official

"السلام علیکم "!وہ اس وقت ہرگز مسز گردیزی کا سامنا نہیں چاہتی تھی مگر جب ہال میں پہنچی تو وہ اپنی سٹڈی سے نکلتی دکھائی دے گئیں جس کے باعث اسے مجبوراً رکنا پڑا۔

"وعلیکم السلام!ڈنر پہ سب ٹھیک رہا ناں؟کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟ "پوچھتے ہوئے وہ چند قدم مزید اس کے نزدیک ہوئی تھیں۔

Huria Malik Official

"جی سب ٹھیک تھا۔ "وہ مختصراً گویا ہوئی۔

"اوکے لیکن یاور کہاں ہے؟کیا وہ روم میں چلا گیا؟ "ان کی بھنویں استفہامیہ انداز میں اوپر کو اٹھیں۔

"نہیں۔ کہہ رہے تھے کہ ایک ارجنٹ کام ہے۔ کچھ دیر میں آ رہا ہوں۔ "اس نے کچھ الفاظ کے ردو بدل کے ساتھ پیغام دیا۔

Huria Malik Official

"ہممم!کل تیار رہنا آپ۔ کل شام کے وقت ڈاکٹر سماریہ سے اپائنٹمنٹ لی ہے میں نے ".انہوں نے ایک دفعہ پھر سے اس کے سر پہ دھماکہ کیا تھا۔

جس کے زیرِ اثر اس کا وجود ڈہل کے رہ گیا۔

وہ بمشکل چہرے پہ مسکراہٹ کھینچتی ہوئی انہیں'گڈ نائٹ ' کہتی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

Huria Malik Official

"افففف!کیا کروں میں؟ "بنا چینج کیے وہ اسی ساڑھی میں ملبوس ننگے پیروں سے ادھر ادھر ٹہلتی ہوئی سوچ کے پاگل ہو رہی تھی۔

"میں کیسے ڈاکٹر سے چیک اپ کروا سکتی ہوں؟یا خدا۔۔۔ " اپنے بالوں میں انگلیاں پھنساتی وہ میز پہ جا بیٹھی اور اضطرابی حالت میں اپنے پیر ہلانے لگی۔

Huria Malik Official

کسی خیال کے تحت اس نے لپک کے بیڈ پہ پڑا اپنا موبائل اٹھایا لیکن پھر رکھ دیا۔

نہیں وہ اس وقت اس موضوع پہ اس سے کیا مدد لے گی؟

وہ بھی اُس سے جسے وہ کچھ گھنٹے قبل دھتکار چکی تھی۔

ایک عجیب سی منجدھار پہ پہنچتی وہ آر یا پار والے انداز میں کچھ سوچ رہی تھی۔

Huria Malik Official

محبت کیا ہے یہ جاناں

چلو تم کو بتاتی ہوں

جہاں تک میں سمجھ پائی

وہاں تک ہی بتاتی ہوں

محبت آسمانوں سے اترتی ایک آیت ہے

میرے رب کی عنایت ہے

کہیں لے جائے موسیٰ کو

تجلی رب کی دکھلانے

Huria Malik Official

کہیں محبوب کو عرشوں پہ اپنے رب سے ملوانے

کہیں سولی چڑھاتی ہے

کسی منصور سرکش کو

کہیں یہ بیٹھ کر روتی ہے پھر شبیر بے کس کو

لگا کر آگ پانی میں

ہوا میں زہر گھولے گی

کرے گی رقص شعلوں پر

مگر کب بھید کھولے گی

Huria Malik Official

کہیں یہ ایڑیاں رگڑے .... تو زم زم پھوٹ پڑتے ہیں

نظر کر دے جو پتھر پر

تو پتھر ٹوٹ سکتے ہیں

کہیں یہ قیس ہوتی ہے

کہیں فرہاد ہوتی ہے

کہیں سر سبز رکھتی ہے

کہیں برباد ہوتی ہے

کہیں رانجھے کی قسمت میں لکھی اک ہیر ہوتی ہے

Huria Malik Official

یہ بس تحریر ہوتی ہے

کہاں تقدیر ہوتی ہے.... ؟

کہیں ایثار ہوتی ہے

کہیں سرشار ہوتی ہے

وہیں یہ جیت جاتی ہے

جہاں یہ ہار ہوتی ہے

محبت دل کی دیواروں سے لپٹی کائی جیسی ہے

محبت دل نشیں وادی میں اندھی کھائی جیسی ہے

Huria Malik Official

سنو!!.....

تم بھی محبت کو کہیں ہلکا نہیں لینا

اگر اپنی پہ آ جائے

تمہیں صحرا نشیں کر دے

اٹھا کر آسمانوں سے تمہیں پل میں زمیں کر دے

کسی کو دان دیتی ہے

کسی کی جان لیتی ہے

اگر کندن میں ڈھالے تو

Huria Malik Official

سمجھ لینا یہ خالص ہے

من و تو ناں بھلائے جو

تو پھر سمجھو کہ ناقص ہے

دل _ برباد یہ روشن تمہارا کر کے چھوڑے گی

لکھے گی درد ماتھے پر

ستارا کر کے چھوڑے گی

Huria Malik Official

صبح کا سورج جب کرنیں بکھیرتا ہوا' گردیزی مینشن 'کو روشن کرنے لگا تو وہ اپنے ارادے پہ عمل باندھنے کو خود کو نئے سرے سے تیار کرتی ایک نظر گلاس وال کے پار دیکھنے لگی جہاں کی بند روشنیاں اور خالی بیڈ ٹیبل اسے اس کی غیر موجودگی باور کروا گئی۔

"کیا بات ہے ڈ َل لگ رہی ہیں آپ پرنیاں۔ "ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر سنڈے کے باعث سب سٹنگ ایریے میں بیٹھ گئے کہ باہر موسم ابر آلود تھا۔

Huria Malik Official

"جی۔کچھ دنوں سے طبیعت ڈ َل تھی تو کل رات چیک کرنے پہ پتہ چلا کہ۔۔۔۔۔۔ "اپنے لفظوں کی ادائیگی میں وقفہ لیتے ہوئے اس نے ایک گہری سانس اندر کو کھینچی۔

"م۔۔میں پریگنینٹ ہوں۔ "اس نے ایک نظر مسز گردیزی کو دیکھتے ہوئے ہولے سے وہاں موجود سبھی افراد کو حیرت بھری خوشی کا جھٹکا دیا تھا۔

"واٹ؟از اٹ ٹرو؟ "ہر وقت خود پہ ایک نزاکت بھرا بارعب خول چڑھا کے رکھنے والی مسز گردیزی خوشی و بے یقینی سے نہال ہوتیں بے ساختہ اٹھ کے اس کے نزدیک جاتیں اس کا چہرہ تھام گئیں۔

"جی۔یہ سچ ہے۔ "اس نے سر جھکائے پھر سے اپنی بات دہرائی تو ایک دم سے سٹنگ ایریا' یاہو 'کی آواز سے ایک ساتھ گونج اٹھا۔

Huria Malik Official

کیونکہ وہاں موجود سبھی افراد بشمول مسز گردیزی نے ایک ساتھ خوشی اور گرمجوشی سے نعرہ لگایا تھا۔

"اٹس آ پلیزنٹ سرپرائز مائی ڈارلنگ۔تھینک یو سو مچ۔ "

اسے ساتھ لگائے وہ والہانہ انداز میں اسے پیار کرتی مڑیں تو وہاں ابھی پہنچے سامنے کھڑے لاڈلے بیٹے کو دیکھ کر خوشی سے بے قابو ہو گئیں۔

Huria Malik Official

"یاور!ڈو یو نو، آئم بکمنگ آ گرینی۔ "وہ اس کے تاثرات کو نوٹس کیے بغیر خوشی سے چہکتیں اس کے گلے جا لگیں۔

جس کی نظریں اپنے دیوروں، نندوں، ساسوں کے بیچ ان کے التفات کو وصولتی اپنی' بیوی 'پہ ٹکی ہوئی تھیں۔

اس کی کاٹ دار نگاہوں کی لپک تھی یا کچھ اور چچی کی بات کا جواب دیتی وہ گردن گھماتی جیسے ٹھٹھک سی گئی تھی۔

Huria Malik Official

"آئم سو ہیپی میری جان۔اٹس آ گریٹ بلیسنگ فار می۔ "

اس کے ماتھے کا چومتی وہ ممتا سے چور لہجے میں بولتیں اپنی طرف متوجہ کر گئیں۔

"کانگریجولیشنز مام اینڈ آفکورس اٹس آ پلیزنگ سرپرائز۔ "ان کے گرد ہاتھ پھیلاتا وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولتا انہیں ساتھ لیے اس گینگ کی طرف بڑھا تو لاشعوری طور پر وہ کانشیئس سی ہو گئی۔

Huria Malik Official

"کانگریچولیشنز بابا اینڈ ماما ٹو بی۔ "اسے بھی وہیں آتے دیکھ کر ینگ پارٹی نے ایک ساتھ آواز لگائی تو اس کا چہرے پہ اک تاریک سا سایہ لہرایا۔

اگلے ہی پل وہ لب زور سے بھینچتا ان کے نزدیک ہوتا ان کے بیچ گھس کے بیٹھی اپنی' بیوی 'کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جھکڑا تو جیسے ہو ہا سی مچ گئی تھی۔

"اتنی اچھی نیوز ملی ہے، پہلے ہمیں خود سیلیبریٹ کر لینے دیں۔ "ہو ہا کا جواب پرسکون سے انداز میں دیتا وہ بنا ان کی

Huria Malik Official

کسی بات و پکار پہ ہاتھ دھرے اسے لیے تیزی سے
سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔

"یاور!پلیز دھیان سے۔"مسز گردیزی کی عقب سے آتی
متفکر فہمائش پہ اس کا دل و دماغ مزید کڑوا ہو گیا جبکہ اس
کے ہاتھ پہ گرفت مزید مضبوط ہو گئی۔
جبکہ اس کی سخت گرفت سے تکلیف میں مبتلا ہوتی وہ نم
آنکھوں کے ساتھ بنا کچھ کہے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی کیونکہ
یہ سب غیر متوقع نہیں تھا۔

Huria Malik Official

اسی انداز میں تیز تیز چلتے وہ اسے ساتھ لیے اپنے کمرے میں داخل ہوا اور اسے دھکیلنے کے سے انداز میں کمرے میں لا کے ایک زور دار جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا تو وہ جیسے لڑکھڑا سی گئی تھی۔

"واٹ دا ہیل از دس؟کیا بکواس کی ہے آپ نے نیچے؟اتنا بڑا جھوٹ بول کر اتنے لوگوں کے جذبات کے ساتھ کھیلتے ہوئے شرم نہیں آئی آپ کو؟ "وہ زوردار آواز کے ساتھ

Huria Malik Official

دروازہ بند کرتا اتنی بلند آواز میں دھاڑا کہ اسے اپنے کانوں کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے تھے۔

اس نے فوراً کانوں پہ ہاتھ رکھتے خوفزدہ انداز میں اسے دیکھا جو کسی بپھرے ہوئے شیر کی مانند اسے ہی گھور رہا تھا۔

"بتائیں مجھے کیوں کیا آپ نے ایسا؟ "اس کی خوفزدہ نگاہیں اس کی وحشت میں مزید اضافہ کر گئیں تبھی وہ بے قابو ہوتا اس کے دونوں بازوؤں کو سختی سے تھامتے ہوئے بولا تو وہ سسکی۔

Huria Malik Official

"یاور! ایسا کرنا مجبوری بن گیا تھا۔ "وہ روتے ہوئے بولی تو وہ جیسے پاگل ہو اٹھا۔

"کیسی مجبوری تھی جو آپ نے ایسا جھوٹ بولا یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ بیوی نہیں ہیں میری۔ "اس کی بلند آواز میں جیسے صدیوں کی وحشت اور کڑواہٹ سمٹ آئی تھی۔

Huria Malik Official

یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے اس کے کانوں میں اس کے کہے الفاظ گونج رہے تھے جن کی اذیت اسے اندر تک کاٹ رہی تھی۔

اور ایسے میں اس کا ایسا جھوٹ وہ بھی اس مقام پہ۔۔۔اس کے وجود کو جیسے تیز دھار آری سے کاٹنے لگا تھا۔

"بتائیں کیوں کہا آپ نے ایسے؟جبکہ میرا آپ پہ کوئی حق نہیں ہے؟یا پھر جتا لوں میں آپ پہ اپنے سارے حقوق کیونکہ میرے بچے کی' ماں 'بننے والی ہیں آپ۔ "اس کے

Huria Malik Official

دونوں بازووں کو زور سے تھامے وہ اسے اپنے بے حد نزدیک کرتا اس کی کھلی نم آنکھوں میں اپنی وحشت سے بھرپور سرخ ڈوروں سے سجی سیاہ آنکھیں گاڑھتا ہوا اتنے سرد لہجے میں دھاڑا کہ اس کا وجود سر تا پا لرز اٹھا۔

"نن۔۔نہیں یاور خدا کے لیے۔ "وہ اس کو دیکھتی بے آواز بولی تھی جبکہ آنسو جیسے بے قابو ہونے لگے تھے۔

Huria Malik Official

"آنسو نہیں۔ آج آپ روئیں تو میں ہر حد پار کر جاوں گا۔ "

اس کے بہتے آنسو اور نم آنکھیں اس کی سب سے بڑی کمزوری تھیں تبھی وہ نم آنکھوں کو دیکھتا اتنی سختی سے بولا تھا کہ اس کے آنسو مارے خوف کے آنکھوں کی دہلیز پہ جم سے گئے۔

"کیوں کیا آپ نے ایسے؟ "اس بار انداز دھیما مگر لہجہ یونہی برفیلے تاثر سے اٹا ہوا تھا۔

Huria Malik Official

"کیونکہ آپ کی مام میرا چیک اپ کروانا چاہتی تھیں آج۔ "

وہ نم مگر شرم و سُبکی سے اٹے لہجے میں بولتی زور سے

آنکھیں میچتی عادتاً خود کو ایسی صورتحال میں سہارا دینے کے

لیے اس کے کندھے پہ پیشانی ٹِکا گئی۔

جبکہ اس کے ہونٹوں سے نکلنے والے الفاظ پہ پل بھر کو اس

کا آتش فشاں بنا وجود بھی تھم سا گیا۔

اس نے پلکیں جھکا کے اس کا اپنے کندھے پہ ٹِکا سر دیکھا اور

پھر ہولے سے بڑبڑایا۔

Huria Malik Official

"آپ نہیں جانتی کہ آپ نے خود کو کس قدر الجھے ہوئے راستے میں پھنسا لیا ہے۔ "اب کی بار لہجہ اور انداز دونوں ٹھہرے ہوئے مگر بے بس سے تھے۔

مگر وہ جیسے اس کو بتانے کے بعد خود پر سکون ہو چکی تھی کہ کل تک یہ مسئلہ اس کا تھا اور اپنی نادانی میں وہ ایک جذباتی ری ایکشن دے چکی تھی۔

Huria Malik Official

مگر اب اس کے وحشت زدہ ردعمل کے جواب میں جب وہ اس مسئلے میں اسے شریک کر گئی تھی تو وہ اب پرسکون تھی کہ وہ اب تمام حل نکال لے گا۔

اب تو شائد ہی تیرا ذکر کسی غزل میں آئے
اور سے اور ہوئے درد کے عنواں جاناں .

ــ،ـــ،ـــ

Huria Malik Official

ایک دوسرے کے ساتھ جب وہ دونوں خود کو مکمل سنبھال کے نیچے آئے تو وشمہ پھپھو، شایان اور امتثال کے ساتھ نیچے آ چکی تھیں۔

"آئم سو ہیپی مائی ڈیئر۔مینی مینی کانگریجولیشنز۔" محبت و گرمجوشی سے چور لہجے میں بولتے ہوئے وشمہ پھپھو نے دونوں کو گلے لگا کے پیشانی چومی تو اس التفات پہ اس کی پیشانی دہکنے لگی۔

Huria Malik Official

"مبارکاں بھابھی بیگم۔ "شایان نے اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے اسے مبارک دی جبکہ صوفے کی جانب بڑھتے یاور کو لپک کے کس کے سینے سے لگایا اور اچھلنے لگا۔

"بہت بہت مبارک ہو یاورے۔"محبت اور خوشی سے کہتے ہوئے وہ بلند آواز میں بولا تو ان سب کی خوشی دیکھتی وہ جیسے نئے سرے سے احساسِ جرم میں مبتلا ہو گئی تھی۔

Huria Malik Official

"میں کیسے اور کب تک اس جھوٹ کو لے کر چلوں گی؟ "

اس کا دل جیسے بے چین ہو اٹھا تھا لیکن وہ اندرونی کیفیات کو نظر انداز کیے سر جھکائے سب کی گرمجوشی کو محسوس کر رہی تھی۔

Huria Malik Official

"یاور!میں نے ڈاکٹر سماویہ سے اپائنٹمنٹ لی ہے تو ایک دفعہ پرنیاں کا چیک اپ کروا لیں تاکہ اگر کسی احتیاط یا ملٹی وٹامن کی ضرورت ہو تو وہ گائیڈ کر دیں۔ "مسز گردیزی کے کہنے پہ اس کے چہرے کی رنگت پھیکی پڑ گئی۔

اس نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا جو گہری نگاہوں سے اسے ایک نظر دیکھتا ماں کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

"میں لے جاوں گا۔" مختصراً کہتے ہوئے وہ اپنے موبائل پہ آنے والی کال کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

جبکہ وہ اتنے بڑے جھوٹ کے بعد بھی ڈاکٹر کے چیک اپ کی تلوار اپنے سر پہ لٹکتی محسوس کر کے جیسے ادھ موئی سی ہو رہی تھی۔

Huria Malik Official

اس پہ مستزاد یاور کی چلنے کے لیے رضامندی۔۔۔

"ایک دفعہ ڈاکٹر سے چیک اپ کروا لیں پھر غیاث بھائی اور وجاہت کو بھی بتائیں گے اور رات میں گرینڈ سیلیبریشن بھی کریں گے۔ "وشمہ پھپھو نے سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کرواتے ہوئے کہا۔

"ضرور۔ہم لوگ تیاری کرتے ہیں۔ آپ لوگ چیک اپ کروا آئیں۔ "نفیسہ چچی نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بمشکل

Huria Malik Official

مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگی جو ہنوز موبائل کی طرف متوجہ تھا۔

جبکہ ماتھے کے مخصوص بل مزید نمایاں ہو رہے تھے۔

"میں کچھ دیر میں آ رہا ہوں۔آپ تیار ہوں پھر ہاسپٹل چلتے ہیں۔ "موبائل بائیں ہاتھ میں تھامے وہ ایک نظر اسے دیکھتا تیزی سے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

Huria Malik Official

"انور!جو ہماری عزت روند کے گئی ہے وہ بہت جلد یہاں ہو گی لیکن اس کے پیچھے اپنے بقیہ کاروبار ٹھپ نہیں کرو۔ کیا تمہیں اندازہ ہے کہ جو سیب اور مالٹے ہم نے باہر سپلائی کرنے ہوتے ہیں ان کی سپلائی اور پیمنٹ کتنے عرصے سے رکی ہوئی ہے۔ "جب سے وہ حویلی چھوڑ کے گئی تھی سب کی توجہ اس کی سمت ہو چکی تھی۔

لیکن جب سے اماں کے دماغ میں وہ گھٹیا پلان آیا تھا تب سے وہ اب باقی مسئلوں کی طرف بھی متوجہ ہو گئی تھیں۔

Huria Malik Official

"وہ تو ٹھیک ہے اماں لیکن ایک دفعہ اس بات کا یقین ہو جائے ناں کہ اس منسٹر کے بیٹے کے پاس ہی ہے وہ بدبخت تو پھر باقی سب بعد میں نپٹا لوں گا۔ "انور خیبر نے حقہ پیتے ہوئے ماں کو جواب دیا۔

"یہ کوئی مشکل کام تھوڑی ہے۔اس کے سارے ٹھکانوں کے باہر اپنے آدمیوں کو الرٹ رکھو اور جب بھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ کہیں جانے کو نکلے تو تم لوگ کنفرم کر لو کہ وہ لڑکی ہے کون؟ "وہ سکون سے دونوں پیر تخت پہ رکھتی بولی

Huria Malik Official

تو انور خیبر نے فوراً عدنان خیبر کو ایسا ہی کرنے کی ہدایت دی۔

"رقیہ! جلدی سے اُس کمینی کی ماں کو بلا کے لا اور اسے کہہ کے گرم پانی لا کے میرے پیر دھو کے مالش کرے۔ درد بہت ہے آج تلووں میں۔ "اماں نے کچن کی طرف منہ کر کے چھوٹی بہو کو دیکھ کے ہانک لگائی جو ان کے حکم کی تکمیل کے لیے تیزی سے جیٹھانی کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

Huria Malik Official

جبکہ عدنان خیبر پچھلے حصے میں کھڑا اپنے آدمیوں کو ہدایت دیتے اندرونِ شہر کی جانب روانہ کر رہا تھا۔

اس کی سیاہ رنگ کی گاڑی سڑک پہ بڑی تیزی سے بھاگ رہی تھی جبکہ ان کی گاڑی کے تعاقب میں گارڈز کی دو گاڑیاں بھی معمول کے مطابق آ رہی تھیں۔

"مجھے چیک اپ نہیں کروانا ہے۔" انہیں گھر سے نکلے دس منٹ ہو گئے تھے مگر جب وہ مستقل ڈرائیونگ کرتا رہا تو وہ

Huria Malik Official

شرم و خجالت میں ڈوبے لہجے میں اسے کہتی اسے متوجہ کر گئی۔

"کیوں؟ "اس نے گردن گھما کے اسے دیکھا جو مرجنڈا کلر کی گرم لانگ شرٹ پہ سیاہ سویٹر پہنے، سیاہ ٹراوزر اور میچنگ گرم چادر کندھوں پہ رکھے معمول کی جیولری پہنے، گرم شوز میں پیر مقید کیے اضطرابی حالت میں اپنے کیچر میں ادھ کھلے بالوں کو بار بار کانوں کے پیچھے اڑس رہی تھی۔

Huria Malik Official

"آپ کو نہیں پتہ کیوں؟ "اس کی' کیوں' پہ حیران ہوتی وہ آنکھیں پھیلاتی اسے تکنے لگی جو سامنے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے فی الحال تو بس یہی پتہ ہے کہ آپ میرے' بچے 'کی ماں بننے والی ہیں۔جس کے لیے پراپر چیک اپ کروانے ہم ڈاکٹر کی طرف جا رہے ہیں۔ "بنا اس کی طرف دیکھے اس نے قدرے آنچ زدہ لہجے میں کہا تو سبکی کے احساس سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔

Huria Malik Official

"یاور پلیز۔ "وہ بے ساختہ شاکی ہوئی تھی۔

"اوکے۔ "فوراً جواب دیتا وہ گیئر بدلتا گاڑی کی سپیڈ بڑھانے لگا تو اس کے دل کو پتنگے لگ گئے۔

"ہم ڈاکٹر کی طرف کیسے جا سکتے ہیں؟وہ چیک کرے گی تو اسے فوراً پتہ چل جائے گا کہ ہمارا کوئی فزیکل ریلیشن نہیں ہے۔ "گاڑی کی سپیڈ دیکھ کر وہ ایک دم سے ضبط کھوتی سرخ چہرے کے ساتھ قدرے بلند آواز میں چیخی تو اس نے فوراً

Huria Malik Official

گردن گھما کے اس کی طرف اتنی گہری اور لو دیتی نگاہوں سے دیکھا۔

کہ اسے یکلخت اپنے الفاظ کی ادائیگی اور ان کی معنی خیزیت کا اندازہ ہوا تو دل گویا ایک دم سے ہتھیلیوں میں دھڑکنے لگا۔

"وہ۔۔۔میرا مطلب۔ ۔۔۔۔ "وہ اپنے الفاظ کے احساسات کو چھپانے کی سعی کرنے کو تھی جب اس نے بلیوٹوتھ سے

Huria Malik Official

گارڈز کو سب اوکے کا اشارہ دیتے گاڑی کی سپید بالکل آہستہ کر کے گاڑی ایک سائیڈ پہ روکی۔

"اب بتائیں کیا کہہ رہی تھیں آپ؟ "سٹیئرنگ چھوڑ کے جب وہ بالکل اس کی سمت مڑتا اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ سٹپٹا سی گئی۔

"کچھ نہیں۔میرا مطلب ہے کہ میں کہہ رہی تھی کہ مجھے چیک نہیں کروانا کیونکہ۔ ۔۔۔۔۔۔ "وہ لفظ تول تول کے

Huria Malik Official

بول رہی تھی جب اس نے بڑے سکون سے اس کی بات قطع کی تھی۔

"کیونکہ چیک اپ کے بعد ڈاکٹر جان جائے گی کہ ہمارا فزیکل ریلیشن نہیں ہے۔جبکہ ہم نے کوشش کی تھی۔ "

گہری آواز میں کہتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑھا کے اس کی چادر کندھے سے سرکاتے ہوئے اس کی شفاف گردن کی دائیں جانب مدہم ہوتے جامنی پڑتے اس نشان کو انگلی سے چھوا تو اس کے ہونٹوں سے بے آواز اک سسکی سی نکلی۔

Huria Malik Official

"ہمارے پاس تو نشانی بھی ہے جس سے ڈاکٹر کی تشفی کروا سکتے ہیں کہ' میں 'آپ کے ساتھ' فزیکل 'ہونے کی کوشش میں تھا۔ "اپنی گاڑی کے شیشوں پہ لگے بلیک شیڈز کا بخوبی فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ اس کی گردن پہ اپنی مضبوط انگلی گھماتا وہ اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کا جائزہ لیتا' میں ' اور' فزیکل 'لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولا تو اس کا دل جیسے سرپٹ بھاگتا سینے کی دیواروں سے سر پٹخنے لگا۔

Huria Malik Official

"آ۔۔آپ غلط۔۔۔۔۔ "وہ اپنا کپکپاتا ہاتھ اس کی کلائی پہ جماتی اسے ہٹانے کی کوشش کرتی کچھ کہنا چاہتی تھی جب اس نے اسی ہاتھ کی انگلیاں اس کی گردن کی پشت پہ پھیلا کے رکھتے ہوئے انگوٹھا اسی نشان پہ ٹکائے اپنی انگلیوں پہ زور دیا تو اس کا چہرہ تھوڑا سا اوپر ہو گیا جبکہ اس کی کلائی پہ ٹھہرا ہاتھ کپکپانے لگا۔

"کبھی غلط ہو جانے دیا کریں جیسا کہ کبھی یہ فراموش کر دیں کہ مجھ سے تعلق ایک فریب ہے اور اس سب کو سچ

Huria Malik Official

ثابت ہونے دیں جو سچ سب کی نظروں میں پھیلا ہے۔وہ سچ جس کی بناء یہ ہے کہ آپ مجھ سے پیار کرتی ہیں۔وہ سچ۔۔۔۔ "دھیرے دھیرے بولتا وہ انگلیاں اس کی گردن پہ جمائے اس کے نزدیک ہوتا اس کی سانسیں مدہم کر رہا تھا۔

"وہ سچ جس کی بناء پہ سب کو لگتا ہے کہ میں آپ کے عشق میں اس قدر غرق ہو چکا ہوں کہ میری ذات بدل چکی ہے۔ "گہرے لہجے میں بولتے ہوئے وہ اس کے اس قدر نزدیک آن ٹھہرا تھا کہ اس کے ہلتے لب اس کے داہنے

Huria Malik Official

رخسار سے ٹکراتے اس کے اندر خون کی گردش کو تیز کرنے لگے۔

تبھی اس نے بے اختیار پیچھے کو کھسکنا چاہا لیکن گردن پہ ہونے والی گرفت نے اس کو روک دیا۔

"وہ سچ جس کی بناء پہ سب کو لگ رہا ہے کہ آپ کا وجود ہماری محبت کی داستان کو نیا وجود دینے والا ہے۔" اس کے حرکت کرتے بالائی لب کو ڈھانپنے والی مونچھیں اس کے گال

Huria Malik Official

سے ٹکراتی اسے ایک عجیب سی چبھن سے دوچار کر رہی تھیں۔

"وہ سچ جسے آپ جان بوجھ کے فراموش کر چکی ہیں۔ایسا سچ جو یہ چیخ چیخ کے بیان کرتا ہے کہ آپ کا شیراز لاکھانی سے کوئی رشتہ نہیں ہے اور۔۔۔۔۔۔ "دھیرے سے کہتا وہ ایک دم سے گویا اس کی سانسیں روک گیا تھا۔

Huria Malik Official

اس نے فق پڑتے چہرے کے ساتھ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا جو اس سے انچ بھر کے فاصلے پہ چہرہ کیے اس کی بے یقین آنکھوں میں دیکھتا ہوا مزید بولنے لگا۔

"اور ایک ایسا سچ جو یہ کہتا ہے کہ آپ کا یاور گردیزی سے ہر رشتہ ہے۔ "گھمبیر لہجے میں کہتا وہ اس کے سر پہ ہفت اقلیم گراتا اسے کچھ بھی پروسیس کرنے کا موقع دیے بغیر اس ایک انچ کے فاصلے کو مٹاتا اس کے کپکپاتے ہونٹوں کو

Huria Malik Official

اپنی گرفت میں لیتا جیسے ہر عہد اور ہر حد کو توڑتا اس کی روح پہ مہر ثبت کر گیا۔

ایک ہاتھ بدستور اس کی گردن کی پشت پہ جمائے وہ اس کا چہرہ ہلکا سا اوپر کیے دوسرا ہاتھ اس کے پہلو پہ جمائے پوری شدت و محبت سے اس کے ہونٹوں پہ جھکا اس کی سانسیں چرا رہا تھا۔

جبکہ وہ جو اس کے کیے انکشافات سے ہی نہ سنبھلی تھی، اس کی اس غیر متوقع جسارت پہ جیسے اس کا پورا وجود تھراہ کے

Huria Malik Official

رہ گیا، اس کی بڑھتی ہوئی شدت پہ اس نے بے ساختہ اس کی کلائی پہ دھرے ہاتھ کی انگلیاں اس انداز میں دبائیں کہ اس کے ناخن اس کے بازو میں کھب سے گئے لیکن وہ اس سب سے بے پرواہ پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ اس کے ہونٹوں پہ جھکا اس فسوں خیز لمحے کا سحر بڑھانے لگا۔

ہونٹوں پہ بڑھتی جسارت کے ساتھ ساتھ اس کے ہاتھ کی بڑھتی گرفت اپنے پہلو پہ محسوس کرتی پرنیاں کو جیسے ہر شے ہاتھ سے پھسلتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔

Huria Malik Official

خود سے کیے گئے عہد اور کسی دوسرے انسان کا خوف۔

کیونکہ وہ بڑی جرات و استحقاق کے ساتھ اس پہ جھکا اس کو خود کے ساتھ باندھ رہا تھا۔

بند ہوتے دماغ کو بمشکل حواسوں میں لاتے ہوئے اس نے دوسرا ہاتھ اس کے کندھے پہ زور سے مارتے ہوئے گویا اس کو حواسوں میں لانے کی کوشش کی مگر وہ اگلے ہی لمحے اسے ایک جھٹکے سے اپنے بے حد نزدیک کرتا اب اس کے بالائی لب کے کنارے کو نم کر رہا تھا۔

Huria Malik Official

اس کی اس بے باک حرکت پہ اس کے وجود کپکپا اٹھا، جبکہ دل گویا حلق سے باہر آنے کو مچلنے لگا مگر وہ اس کی مزاحمت کو خاطر میں لائے بغیر اس کے ہونٹوں پہ نرم بوسے دیتا اس کی ٹھوڑی کی جانب بڑھنے لگا تو اس نے جلدی سے اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کے اس کے چہرے پہ رکھا اور خود تیزی سے چہرے کا رخ موڑا۔

"پپ۔۔پلیز بس کریں۔ہم گاڑی میں ہیں۔" اس کے جذبات کی طغیانی جب تھمنے کی بجائے مزید بڑھنے لگی تو وہ

Huria Malik Official

بمشکل گویا ہوئی مگر جب اس نے اس کا اپنے چہرے پہ رکھا ہاتھ تھامتا اس کی طرف جھکنے لگا تو وہ بے اختیارانہ انداز میں بول اٹھی۔

"یاور پلیز آپ کو میری قسم۔اب اگر آپ نے ایسی کوئی حرکت کی تو میں کچھ کر دوں گی۔ "بمشکل اپنے آنسوؤں کو روکتی وہ نم آنکھوں و لہجے میں بولی تو اس نے چند لمحے سرخ آنکھوں سے اس کا دہکتا ہوا چہرہ دیکھا اور پھر دھیرے سے

Huria Malik Official

اسے اپنے ہاتھوں کی گرفت سے آزادی بخشتا تھوڑا فاصلے پہ ہوا۔

"ٹھہری نا آپ بھی، اپنے خاندان والوں کی طرح ظالم اور بے حس۔ "سپاٹ اور آتش زدہ لہجے میں کہتے ہوئے اس نے گاڑی سٹارٹ کی لیکن وہ اس کے الفاظ پہ سُن ہو چکی تھی۔

Huria Malik Official

"اور آپ کیا ہیں؟موقع سے فائدہ اٹھانے والے مفاد پرست۔ "ایک دم سے اپنے سٹل زون سے باہر نکلتی وہ اس کی طرف رخ کرتی غرائی تھی۔

تو اس کے الفاظ پہ اس نے کرنٹ کھا کے اسے دیکھا جو بپھرے ہوئے تاثرات کے ساتھ اسے ہی گھور رہی تھی۔

"میں ظالم اور بے حس ہوں تو آپ لوگ کیا ہیں؟ پہلے آپ کی ماں نے میری مجبوری کا فائدہ اٹھا کے مجھے ٹریپ کیا اور پھر آپ نے موقع ملنے پہ اپنی ہوس پوری کرتے ہوئے یہ

Huria Malik Official

تک فراموش کر دیا کہ میں کسی کے نکاح میں ہوں۔ " تلخی اور تنفر سے بھرپور لہجے میں بولتی وہ جیسے ہر حد کراس کر گئی۔

جبکہ اس کی الفاظ کی ایسی گراوٹ پہ وہ ایک جھٹکے سے گاڑی روکتا بلند لہجے میں غرایا۔

"پرنیاں "!اس کے لہجے میں دھاڑ پہ جہاں اس کی سماعتیں لرز اٹھی تھیں وہیں پہلی دفعہ اس کے ہونٹوں سے اپنا نام سن کر وہ ششدر بھی تھی۔

Huria Malik Official

"ہوس کا مطلب جانتی ہیں آپ؟ "اس کے بازوؤں کو زور سے جھکڑتا وہ کسی زخمی شیر کی مانند غراتا ہوا اسے کی آنکھوں میں جھانکنے لگا جس کے اُس کی شدتوں سے سرخ ہوتے لب کچھ کہنے کی کوشش میں تھرتھرا کے رہ گئے۔

"موقع ملنے پر اگر میں ہوس پوری کرنے والوں میں سے ہوتا تو آج یہاں آپ کا فیک چیک اپ نہ کروانے آتا بلکہ آج آپ کی پھیلائی ہوئی جھوٹی بات سچ ہوتی۔ "اس کی

Huria Malik Official

خاموشی پہ مزید سلگتا وہ پہلے سے بھی بلند آواز میں دھاڑا تو اس نے خوف اور شرمندگی کے باعث زور سے آنکھیں میچ لیں۔

"ممم۔۔مجھے درد ہو رہی ہے۔" آنکھیں زور سے میچے وہ مدہم لہجے میں منمنائی تو فوراً اس کے بازو اپنی گرفت سے آزاد کرتے یاور نے زور سے دونوں ہاتھ سٹیئرنگ پہ مارے اور اپنی طرف کا شیشہ پورا کھول کے سگریٹ سلگانے لگا۔

Huria Malik Official

اگلے چند منٹوں کے بعد گاڑی ایک بڑے سے ہاسپٹل کے باہر رکی تو اس نے نکل کے معمول کی طرح اس کی طرف کا دروازہ کھولا اور سپاٹ تاثرات سے سجے چہرے کے ساتھ اسے لیے سیدھا ڈاکٹر سماویہ کے روم کی طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم "!کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بلند آواز میں بولا تو ڈاکٹر نے بڑی گرمجوشی سے انہیں خوش آمدید کیا۔

Huria Malik Official

"ڈاکٹر صاحبہ!میں نے ساری کنڈیشن آپ کو بتا دی تھی۔اس لیے آپ کانڈلی پازیٹو رپورٹ کے ساتھ ایک فائل تیار کروا کے ہمیں ہینڈ اوور کر دیں۔ "اس نے بیٹھتے ہی بنا تمہید مدعا بیان کیا تو ڈاکٹر صاحبہ نے ایک گہری نگاہ اس انوکھے کپل پہ ڈالی۔

جو ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے انتہائی شاندار لگ رہے تھے لیکن دونوں کے چہروں پہ چھائی وحشت انہیں گہن لگا رہی تھی۔

Huria Malik Official

"جی یاور صاحب!آپ کی فائل میں نے خود تیار کر دی ہے۔آپ یہ لے لیجیے اور جو ملٹی وٹامنز میں نے لکھے ہیں ان کا کوئی نقصان نہیں ہے اس لیے اگر آپ کی مسز کو یہ لینے پڑتے ہیں تو یہ ریلیکس ہو کے انہیں لے سکتی ہیں۔ "اس نے نرمی سے مسکراتے ہوئے انہیں کہا تو وہ شکریہ ادا کرتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

"ایک منٹ یاور صاحب "!اسے اٹھتا دیکھ کر ڈاکٹر نے اسے پکارا۔

Huria Malik Official

"جی؟ "وہ اس کی طرف مڑا۔

"ابھی فائل تو ریڈی ہو گئی ہے لیکن جیسے جیسے وقت گزرے گا تو ان کا وجود ان کے لیے سوالات کھڑے کر سکتا ہے اس لیے آپ کو اس کے حل کا سوچ لینا چاہیے۔ "اب کی بار سنجیدگی سے توجہ ایک اور طرف دلوائی گئی تو سر جھکائے کھڑی پرنیاں کے چہرے پہ خجالت و شرمندگی کے رنگ چھانے لگے۔

Huria Malik Official

"تھینک یو ڈاکٹر صاحبہ "!ٹھہرے ہوئے لہجے میں ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتا جب وہ اسے ساتھ لیے ہاسپٹل سے باہر نکلا تو ان سے چند میل کے فاصلے پہ کھڑے ایک آدمی نے اپنے موبائل سے لی گئی ایک تصویر' انور خیبر 'اور' شیراز لاکھانی ' کے نمبر پہ سینڈ کر دی۔

ایک زوردار آواز حویلی کے ہال میں گونجی تو سب عورتیں اپنے کمروں سے نکل کے دیواروں سے لگ کے کھڑی ہوتی

Huria Malik Official

ہال میں دیکھنے لگیں جہاں وہ زخمی شیر کی مانند قیمتی شو پیسز ادھر ادھر پھینکتا دھاڑ رہا تھا۔

"سالی، کمینی، حرا*۔۔۔۔اس سالے کے بچے پیدا کرتی پھر رہی ہے اور آپ لوگ مجھے کہتے رہے ہیں کہ میں ابھی اس شخص کو نہ چھیڑوں۔" جب سے گائنی ہاسپٹل کے باہر سے ان دونوں کی تصاویر انہیں موصول ہوئی ہیں تب سے وہ غصے سے آگ بگولہ ہو رہا تھا۔

Huria Malik Official

"میں اینٹ سے اینٹ بجا ڈالوں گا اس کمینے کے سیاسی کیریئر کی اور ان دونوں کو عبرتناک سزا دوں گا جنہوں نے میری عزت روندنے کی کوشش کی ہے۔ "احساسِ شکست سے دوچار ہوتا وہ غرا رہا تھا۔

"تم جانتی ہو ناں کہ تمہاری بیٹی کہاں گلچھڑے اڑا رہی ہے؟جانتی ہو ناں۔ "یونہی دھاڑتے اس کی نظر صوفیہ بیگم پہ پڑی تو عقاب کی مانند ان کی طرف لپکا اور انتہائی دیدہ دلیری

Huria Malik Official

سے ان کے بال مٹھی میں جھکڑتا غصے سے بولا تو ان تین بہنوں کی چیخیں نکل گئیں۔

"بکواس بند کرو تم سب اپنی۔اگر تم لوگوں کی کمینی بہن نہ ہاتھ آئی تو میں تم لوگوں کی زندگی تم لوگوں پہ حرام کر دوں گا۔ "ان تینوں پہ دہشت بھری نگاہ ڈالتا وہ صوفیہ بیگم کو ایک جھٹکے سے پرے پھینکتا اپنے ماموں کی طرف بڑھا تھا۔

Huria Malik Official

"اگر آپ کی غیرت مر گئی ہے تو مجھے پروا نہیں لیکن اب میں ایک لمحے کے لیے بھی آرام سے نہیں بیٹھوں گا۔ "وہ تنفر سے انہیں دیکھتا اس کے خون میں ابال لانے لگا۔

"فکر نہیں کرو تم۔ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ان دونوں کو بیچ چوراہے ان کے کیے کی سزا دیں گے۔"انصر خیبر نے بھانجے کا کندھا تھپکا جو اچانک موبائل پہ دوست کی کال آنے پہ باہر کی طرف بڑھا۔

Huria Malik Official

"یار سمجھا اس شیخ کو کہ کچھ دن انتظار کرے۔ ٹھکانہ لگ گیا ہے پتہ اس کا۔اب بس اس کو وہاں سے نکالنا باقی ہے۔ "وہ موبائل کان سے لگائے جھنجھلائے سے انداز میں بول رہا تھا۔

"کیا بکواس ہے یہ؟اگر وہ نہیں بھی بروقت ہاتھ آتی تو تین بہنیں ہیں اس کی یہاں اور تینوں ایک سے بڑھ کے ایک ہیں۔کسی کو بھی شیخ کے حوالے کر دوں گا۔ "وہ اس کی بات سن کر اپنے ذہن میں سیٹ کیے دوسرے پلان سے اسے آگاہ کرتا کال بند کر گیا۔

Huria Malik Official

اب اس کی ساری توجہ 'یاور گردیزی 'کے متعلق ہر ایک معلومات لینے پہ مرکوز ہو چکی تھی۔

دن بہت سُبک روی سے گزر رہے تھے۔جہاں اس کی گڈ نیوز سن کر اسے پہلے سے بھی زیادہ سپیشل پروٹوکول دیا جا رہا تھا وہیں ان دونوں کے درمیان اس دن گاڑی میں ہوئی گفتگو کے بعد ایک خلا سا بن چکا تھا۔

وہ اپنے معمول کی مانند کچھ دن مینشن میں جبکہ زیادہ دن وِلا گزار رہا تھا کیونکہ اب ان کے گرد گھیرا کافی تنگ ہو رہا تھا

Huria Malik Official

اور وہ کسی کو بھی بھنک پڑے بغیر اس سارے میس کو خود نپٹانا چاہتا تھا کہ مسئلہ' پرنیاں 'کا تھا۔

"کیسا محسوس کر رہی ہیں آپ ممی ٹو بی؟ "وہ ڈھیلے ڈھالے سے انداز میں چلتی آ کے صوفے پہ ڈھیر ہو گئی تو رملہ نے اس کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔

لیکن جواب اس کی بجائے ابھی وہاں آتے شایان نے دیا تھا۔

Huria Malik Official

"وہ کیا محسوس کر رہی ہیں۔یہ جاننے کے لیے آپ رخصتی کروالیں۔سچ کہہ رہا ہوں تجربہ زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ "بے شرمی سے کہتے ہوئے اس نے اسے دیکھ کہ ونک کیا تو وہ سٹپٹا سی گئی۔

"شرم کیا کریں کچھ۔سب کے سامنے آپ شروع ہو جاتے ہیں۔ "وہ شاکی انداز میں گویا ہوئی۔

Huria Malik Official

"ٹھیک کہہ رہی ہو تم سوری۔" ایک نظر آنکھیں کھول کے سیدھی ہو بیٹھتی پری، وہاں سنیکس اور چائے کے ٹرے لاتی رمشہ اور آیت کو دیکھتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا۔

تو اسے احساس ہونے پہ اس نے تشکر بھرا سانس کھینچا لیکن اگلے ہی لمحے وہ سانس جیسے حلق میں ہی اٹک گیا۔

"چلو اٹھو۔ہم روم میں جا کے شروع ہوتے ہیں۔" کیونکہ وہ اس کا ہاتھ پکڑتا اسے کھڑا کرنے کی کوشش کرتا اسی

Huria Malik Official

سنجیدگی سے بولا تو وہ بلش کرتے چہرے کے ساتھ اپنا ہاتھ چھڑوانے لگے۔

"بہت بے شرم ہیں آپ۔بھائی کو بتاوں گی میں۔ "اس نے ہمیشہ والا ڈراوا دینے کی کوشش کی تھی۔

"ارے چھوڑو جی۔اگر تمہارے پاس تمہارا بھائی ہے تو میرے پاس میری بھابھی بیگم ہیں۔ "اس نے اس کی دھمکی ہوا میں اڑاتے بے نیازی سے کہا تو پرنیاں چوکس سی ہو گئی۔

Huria Malik Official

"کیا خیال ہے بھابھی بیگم اپنے شوہر نامدار کے مقابلے میں میرا ساتھ دیں گی ناں؟ "اس نے اب کے ڈائریکٹ اسے ہی مخاطب کر لیا۔

"آں۔۔۔وہ۔۔میرا مطلب ہے کہ وہ بہت غصے والے ہیں۔ " وہ جلدی جلدی سے بولی تو سب نے ایک ساتھ ماتھے پہ ہاتھ مار کے اسے دیکھا۔

"او خدا کی بندی! آپ کس دنیا کی ہو۔آپ کو دیکھ کے بھائی کے سارے کسے ہوئے پیچ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور آپ ہیں

Huria Malik Official

کہ ان کے غصے سے ڈری بیٹھی ہیں۔ "آیت نے اسے گھوری دیتے اسے لتاڑا تبھی امتثال اور حماد بھی آ گئے اور سب مل کے اس کی کلاس لگانے لگے۔

"یہ آپ سب مجھے کیوں بتا رہے ہیں؟ "وہ ان کی باتوں سے جھینپتی جیسے موضوع بدلنا چاہتی تھی۔

Huria Malik Official

"ہم آپ کو اپنے بھائی کی محبت کا ثبوت دینا چاہتے ہیں۔ "

امتثال نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے ایک اشارہ ان سب کو کیا

تو وہ گڑبڑا سی گئی۔

"نہیں۔مجھے کوئی ثبوت نہیں چاہیے۔میں ویسے ہی مان لیتی

ہوں۔ "وہ جلدی سے ہاتھ اٹھاتی منہ میں موجود کاجو چباتے

ہوئے بولی لیکن بے سود۔

Huria Malik Official

"اونہوں!ابھی آپ اس کھڑوس کو کال کریں گی اور اسے ابھی گھر آنے کو کہیں۔اگر وہ آ گیا ت۔۔۔۔ "شایان نے قدرے بلند آواز میں ہاتھ کا مائیک بنا کے کہا تو اس کی بات پوری ہونے سے قبل وہ اسے ٹوک گئی۔

"ہرگز نہیں۔میں ایسا کچھ بھی نہیں کرنے والی۔ "اس نے فوراً دھڑکتے دل کے ساتھ انہیں انکار کیا۔

"خبردار "!سب ایک ساتھ بولے تو وہ اچھل سی گئی۔

Huria Malik Official

"ابھی بلوائیں انہیں۔خدا کی پناہ۔اتنی اچھی گڈ نیوز ملی ہے جسے اپنے ٹف شیڈول کے باعث وہ کھڑوس سیلیبریٹ کرنے سے منع کر گیا ہے اس لیے آج ہم ایک سپیشل جگہ پہ ڈنر کریں گے۔ "شایان نے فوراً موبائل اس کے سامنے کرتے تاسف زدہ لہجے میں کہا تو وہ باری باری ان کی شکلیں دیکھتی نفیسہ چچی کو بلانے لگی۔

"نفیسہ چچی!یہ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔ "اس نے بلند آواز میں کہا۔

Huria Malik Official

"مما ہم یہ ظلم نہیں کر سکتے۔ہمیں اِن کی سرکار سے ڈر لگتا ہے۔ "حماد نے شرارت سے جوابی کاروائی کی تو وہ بری طرح سے جھینپ گئ لیکن جب انہوں نے نفیسہ چچی کو بھی اپنا ہمنوا بنا لیا تو اسے چارو ناچار شایان کے ہاتھ سے موبائل لینا پڑے جس پہ اس کا نمبر جگمگا رہا تھا۔

دھک دھک کرتے دل کے ساتھ اس نے کال ملائی۔

"السلام علیکم "!دوسری جانب سفیر نے کال ریسیو کی تھی کیونکہ یہ نمبر اس کا پرسنل نہیں تھا۔

Huria Malik Official

"وعلیکم السلام!سفیر بھائی آپ کے سر کہاں ہیں؟ "ان سب کے اشارے کنائیوں پہ اس نے ایک مٹھی زور سے بھینچتے اس سے استفسار کیا۔

"میم!سر کی آفیشل میٹنگ چل رہی ہے۔"اس نے مودب لہجے میں جواب دیا۔

Huria Malik Official

"میری بات کروا دیں پلیز۔ "اس نے لب دانت تلے دبائے ہولے سے کہہ دیا اور پھر سب سانس روکے سفیر کے جواب کا انتظار کرنے لگے کہ آیا جواب منفی آتا ہے یا مثبت؟

"السلام علیکم!یاور گردیزی سپیکنگ۔ "اس کے جواب کی بجائے خوبصورت آواز سپیکر میں گونجی تو ایک نامحسوس سا احساس اس کے دل میں سرائیت کر گیا۔

جبکہ سب کے چہروں پہ معنی خیز مسکان پھیل چکی تھی۔

Huria Malik Official

"وعلیکم السلام۔ "وہ جواب دیتی اگلی بات سوچنے لگے کہ کیا کرے۔

"آپ ٹھیک ہیں ناں؟کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟ "وہ اس کی کال کا سن کر یقیناً پریشان ہوا تھا۔

"نہیں۔سب ٹھیک ہے۔آپ شاید میٹنگ میں تھے تو می۔۔۔۔ "وہ بات بنانے کی کوشش کرنے لگی تاکہ کسی طرح بات شروع ہو سکے۔

Huria Malik Official

"بھاڑ میں گئی میٹنگ۔آپ نے کال خیریت سے کی ہے ناں؟وہاں سب ٹھیک ہے ناں؟ "جس طرح کے حالات آج کل ان کو دبوچے ہوئے تھے اس کی پریشانی فطری تھی۔

جبکہ اس کی' بھاڑ میں گئی میٹنگ 'پہ شایان نے' دیکھا میں نے کہا تھا ناں 'والی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ بلش کر گئی۔

"جی سب ٹھیک ہے۔آپ واپس کب آ رہے ہیں؟ "اس نے سوال بدلا تو وہ اس کے انداز پہ تھوڑا ٹھٹھکا تھا۔

کیونکہ وہ جو کبھی اس کی کال کا بھی جواب نہیں دیتی تھی اس کی اس کال وہ بھی شایان کے نمبر سے، وہ جیسے کال کا مقصد سمجھنے کو تھا۔

"ابھی فائنل نہیں ہے۔میری ان دنوں کچھ میٹنگز ہیں۔ "اس نے ٹھہرے ہوئے انداز میں جواب دیا تو آیت نے اسے ٹہوکا دیا۔

Huria Malik Official

"آپ ابھی آ جائیں۔ "اس نے دھیرے سے کہتے ہوئے لب زور سے بھینچ لیے تھے جبکہ آیت اسے ٹہوکا دیتی ہاتھوں سے کچھ اشارے کر رہی تھی۔

"م۔۔میں میرا مطلب ہے کہ مجھے آپ یاد آ رہے ہیں۔ " اس نے سانس روکے تیزی سے کہہ کے زبان دانتوں تلے دباتے ہوئے آنکھیں زور سے میچ لیں۔

جبکہ دوسری طرف وہ گویا سانسیں تھامے اس کے لفظ لفظ کو دل میں اتار رہا تھا۔

Huria Malik Official

دونوں طرف تیز تیز دھڑکتے دلوں کی آواز ایک دوسرے کی سماعتوں میں باآسانی پہنچ رہی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اس کی طرف سے آتی' ٹوں، ٹوں 'کی آواز پہ جیسے سحر ٹوٹ سا گیا۔

جس پر اس نے موبائل کان سے ہٹا کے بے یقین نگاہوں سے اس کی بے جان ہوتی سکرین کو دیکھا تو جیسے ایک شدید دکھ اور اہانت کی لہر پورے وجود کو توڑ گئی۔

یہی حال سب کا تھا، گویا سب ہی اس ردعمل کے لیے تیار نہیں تھے۔

Huria Malik Official

سب نے ایک شرمندگی سے بھرپور نظر اس کے دھواں دھواں ہوتے چہرے پہ ڈالی جو ابھی تک بے یقینی سے ہاتھ میں پکڑے موبائل کی سکرین کو گھورے جا رہی تھی۔

"وہ شاید بہت بز۔۔۔۔ "اس آکورڈ سی سچویشن کو نفیسہ چچی نے توڑنا چاہا لیکن وہ ایک جھٹکے سے موبائل شایان کی طرف پھینکتی تیزی سے اٹھی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

Huria Malik Official

"پرنیاں دھیان سے۔ "اسے بھاگتے دیکھ کر نفیسہ چچی اس کے پیچھے لپکیں تو وہ سارے بھی اٹھ گئے۔

"یاور کی روٹین اور طبیعت کو جانتے بوجھتے تم لوگوں کی گئی شرارت کی وجہ سے پرنیاں کا دل ٹوٹ گیا اور اس کی کنڈیشن بھی اب ٹھیک نہیں ہے۔ "سب کو اجتماعی طور پہ لتاڑتیں وہ اپنا دوپٹہ سنبھالے وہ ان کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

Huria Malik Official

اور پھر ان سب کی توقع کے عین مطابق وہ بیڈ پہ اوندھے منہ گری تکیے میں چہرہ چھپائے شدتوں سے رو رہی تھی۔

"ریلیکس پری!وہ کانفرس ہال میں تھا۔وہاں سگنلز کا ایشو ہوتا ہے اس لیے ایسے کال بند ہوگئی ہو گی۔ "اس کے پاس بیٹھ کے انہوں نے اس کا سر تھپتھپاتے نرم لہجے میں اسے تسلی دی۔

Huria Malik Official

کیونکہ وہ اس کی کنڈیشن کی وجہ سے زیادہ فکرمند ہو رہی تھیں کہ زیادہ رونا اور ٹینشن لینا اس کے لیے ٹھیک نہیں تھا۔

وہ سارے اس کی دل جوئی کر رہے تھے لیکن اس کی ہچکیاں کم ہونے کی بجائے مزید تیز ہو رہی تھیں کیونکہ ایک لاشعوری مان کے تحت اس نے اس سے بات کی تھی مگر اس کا ایسا ہتک آمیز رویہ اسے بھلائے نہیں بھول رہا تھا۔

Huria Malik Official

اس کی حالت دیکھتے ہوئے نفیسہ چچی نے مسز گردیزی کو بلانے کا سوچا کیونکہ وہ اس کی طبیعت کو لے کر بہت ٹچی تھیں اور اگر پری کے سٹریس اور رونے کو لے کر اس کی طبیعت بگڑ جاتی تو یقیناً وہ ناراض ہوتیں اس لیے انہوں نے سائیڈ پہ ہو کر مسز گردیزی کو مختصراً انداز میں سب بتا کے پری کے مسلسل رونے کا بتایا تو ان کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔

Huria Malik Official

"یاور کو خیال نہیں کہ عورت اس کنڈیشن میں کتنی ٹچی ہو جاتی ہے۔" وہ خفگی سے بولتیں اپنی پی اے ردا کو تھوڑی دیر سیکرٹری صاحب سے میٹنگ کو ڈیلے کرنے کا کہہ وہ ڈرائیور کا گاڑی نکالنے کے لیے میسج بھجوا چکی تھیں۔

پندرہ سے بیس منٹ کے بعد وہ جب گھر آئیں تو نیچے رکنے کی بجائے سیدھا اوپر یاور کے کمرے میں پہنچ گئیں جہاں وہ نفیسہ بیگم کے کندھے پہ سر رکھے ہچکیاں لے رہی تھیں۔

Huria Malik Official

"پرنیاں "!ان کا رویہ پہلے بھی اس کے ساتھ حقیرانہ یا سخت نہ تھا مگر ایک خول سا ضرور تھا مگر جب سے اس کی ہریگنینسی کا سنا تھا تب سے تو وہ ایک الگ ہی روپ میں اس کے سامنے آ چکی تھیں۔

جبکہ ان کی آواز سن کر اسے جیسے نئے سرے سے اپنا دکھ یاد آیا تھا۔

Huria Malik Official

"مام!یا۔۔یاور۔۔۔۔" انہیں دیکھ کر وہ جیسے ایک بار پھر سے ٹوٹ کے رونے لگی جبکہ اس کی سوجی آنکھیں دیکھ کر ان کو شاید زندگی میں پہلی دفعہ بیٹے پہ غصہ آیا تھا۔

"ریلیکس ڈیئر۔میں بات کر لیتی ہوں یاور سے۔آپ رونا بند کریں پہلے۔" اسے کندھے سے لگائے انہوں نے اس کے بکھرے بال سمیٹتے ہوئے رملہ کو پانی دینے کا اشارہ کیا اور خود اس کے ہونٹوں سے پانی کا گلاس لگایا۔

Huria Malik Official

"ایسی بات ہو تو روتے نہیں ہیں بلکہ ایسا ہی ردعمل مقابل کے منہ پہ مارتے ہیں۔ایسے رونے والے کمزور ہوتے ہیں۔ " اس کے ہچکیاں بھرتے وجود کو تفکر سے دیکھتے ہوئے وہ اپنے مخصوص انداز میں بول رہی تھیں۔

"لیکن یاور نے میری کال بند کر دی تھی۔میں نے آنے کا کہا تھا، میں۔۔میں نے یہ بھی کہا کہ مجھے یاد آ رہی ہے لیکن انہوں نے کال بند کر دی تھی۔ "وہ یونہی سسکیاں بھرتی جیسے اپنا دکھ بیان کر رہی تھی۔

Huria Malik Official

"کال اس لیے بند کر دی تھی کہ مجھے وہ سب آپ کے سامنے بیٹھ کے آپ کے منہ سے سننا تھا۔ "مسز گردیزی کے کسی بھی جواب سے قبل دروازے کی سمت سے آتی بھاری آواز پہ سب نے بیک وقت پلٹ کے دروازے کی سمت دیکھا۔

جہاں پہ وہ سیاہ پینٹ کے ساتھ سیاہ چمکتی ہوئی شرٹ کو سیاہ لیدر بیلٹ میں پھنسائے، گریبان کے اوپری دو بٹن کھولے،

Huria Malik Official

کف کہنیوں تک فولڈ کیے، بائیں کلائی پہ قیمتی گھڑی پہنے، اسی ہاتھ میں موبائل اور کیز تھامے اور پیروں کو سیاہ شوز میں مقید کیے، بکھرے بالوں کے ساتھ کھڑا مسز گردیزی کے ساتھ لگی پرنیاں کو سیاہ چمکتی آنکھوں سے دیکھے جا رہا تھا۔

جو اس کی آواز سن کر بھی متوجہ نہ ہوئی تھی۔

"یاور یہ کیا طریقہ ہے؟ایسے کون ری ایکٹ کرتا ہے؟تب سے رو رہی ہے یہ اور آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ ایسی کنڈیشن میں اس کا ایسے رونا یا سٹریس لینا اچھی بات نہیں

Huria Malik Official

ہے۔ "مسز گردیزی نے اسے دیکھتے ہی فہمائشی انداز میں اسے لتاڑا جبکہ باقی سب کے چہرے اب قدرے کھِل سے گئے تھے۔

لیکن اس کے رونے کا سن کر اس کا چہرہ سپاٹ ہو چکا تھا، اس نے ایک گہری نظر اس کے مسز گردیزی کے کندھے پہ رکھے سر پہ ڈالی کیونکہ اس نے اب تک چہرہ نہیں اٹھایا تھا۔

"اوکے۔اب مجھے یہ بتائیں کہ سوری آپ سے کرنی ہے یا آپ کی بہو سے؟ "نظریں ہنوز اس پہ ٹکائے وہ بھاری لہجے

Huria Malik Official

میں بولا تو اس کی بات سن کر شایان کی زبان میں بڑی خارش ہوئی لیکن ماحول چونکہ سازگار نہیں تھا اس لیے بمشکل خود پہ کنٹرول کیے بیٹھا رہا۔

"جس کو رلانے کا جرم کیا ہے، معافی بھی اسی سے مانگیں۔ " نفیسہ چچی نے لہجے میں شگفتگی لیے کہا تو وہ گہری سانس بھرتا ہوا آگے ہوا اور بڑی سہولت کے ساتھ مسز گردیزی کے کندھے سے لگی پرنیاں کے دونوں بازو تھام کے اسے اپنے سامنے کھڑا کر دیا۔

Huria Malik Official

وہ جو مسز گردیزی میں چھپی اس سے شدید ناراضگی کا اعلان کیے بیٹھی تھی، اس کی اس حرکت پہ گڑبڑاتی ہوئی اس کے ہاتھوں سے بازو چھڑوانے لگی۔

"سب کے سامنے آپ کو ہرٹ کرنے کا باعث بنا ہوں اس لیے سوری سب کے سامنے کر رہا ہوں۔ جس وقت آپ کی کال آئی اس وقت میں کانفرس ہال میں تھا۔اس وقت آپ کے کہے الفاظ مجھے بے یقینی کی دلدل میں لے گئے تھے۔اور اسی بے یقینی کو ختم کرنے کے لیے میں بنا آپ کو کچھ بولے

Huria Malik Official

سیدھا وہاں سے نکل آیا۔میں اس وقت نہ کچھ بولنا چاہتا تھا نہ کچھ سننا کہ میں اُس ٹرانس کو ختم نہیں کرنا چاہتا تھا مگر میری بے اختیارانہ حرکت پہ آپ ہرٹ ہوئی ہیں اس کے لیے سوری اور آئندہ پلیز روییۓ گا مت۔ "اس کے بازووں پہ نرم گرم سی گرفت قائم کیے وہ بالکل اس کے سامنے کھڑا اس کی سوجھی متورم گلابی آنکھوں میں دیکھتا وہ گہرے لہجے میں بولتا اسے ششدر کر رہا تھا۔

Huria Malik Official

"مجھ پہ غصہ یا دکھ ہو تو مجھ پہ ہی نکالا کریں پلیز۔اپنی آنکھوں کا یوں حال خراب مت کیجیے گا، مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ "اب کی بار لہجہ بے حد مدہم مگر احساسات و جذبات میں ڈوبا ہوا تھا۔

جس کے اثر میں کھوئی وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جب اگلے ہی لمحے اپنی متورم آنکھوں پہ اس کے سلگتے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوتے اس کی پلکیں عارضوں پہ جھک گئیں۔

Huria Malik Official

کیونکہ وہ جیسے اس کی آنکھوں کے ٹرانس میں گم سب کی موجودگی سے بے خبر اس کی آنکھوں کو اپنے لمس کے مرہم سے سجا رہا تھا۔

"سب کچھ ٹھیک ہے میرے یار لیکن پہلے بتا دیتے کہ تم نے سوری شاہ رخ بن کے کرنی ہے تو ہم یہاں سے کوچ کر جاتے لیکن اب بھی ہم پہ رحم کھا لے۔" وہ اس کی پلکوں پہ ٹھہرے آنسوؤں کو ہونٹوں سے محسوس کر رہا تھا جب شایان

Huria Malik Official

کی شریر آواز پہ پرنیاں کرنٹ کھا کے پیچھے ہٹی اور شرم سے سرخ ہوتے سب کی طرف درزیدہ نگاہوں سے دیکھا۔

تو سب آنکھوں پہ ہاتھ دھرے مسکرا رہے تھے جبکہ مسز گردیزی اور مسز نفیسہ نظریں جھکائے مسکرا رہی تھیں۔

ان سب کو دیکھ کے ایک لمحے کو آکورڈ محسوس کرتا وہ اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتا خود پہ ضبط کے پل باندھنے لگا۔

"اب چونکہ معافی تلافی ہو گئی ہے تو ہم تمہیں بتاتے چلیں کہ بھابھی بیگم نے تمہیں اس لیے بلایا تھا کہ آج تم ہم سب

Huria Malik Official

کو لے کر اپنے فارم ہاوس سپیشل ڈنر کروا رہے ہو۔ "شایان نے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے اگلے پلان کے بارے میں اسے آگاہ کیا تو وہ ایک نظر اسے دیکھتا سر اثبات میں ہلا گیا۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ آپ کے شوہر کے پیچ آپ کے سامنے ہِل جاتے ہیں۔ "اس کے فوراً مان جانے پہ شایان کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی تو اس نے لپک کے اس کی گردن دبوچی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

Huria Malik Official

جبکہ اب لڑکیاں اس کی وارڈروب کے سامنے کھڑی اس کے لیے ڈریس سلیکٹ کرنے لگیں۔

جو سب کی مشترکہ رائے سے وائٹ کلر کی زمین کو چھوتی فراک منتخب ہوئی تھی۔جس کی آستینیں ایمبرائیڈڈ نیٹ پر مشتمل اور کمر پہ ایک لمبی سی زپ تھی۔

مجموعی طور پہ ڈریس رویلنگ تو نہیں تھا لیکن ایک بولڈ سی لُک ضرور دے رہا تھا۔

تبھی وہ اسے پہننے سے ہچکچائی تھی مگر سب کے زور دینے پہ بالآخر اسے ماننا پڑا۔

Huria Malik Official

وہ اپنے کمرے میں ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی فراک کا فرنٹ گلا ٹھیک کرتی ہلکا پھلکا ٹچ اپ کرنے لگی۔ اس کمر پہ لگی لمبی زپ کھلی ہوئی تھی مگر وہ اسے کسی سے بند کروانے کا سوچ کر اب اپنے گلے اور کانوں میں جیولری پہن رہی تھی۔

Huria Malik Official

اس کے تیار ہونے تک جب کوئی بھی لڑکی اس کے کمرے میں نہ آئی تو وہ کمر کی طرف ہاتھ لے جاتی زپ بند کرنے کی کوشش کرتی یاور کو سوچنے لگی۔

جو اس کی ہزار حدبندیاں دینے کے باوجود بہک جاتا تھا۔ جو اسے ہر انجام سے بے پرواہ کیے اپنے جذبات کی رو میں بہانے کو تیار تھا۔

وہ ہر بار خود سے عہد کرتی تھی کہ اس کو خود کے نزدیک نہیں آنے دے گی مگر ہر بار اس کا لمس، اس کی قربت، اس کی آنکھوں کی لپک اسے کمزور کر دیتی تھی۔

Huria Malik Official

اپنی انہی سوچوں میں گم اس نے زپ پکڑ کے اوپر کرنی چاہی جب اپنے ہاتھوں پہ مضبوط ہاتھ محسوس کرتے اس کی سانس سست پڑ گئی۔

اس نے بے ساختہ مسکارے سے بوجھل پلکیں اٹھا کے شیشے میں اسے دیکھا جو سیاہ پینٹ، سفید بنا ٹائی کے شرٹ پہنے، سیاہ کوٹ کے ساتھ خوشبو میں مہکتا نکھرتا اس کے عقب میں کھڑا اس کے ہاتھ زپ سے ہٹاتا سامنے کر چکا تھا۔

Huria Malik Official

"یاور نہیں کریں۔ "اس نے اپنی آواز میں مضبوطی لاتے ہوئے اسے روکنا چاہا جو کمال جرات سے اس کی عریاں کمر سے اس کے سارے بال ہٹاتا اس کے دائیں کندھے پہ ڈال رہا تھا۔اس کی مضبوط انگلیاں اس کی گردن کی ملائم پشت سے ٹکراتی اس کے وجود میں سنسناہٹ بھر رہی تھیں۔

بال ہٹانے کے بعد وہ ایک قدم مزید آگے بڑھا اور اس کے بائیں کندھے پہ لب جمائے اس نے ایک جھٹکے سے زپ کھینچ کے اوپر کی تو وہ بے اختیار ڈریسنگ ٹیبل کے کنارے زور سے تھامتی خود کو سہارا دینے کی سعی کرنے لگی۔

Huria Malik Official

"لگا دیجیے گا مجھ پہ کسی کی امانت کو بے ایمانی سے چھونے کا
الزام لیکن مجھے آج کے بعد یوں میرا نام لے کر روکیے گا
بلکہ مجھے بے ایمان ہونے دیا کریں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ
امانتدار بھی آپ کے دل کا محرماں ہے اور اس میں خیانت
کرنے والا بھی۔ "دل کو جھکڑ لینے والی دلکش لب و لہجے میں
دھیرے دھیرے بولتا وہ اس کے کندھے کو چھوتا ہولے
ہولے لب نیچے کو سرکانے لگا تو اس کی گرفت میز کے
کنارے پہ مضبوط تر ہونے لگی جبکہ ٹانگوں کی کپکپاہٹ بڑھنے

Huria Malik Official

لگی کیونکہ وہ اس کے پہلوؤں پہ ہاتھ جماتا دائیں گھٹنے کو زمین پہ ٹکاتا نیچے بیٹھ چکا تھا۔

اپنی حالت اور اس کے انداز دیکھتی پرنیاں کو جیسے اپنے وجود سے جان نکلتی محسوس ہونے لگی اور اگلے ہی پل واقعی اس کی جان اس کے لبوں پہ اٹک چکی تھی۔

"سس۔۔۔" اس کے سلگتے ہوئے ہونٹ اس کے پہلو کو سلگاتے اس کی جان اٹکا چکے تھے جبکہ سانسیں مسلسل اتار چڑھاو کا شکار ہوتیں متزلزل تھیں۔

Huria Malik Official

"نہیں پلیز۔ "اس کے ہونٹوں کو مزید بے لگام ہوتا پا کے وہ لرزتے ہوئے وجود کو بمشکل سنبھالتی ایک جھٹکے سے پلٹی اور پھر نفی میں سر ہلاتی اس سے فاصلے پہ ہوئی۔

"نہیں پلیز۔ابھی نہیں۔ "بکھرتی سانسوں، سرخ چہرے، کپکپاتے ہونٹوں، ایک کندھے پہ بکھرے بالوں اور لرزتے وجود کے ساتھ وہ اسے خوف و شرم سے مغلوب آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی گویا ہوئی تو اس نے جذبات کی شدت

Huria Malik Official

سے سرخ ہوتی نگاہوں کے ساتھ اسے دیکھا جو اس کی چند جسارتوں پہ ہی بے حال نظر آ رہی تھی۔

اس نے گہری سانس بھر کے کھڑے ہو کر قدم اس کی طرف بڑھائے تو وہ جیسے روہانسی ہوتی چلا اٹھی تھی۔

"آپ سمجھ کیوں نہیں رہے۔جب تک شیراز نامی تلوار میرے سر پہ ٹنگی رہے گی میں آپ کا ساتھ محسوس بھی نہیں کر سکتی۔وہ سارا ڈرامہ اس رات ختم نہیں ہوا تھا، اس

Huria Malik Official

کے پاس نکاح نامے کی کاپی ہو سکتی ہے۔ "وہ جیسے اس سب سے تھک ہو چکی تھی۔

ایک طرف ماضی میں بنا رشتہ تھا تو دوسری طرف اس شاندار شخص کی سلگتی ہوئی قربت، سحر انگیز باتیں اور جذبات کی شوریدگی تھی۔

"آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "اس کی بات سن کر اس نے ماتھے پہ بل ڈالے اسے کوئی جواب دینا چاہا تھا جب دروازے پہ

Huria Malik Official

دستک کی آواز سن کر زور سے لب بھینچتا وہ اسے آنے کا اشارہ کرتا خود دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

------،-------------------------------

اپنے آفس میں بیٹھیں مسز گردیزی فائل دیکھ رہی تھیں جب یکے بعد دیگرے ان کے موبائل پہ تین چار میسجز آئے۔

انہوں نے فائل رکھ کے موبائل پکڑا اور اپنا واٹس ایپ آن کیا۔

Huria Malik Official

ان ناون نمبر سے آئے میسجز دیکھ کر جیسے ہی انہوں نے چیٹ اوپن کی تو ان کی آنکھیں حیرت و بے یقینی سے پھٹ گئیں۔

کیونکہ ان کے سامنے ان کی اکلوتی بہو اور ان کے پوتے کی ماں بننے والی' پرنیاں خیبر 'کے اس کے کزن کے ساتھ نکاح نامے اور نکاح کے دن کی تصاویر موجود تھیں۔

آنکھوں کی بے یقینی میں غضب کا طیش سمٹا تو انہوں نے کال ملا کے اپنے پرسنل انویسٹر' حاکم 'کو فوراً بلوایا جو اگلے دس منٹ میں ان کے آفس میں موجود تھا۔

Huria Malik Official

"حاکم! کیا بکواس انفارمیشن دیتے رہے ہو تم مجھے اس لڑکی کے بارے میں کہ وہ یاور کی فیلو تھی جبکہ وہ لڑکی انور خیبر کے بھانجے شیراز لاکھانی کی منکوحہ ہے۔ "اپنے مخصوص اندازِ گفتگو کی بجائے وہ اس وقت غم و غصے کا شکار ہوتے ہوئے غرا رہی تھیں۔

ان کا دماغ تو یہ سوچ سوچ کے شل ہو رہا تھا کہ وہ لڑکی کیسے کسی اور کے نکاح میں ہوتے ہوئے ان کے بیٹے کے

ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کر سکتی ہے اور پھر ان کا بچہ بھی۔۔۔۔۔

یہ سب سوچیں ذہن میں آتے ہی ان کا غصہ پیک پہ پہنچنے لگا تھا۔

"آئم سوری میم لیکن میڈم کی سر سے ملاقات کالج ہی ہوئی تھی اور صرف ایک دفعہ نہیں بلکہ بارہا دفعہ۔ "وہ صفائی دینے والے انداز میں گویا ہوئی تو وہ اس کی بات کاٹتی دھاڑیں۔

Huria Malik Official

"بھاڑ میں گیا کالج اور بھاڑ میں گئیں ملاقاتیں۔تم نے مجھے یہ کیوں نہیں بتایا کہ وہ کسی کے نکاح میں ہے۔" ان کی آواز غصے کی شدت سے پھٹ رہی تھی۔

"کیونکہ وہ اس وقت کسی کے نکاح میں تھی ہی نہیں بلکہ وہ اس وقت ان کی طلاق ہوئے اڑھائی ماہ ہو چکے تھے۔ "یہ اطلاع حاکم کی بجائے ان کے آفس میں ابھی وارد ہوتے یاور

Huria Malik Official

کی سرد آواز میں ان تک پہنچی تو ان کی سماعتوں پہ جیسے بم سا پھوڑا گیا تھا، ان کی حیرت و بے یقینی انتہا کو پہنچ گئی۔

"نکاح، طلاق۔۔۔یہ سب کیا ہے یاور؟کون ہے وہ لڑکی؟کیا ڈرامہ ہے یہ سب؟اس کا کزن مجھے میسج کر کے کہہ رہا ہے کہ ہم نے اس کی بیوی کا ناجائز طریقے سے تمہارا نکاح کروا رکھا ہے اور کل ہی میڈیا پہ یہ دعوی کرنے والا ہے۔" وہ جیسے غم و صدمے کی کیفیت میں چلائی تھیں۔

Huria Malik Official

"نہیں ہیں وہ اس باسٹرڈ کی بیوی۔ میری بیوی ہیں وہ' پرنیاں یاور گردیزی'۔میری پہلی محبت جس کے بارے میں آپ ہمیشہ جاننا چاہتی تھیں۔ نہیں ہیں وہ کسی کے نام سے اب منسوب سوائے میرے۔ "ان کی بات پہ وہ اتنے عرصے کا ضبط ہارتا بلند آواز میں دھاڑا تو اس لمحے کی حقیقت کو آفس کی دیواریں بھی محسوس کرتیں دم سادھ گئی تھیں جبکہ مسز گردیزی آنکھوں کی پتلیاں پھیلائے اسے بس دیکھے جا رہی تھیں۔

وہ تہہ در تہہ اپنے خول میں سمٹا محسوس ہو رہا تھا۔

Huria Malik Official

عشق دی حب تے رکھ لئی بندیا

عشق دی سمجھی بات مکمل؟؟

عشق دے تن وچ تین حرف نیں

حرفاں وچ کردار مکمل

ع عبادت

ق قلندر

ش توں اے شہباز مکمل

عشق علی اے

Huria Malik Official

عشق سخی اے

عشق اے داتا

عشق ولی اے

عشق زلیخا

عشق اے یوسف

عشق دے وچ دن رات مکمل

عشق اے صحرا

عشق سمندر

Huria Malik Official

عشق اے تیرے من دے اندر

عشق دی لو جے لگ جاوے تے؟؟

جیت مکمل

مات مکمل

عشق مجازی

عشق حقیقی

عشق فقیری

عشق ضعیفی

Huria Malik Official

عشق جنوں اے

عشق سکوں اے

عشق تخیل

عشق تغیر

عشق فناء اے

عشق بقاء اے

عشق خدا اے

عشق دی راہ وچ سارا پانی

Huria Malik Official

عشق دی لو جے لگ جاوے تے

ھو جاندی اے ذات مکمل

ماضی :

کشادہ پیشانی پہ بل ڈالے وہ دیوار گیر شیشے کے سامنے کھڑا اپنے کفس لنکس لگا رہا تھا جبکہ اس کے سائیڈ پہ کھڑا سفیر اس کی تیاری مکمل کرواتے ہوئے اس کی آج کی روٹین کے متعلق رف سا شیڈول بتا رہا تھا۔

"آج آپ نے بارہ بجے ۔۔۔۔۔۔کالج میں بطورِ چیف گیسٹ شرکت کرنی ہے۔ "اس کی بات سن کر پیشانی کے بل مزید گہرے ہوئے۔

"واٹ دا ہ۔۔۔۔!یہ چونچلے مجھے سب سے زیادہ زہر لگتے ہیں۔بلکہ مجھے تو یہ سارا پالیٹیکل سائیکل ہی زہر لگتا ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ کسی ایسے شخص کو ایسے مواقعوں پہ بلوایا کریں جنہوں نے کسی میدان میں ناقابلِ تحسین خدمات پیش کی ہوں اور وہ سٹوڈینٹس کے لیے رول ماڈل بھی ہو

Huria Malik Official

لیکن۔۔۔۔۔۔ "اس کی جھنجھلاہٹ عروج پہ تھی تبھی وہ خلافِ مزاج تیز لہجے میں اتنا بول چکا تھا۔

"مگر سر ایک آپ کے ایسا سوچنے یا کہنے سے اتنے عرصے سے چلتا یہ نظام بدل نہیں سکتا لیکن آپ وہاں جا کے اپنے الفاظ سے طلباء کو شعور ضرور دے سکتے ہیں۔ "سفیر نے اس کا مزاج سمجھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تو اس نے ہنکارہ بھرتے ہوئے بیڈ پہ بیٹھ کے سامنے رکھے چمچماتے شوز پہنے اور پھر اٹھ کے اپنے سلیپرز اٹھا کے ان کی جگہ پہ رکھ دیے۔

Huria Malik Official

مزاج میں شاہانہ پن اور بے نیازی ہونے کے باوجود اس نے کبھی اپنے جوتوں یا پیروں کو کسی ملازم کے بھی ہاتھ نہ لگنے دیے تھے۔

اس کی یہی عادتیں تو اس کو ہر دلعزیز بناتی تھیں۔

"فنکشن ہے کس چیز کا؟ "اپنی مکمل تیاری کر کے اس نے ایک ناقدانہ نگاہ آئینے پہ ڈالی اور دروازے کی طرف بڑھتا

Huria Malik Official

اسے پوچھنے لگا جو اس کے تعاقب میں چلتا مودب لہجے میں بولے جا رہا تھا۔

"پری! یار جلدی ریہرسل مکمل کرو۔ باہر فنکشن شروع ہو چکا ہے۔ڈیبیٹس جاری ہیں۔ "فضہ نے بالکل کونے پہ موجود کمرے کا دروازہ کھول کے اسے مخاطب کیا جو آف وائیٹ ٹخنوں کو چھوتے کھلے گھیرے والی شیفون کی سادہ فراک اور پاجامے میں ملبوس، ہمرنگ ڈوپٹہ کندھوں پہ پن اپ کیے،

Huria Malik Official

اس کا ایک پلو سر پہ رکھے، صبیح پیشانی پہ دمکتا ٹیکا لگائے وہ گولڈن اور مہرون کلر کے نیکلس اور جھمکے پہنے، ہاتھوں میں سرخ کانچ کی چوڑیاں اور سفید مومی پیروں میں کھسے پہنے آسمان سے اتری کوئی اپسرا لگ رہی تھی۔

"اوکے اوکے۔میں کر رہی ہوں۔مجھے اتنی جلدی مچا کے پریشان مت کرو۔ "اس نے اپنے سامنے موجود اپنی کلاس فیلو کو جو مکمل لڑکوں والا روپ دھارے سفید کرتے اور دھاری دار لاچے میں ملبوس، سر پہ سیاہ سکارف کی پگڑی

Huria Malik Official

باندھے، پیروں میں گولڈن تِلے والا کھسہ پہنے ہاتھ میں بانسری پکڑے کھڑی تھی، کو ایک نظر دیکھا تو اس نے بھی سب اوکے کا اشارہ کیا تو وہ سب کمرے سے نکل گئیں۔

"اوہو!پاگل ہو چکی ہو تم سب۔سامنے سے جا کے میڈم سے بے عزتی کروانی ہے؟چلو پیچھے سے ہو کے بیک سٹیج چلے جاتے ہیں۔"ان کو ڈائریکٹ آگے جاتے دیکھ کے فضہ نے گویا اپنا ماتھا پیٹ لیا۔

Huria Malik Official

"مجھے تو اس قدر گھبراہٹ ہو رہی ہے کہ دل کر رہا ہے کہ پیچھے سے ہو کے گھر کے لیے بھاگ نکلوں۔ "اتنے لوگوں کا وہ بھی اس روپ میں سامنا کرنے کا خیال اس کا دل دھڑکا رہا تھا۔

"خبردار!ایسا سوچنا بھی مت۔ایسی خوبصورت 'ہیر 'ہمیں ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گی اس پورے کالج میں۔ "ثناء نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ گھسیٹا۔

Huria Malik Official

اسی اثناء میں دور کالج کے گیٹ کے سامنے یکے بعد دیگرے چار پانچ سیاہ گارڈز سے لبریز گاڑیاں آ کے رکیں تو پل بھر کے لیے ان کی توجہ گیٹ کی سمت مبذول ہوئی۔

"سونیا بتا رہی تھی کہ پرنسپل میم نے کسی ہینڈسم ہنک کو بطورِ چیف گیسٹ انوائیٹ کیا ہے اور ہمارا آدھا ڈیپارٹمنٹ تو اس چیف گیسٹ کو دیکھنے کے لیے آج کالج آیا ہے۔" فضہ کے پاس ہمیشہ کی طرح ساری انفارمیشن موجود تھی جسے دلچسپی سے سنتی پری کے چہرے پہ یکلخت پریشانی امڈ آئی۔

Huria Malik Official

"اوہ مائی گڈنیس!میں اپنے ڈائیلاگ والا صفحہ تو شاید کمرے میں ہی بھول آئی ہوں اور مجھے لاسٹ ٹائم پریکٹس بھی کرنی ہے۔ "وہ پریشانی سے چور لہجے میں تیز تیز بولتی وہیں رک گئی تو سب اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھنے لگیں۔

"تم اتنی بھلکڑ کیوں؟ "اس کا رانجھا بنی ہاجرہ نے دانت پیستے ہوئے کہا تو وہ روہانسی ہو گئی۔

Huria Malik Official

"اچھا تم لوگ چلو۔میں اور پری لے آتے ہیں پیچ جلدی سے۔ "ثناء نے اس کی اتری ہوئی شکل دیکھی تو اسے آنے کا اشارہ دیتی تیز تیز چلنے لگیں۔

وہ اپنی پریشانی میں گم تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی جب ثناء کے اشارہ کرنے یا اس کے دائیں طرف سے اپنے گارڈز اور پرنسپل میم کے ہمراہ آتے یاور کے ساتھ چلتے سفیر کے اشارہ کرنے سے قبل وہ ان سب سے ایک قدم آگے

Huria Malik Official

چلتے یاور کے دائیں کندھے کے ساتھ اتنی شدت سے ٹکرائی تھی۔

کہ اسے دن میں جیسے تارے نظر آنے لگے۔لمحے کے ہزارویں حصے میں اس نے اس کے کندھے سے ٹکرانے والی اپنی ٹھوڑی کو دائیں ہاتھ سے چھوتے ہوئے سامنے در آنے والی دیوار کو دیکھنا چاہا جب گھومتے سر کی بدولت وہ لڑکھڑائی تو مقابل نے بے ساختہ و بلا ارادہ ہاتھ بڑھا کے اس کی کمر کے گرد حصار قائم کرتے ہوئے اسے سہارا دیا۔

Huria Malik Official

اس اچانک افتاد پہ اس نے اپنی متعجب آنکھیں پھیلا کے سامنے دیکھا تو یاور گردیزی کی گویا پوری ہستی ان آنکھوں میں ڈوب کے رہ گئی۔

محبت نے بڑی خاموشی کے ساتھ اس کے بنجر ہوئے دل میں ایسے اپنے پنجے گاڑھے تھے کہ وہ حیران بھی نہ ہو سکا تھا۔

"آئم سوری سر!یہ سب غلطی سے ہوا تھا۔ہم لوگ جلدی میں تھیں۔ "یہ سارا خوابناک واقعہ دیکھتی ثناء کی نظر پرنسپل میم کی خشمگیں نگاہوں سے ٹکرائی تو اس نے جلدی سے آگے

Huria Malik Official

بڑھ کے حواس باختہ و ششدر ہو چکی پری کی توجہ اپنی سمت دلوانے کو معذرت خواہانہ لہجے میں کہا تو اس کا گویا ٹرانس ٹوٹا تھا۔

اس نے فوراً ہوش میں آتے اس کے گرد سے اپنا بازو سمیٹا اور اسے سیدھا کھڑا کیا۔

"آئم سوری۔ "بے حد آہستگی سے کہتے ہوئے وہ بنا کسی پہ نظر ڈالے اس کے پہلو سے گزارتی مدہم آواز میں بڑبڑائی۔

Huria Malik Official

"افففف!ایسی سحر انگیز آنکھیں۔۔۔ "اس کی یہ بڑبڑاہٹ یاور اور اس کے ایک گارڈ کے کانوں میں پڑی لیکن وہ ان سب سے بے نیاز اب ثناء کا ہاتھ پکڑے بھاگنے کے سے انداز میں مطلوبہ کلاس روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔

جبکہ وہ ایک اچٹتی نظر اپنے داہنے کندھے پہ ڈالتا اب قطعی مختلف چہرے کے ساتھ ہال کی جانب بڑھ رہا تھا جبکہ کانوں میں بدستور ایک نرم سی کھنکتی آواز گونج رہی تھی۔

"افففف!ایسی سحر انگیز آنکھیں۔۔۔۔"

Huria Malik Official

کانوں میں یہ آواز اور آنکھوں میں ایک دلکش نسوانی چہرہ سجائے وہ غیر دماغی سے فنکشن میں بیٹھا ہوا تھا۔جہاں طالبات مختلف موضوعات پہ تقاریر، ڈیبیٹس اور پرفارمینس پیش کیے جا رہے تھے۔

اب اگلا سیگمنٹ لوک داستانوں کو خراجِ تحسین پیش کرنے پہ تھی جس میں مختلف داستانوں پہ ایکٹ کرنا تھا۔

سب سے پہلے کمپیئرنگ کرتی طالبہ نے" ہیر اور رانجھے "کی لازوال داستان پیش کرنے کے لیے سٹیج پہ

Huria Malik Official

ہیر بنی' پرنیاں خیبر 'اور رانجھا بنی' ہاجرہ شہروز 'کو سٹیج پہ دعوت دی تو دونوں اپنے اپنے گیٹ اپ کو ایک فریش ٹچ اپ دیے جب سٹیج پہ آئیں تو کب سے بے تاثر نگاہیں سٹیج پہ جمائے بیٹھے یاور نے پلک جھپکا کے سٹیج پہ بغور دیکھا۔

جہاں وہی اپسرا ہاتھوں میں چوری کا ڈبہ تھامے ایک طرف مصنوعی بنے درخت کے نیچے اپنی ٹانگیں دائیں جانب فولڈ کیے بیٹھی بانسری کی دھن پہ اپنے رانجھے کو دیکھنے لگی تھی۔

Huria Malik Official

"ہیر "!اس کے ہونٹ سرگوشی نما انداز میں ہِلے تو اس کے ساتھ بیٹھے سفیر نے حیرت سے اس کی محویت کو دیکھا لیکن اس ڈرامے کے ختم ہونے تک اس کی محویت کا یہی عالم رہا مگر جب آخر پہ ہیر کے مرنے کا سین آیا تو اس نے واضح طور پہ اس کے تاثرات کو متغیر ہوتا پایا۔

"سر!وہ پرفارمینس ختم ہو چکی ہے۔"جب وہ ایکٹ ختم ہو گیا مگر اس کی توجہ بدستور سٹیج پہ ہی رہی تو سفیر نے ہولے سے اسے مخاطب کیا تو وہ چونکا۔

Huria Malik Official

مگر سفیر کو کچھ بھی ظاہر کروائے بغیر اس نے سکون سے گردن موڑی تو سوہنی مہیوال کا ایکٹ پیش کرنے کے لیے نئے کپل کو سٹیج پہ بلوایا گیا تھا۔

وہ جو گھر سے صرف وہاں آدھ گھنٹے کی حاضری کا سوچ کے نکلا تھا وہ صرف اس کی ایک دفعہ پھر سے جھلک دیکھنے کو پورے اڑھائی گھنٹے بیٹھا رہا مگر اس کے بعد وہ اسے کہیں دکھائی نہ دی تھی۔ فنکشن اختتام کے مراحل میں تھا جب اسے سٹیج پہ بات کرنے کے بلایا گیا تو وہ بھینچے ہوئے تاثرات کے ساتھ سٹیج پہ گیا اور دو سے تین منٹس میں اپنی بات

Huria Malik Official

اپنے مخصوص بے نیاز اور سرد و سپاٹ انداز میں پہنچا کے

فارغ ہوا تو پرنسپل صاحبہ نے بڑی عاجزی کے ساتھ فنکشن

میں حصہ لینے والے پارٹیسپینٹس کو انعامات دینے کے لیے

اسے روک دیا۔

وہ سپاٹ چہرہ لیے باری باری سٹیج پہ آتی طالبات کو شیلڈز پکڑا

رہا تھا جب ایک دفعہ پھر سے وہ مسکراتی ہوئی عین اس کے

سامنے تھی۔

HuriaMalik Official

اس کے سٹیج پہ آنے پر تمام لڑکیاں زور زور سے ہوٹنگ کرتی اسے سراہنے لگی۔

"ہیر !ہیر !لو یو ہیر "!ان کی پرجوش آوازوں پہ وہ جھینپتی ہوئی مسکرا رہی تھی کیونکہ ان کا ایکٹ واقعی اس قدر جاندار تھا کہ ہال میں ایک سناٹا سا چھا گیا تھا۔

"کانگریچولیشنز ہیر "!وہ اپنی فیلوز کی طرف ہی متوجہ تھی جب اس کے کانوں میں گھمبیر سی آواز گونجی تو وہ گڑبڑاتی ہوئی سیدھی ہوئی مگر۔۔۔۔

Huria Malik Official

"ہیں پھر وہی پیاری آنکھوں والا۔ "یہ سب اس نے دل میں سوچا تھا مگر بیڑہ غرق ہو دل و زبان دونوں کا کیونکہ دل میں سوچے الفاظ بلا ارادہ زبان پہ آئے تو ایک خوبصورت سی مسکان نے بس اک لمحے کے لیے اس کے گھنی اور تراشیدہ مونچھوں تلے سگریٹ نوشی کے شکار بھرے بھرے ہونٹوں کا گھیراو کیا تو وہ شرمندگی سے چور ہوتی فوراً سر جھکا گئی۔

Huria Malik Official

اس نے ہاتھ میں پکڑی شیلڈ اس کے سامنے کی اور آنکھوں سے سامنے دیکھتے ہوئے سفیر کو ایک اشارہ کیا جس پر اس نے یاور کے موبائل میں ان دونوں کی تصاویر کیپچر کرنا شروع کر دیں۔

"تھینک یوِ سر"!شیلڈ پکڑ کے وہ جلدی سے کہتی سٹیج سے اتر گئی تو دوسری جانب وہ ایک دفعہ پھر سے دل کی عجیب ہوتی کیفیت سے جھنجھلا سا اٹھا۔

Huria Malik Official

"اب بتاو ہاں تم ذرا یہ کیا چکر تھا؟ "سارے کھپلے اور کاموں سے فارغ ہو کر وہ پانچوں گھر جانے کے لیے کالج کے گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھیں جب ثناء نے اسے کڑے تیوروں سے دیکھا۔

"کیسا چکر؟ "اس نے نا سمجھی سے اس پر ایک نظر ڈالی تو ماہی، فضہ اور ہاجرہ نے بھی ان کی طرف دیکھا۔

Huria Malik Official

"وہی جو تمہارے اور ہینڈسم چیف گیسٹ کے بیچ چل رہا تھا۔ پہلے تم اس سے ٹکرائیں تو وہ بھرے مجمع میں تمہیں بانہوں میں بھرے یوں دیکھتا رہا جیسے تم اس کی بچھڑی ہوئی محبوبہ ہو، پھر سٹیج پہ تم دونوں کیا مسکراتے ہوئے کھسر پھسر کر رہے تھے؟ "وہ چونکہ پہلے واقعہ کی چشم دید گواہ تھی اس لیے وہ سٹیج پہ بھی انہیں ہی گھورتی رہی۔

"خدا کا خوف کرو بہن۔میری قسمت میں ایسے کسی چکر کی گنجائش نہیں ہے۔ہماری ٹکر اچانک ہوئی تھی اس لیے ہمیں

Huria Malik Official

سنبھلنے میں ٹائم لگا تھا اور سٹیج پہ میں دل میں اس کی آنکھوں کی تعریف کر رہی تھی لیکن زبان پھسل گئی تھی اس لیے وہ مجھ پر ہنس دیا تھا۔ "اس نے کندھے اچکاتے ہوئے اسے تفصیل بتائی تو وہ ٹھس سے انداز میں کندھے جھٹک کے رہ گئی۔

"کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔میں تو خوش ہو رہی تھی کہ چلو کہانی چلی ہے تو ہم فلیکس ماریں گے کہ یہ ہائی پروفائل بہنوئی ہے

Huria Malik Official

ہمارا۔ "وہ ونک کرتی بے شرمی سے بولی تو اس کے چہرے پہ تاریک سا سایہ لہرایا۔

"ایسا اس زندگی میں تو ممکن نہیں ہے۔ "اس کی آواز کی یاسیت میں اسے بھی جیسے اس کی زندگی کے سب سے اذیت ناک سچ کا اندازہ ہوا تو چپ سی ہو گئی۔

"چھوڑو اس سب کو۔یہ بتاو کیسا لگ رہا ہے پہلی دفعہ پرفارم کر کے؟ "فضہ نے ان کی توجہ بٹائی۔

Huria Malik Official

"بہت اچھا۔۔ "وہ اب فنکشن کو ڈسکس کرتیں گیٹ کے نزدیک پہنچ چکی تھیں۔

اس کا تعلق شہر سے ہٹ کے قدرے غیر آباد ایریے میں بسے' خیبر خاندان 'سے تھا۔ جہاں کے مردوں کی جابریت اور درندگی سے پورا علاقہ نہ صرف واقف تھا بلکہ ان سے خوف کھاتا تھا۔

Huria Malik Official

الیگل اسلحے اور پھلوں میں ہیروئین بھر کے سمگلنگ کرنا ان کا غیر قانونی دھندہ تھا مگر کچھ لوگوں کی جیبیں بھرنے کی وجہ سے ان تک کوئی ہاتھ یا قانون نہیں پہنچ پایا تھا۔

جتنی درندگی یہ باہر دکھاتے تھے اتنی ہی درندگی خیبر حویلی کے اندر دکھائی جاتی تھی جہاں عورت کو ایک حقیر سی مخلوق سمجھا جاتا تھا۔

اسی لیے ان کو اور ان سے جڑی دولت کو گھر میں رکھنے کے لیے یا تو حویلی کے مردوں سے ان کی دوسری تیسری چوتھی

Huria Malik Official

بے جوڑ شادیاں کر دی جاتی تھیں یا پھر انہیں یونہی بٹھا دیا جاتا تھا۔

چونکہ ماڈرن دور کے ماڈرن لڑکے تھے اس لیے لڑکیوں کو گرلز سکول اور کالجز سے بنیادی تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی۔

تبھی باقی لڑکیاں کچھ ابھی سکول اور انٹر کالجز میں تھیں لیکن خیبر خاندان کی سب سے بڑی لڑکی' پرنیاں خیبر 'جو شازیہ لاکھانی کے بیٹے شیراز لاکھانی کے نکاح میں تھی وہ وومین کالج سے گریجوایٹ کر رہی تھی۔

Huria Malik Official

وہ جو شیراز جیسے بدکردار اور ہوس پرست شخص کے ساتھ رشتہ بندھنے کے بعد یکسر بدل چکی تھی اس کی زندگی کے چند خوشنما پل کالج میں فقط اپنی دوستوں کے ساتھ بیتتے تھے۔

مگر اس کی خوشیوں کے یہ چند لمحے بھی کچھ ماہ بعد ختم ہو جانے تھے جب اس کی گریجوایشن کے بعد اس کی رخصتی کر دی جانی تھی۔

اور یہ سوچ اس کے اندر جینے کی امنگ ختم کر رہی تھی۔

Huria Malik Official

سائیکالوجی کا بورنگ پریڈ لینے کے بعد اس کا گینگ کینٹین کی طرف بڑھ رہا تھا جب صفورا بھاگنے کے انداز میں تیز چلتی ان کے نزدیک آئی۔

"پری! تمہیں پرنسپل میم آفس میں بلا رہی ہیں۔ "اس کے پیغام پہ وہ ساری کافی حیران ہوئی تھیں۔

"مجھے کیوں بلا رہی ہیں؟ "وہ متعجب تھی۔

Huria Malik Official

"کیا پتہ اس دن کی ٹکر پہ ڈانٹنا ہو۔ "سب سے زیادہ ڈرپوک ماہی نے تجزیہ پیش کیا تو وہ چڑ گئی۔

"ہاں ڈیڑھ ہفتے بعد انہیں یہ خیال آئے گا۔ "اس نے اسے ڈپٹا اور پھر دل ہی دل میں اپنی ساری نادیدہ غلطیاں سوچتی ہوئی وہ آفس روم میں ناک کر کے اجازت ملنے پہ داخل ہوئی تو میم کے سامنے رکھی سیٹ پہ کسی مرد کا بالوں سے بھرا سر اسے دور سے ہی نظر آ گیا۔

Huria Malik Official

"کیا میم کسی اجنبی کے سامنے بے عزتی کرنے والی ہیں؟ "
سلام کرتے ہوئے یہ سوچ اس کے دماغ میں لہرائی لیکن صد شکر زبان پر آنے سے قبل وہ زبان دانتوں تلے دبا چکی تھی۔

"بیٹھو پرنیاں! یہ یاور گردیزی صاحب ہیں۔انہیں آپ سے کوئی بات کرنی ہے اس لیے آپ کو بلوایا ہے۔"اس کے سلام کا جواب دے کر میم نے بائیں ہاتھ سے اس کے بائیں طرف موجود کرسی کی طرف اشارہ کیا تو اس کی گردن

Huria Malik Official

میکانیکی انداز میں گھومی لیکن اگلے ہی لمحے آنکھیں اور منہ کھل سا گیا۔

"یہ؟ "اس کے لب بے آواز ہلے۔

"بیٹھ جائیں۔ "اس کے دیکھنے پہ اس نے بھاری آواز میں کہا تو وہ میم کے اشارہ کرنے پر اس کے مقابل پڑی کرسی پہ بیٹھ گئی۔

Huria Malik Official

تبھی اس نے میم کو اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے دیکھا تو اسے صحیح معنوں میں صورتحال کی نزاکت کا احساس ہوا۔

وہ بھی میم کو دیکھتی اٹھنے لگی جب اس کی آواز دوبارہ گونجی۔

"آپ بیٹھی رہیں پلیز میں آپ سے بس چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ "اس نے ہاتھ اٹھا کے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کرسی کا رخ گھسیٹ کے اس کی طرف کیا اور اس کے نزدیک کرتا اس کی سمت مکمل متوجہ ہو گیا۔

Huria Malik Official

"آپ نے بات کرنا تھی تو آپ میم کے سامنے کر لیتے سر۔ "وہ اپنے اندر کے خوف کو سلاتی سنجیدگی سے بولی تو اس نے ایک نظر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر بولا۔

"یاور "!وہ الجھی۔

"کیا مطلب؟ "

"یاور گردیزی نام ہے میرا۔ آپ سر کی بجائے میرے نام سے مجھے مخاطب کریں گی تو مجھے اچھا لگے گا۔ "اس کی

Huria Malik Official

گھمبیر تاثرات سے سجی آواز اور آنکھوں کے نرم گرم تاثر سے اب گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔

"میں کیوں خود سے پانچ سات سال بڑے آدمی کا نام لوں گی۔ "وہ جیسے اس کی بات پہ خائف ہوئی تھی۔

"کیونکہ مجھے اچھا لگے گا اور میرا دل چاہتا ہے کہ آپ مجھے میرے نام سے پکاریں۔ "اپنی سحر انگیز سیاہ آنکھیں اس کی

Huria Malik Official

حیرت سے بھری اخروٹی آنکھوں میں گاڑھتا وہ ٹھہر ٹھہر کے بولا تو اس کا وجود جیسے زلزلوں کی زد میں آنے لگا۔

"اب پکاریں میرا نام۔" بنا اس کی آنکھوں سے نظر ہٹائے وہ بھاری لہجے میں گویا ہوتا اسے ہیپنوٹائز کر رہا تھا۔

"میرا نام پکاریں ہیر پلیز۔" اس کو خاموش دیکھ کر وہ مضطرب ہوا جبکہ وہ تو اس کے لفظوں کی زد میں آ چکی تھی۔

Huria Malik Official

"میرا ایک دفعہ نام لیں ہیر، مجھے' یاور 'کہہ کے پکاریں۔ "

نجانے کیسی خواہش تھی لیکن وہ اس لمحے اس کے گلابی ہونٹوں سے اپنا نام سننا چاہتا تھا تبھی وہ ہلکا سا چہرہ اس کی جانب جھکاتا وہ اس کی آنکھوں کی گہرائی میں جھانکتا بولا تو اس کے لب سرگوشی کے سے انداز میں ہلے۔

Huria Malik Official

"یاور "!آواز اتنی مدہم تھی کہ خود اس کے کانوں تک بھی نہ پہنچی تھی لیکن وہ نا صرف سن چکا تھا لیکن خاصا مسرور بھی تھا۔

"تھینک یو۔ "اس نے پلکیں جھپکاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کے نامحسوس سے انداز میں اس کے نچلے ہونٹ کو انگوٹھے سے چھوا تو جیسے ایک ٹرانس چھناکے سے ٹوٹا اور حواسوں میں لوٹتی بدک اٹھی تھی۔

Huria Malik Official

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ہٹیں مجھ سے دور۔ "حواس لوٹتے ہی جب اپنی اور اس کی پوزیشن اور اس کے کہے لفظوں کا احساس ہوا تو پورا وجود جیسے بھڑ بھڑ جلنے لگا۔

"ڈونٹ بی پینک!میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جو آنکھیں کچھ پہلے ایک نقلی رانجھے کی محبت سے آنسو بہا رہی تھیں میں ان آنکھوں میں اپنی محبت کے خوشنما رنگ بکھیر کے خوشیاں بھرنا چاہتا ہوں۔ "اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جھکڑ تا وہ اسے

Huria Malik Official

وہاں سے اٹھنے سے روکتا مضبوط انداز میں بولتا اس کے سر پہ گویا ہفتِ اقلیم گراتا چلا گیا۔

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جو مزید کہہ رہا تھا۔

"میں وقتی یا بوائے اینڈ گرلفرینڈ ریلیشن شپ ٹائپ بندہ نہیں ہوں۔آپ کو دیکھا تو اپنا بنانے کو دل چاہا اس لیے آپ کو بتانے کے لیے یہ چند لمحے لیے ہیں کہ کل میری مدر میری فیملی کے ساتھ آپ کے گ۔۔۔۔۔۔ "وہ اس کا ہاتھ

ہولے ہولے دباتا اپنے مخصوص انداز میں بول رہا تھا جب وہ برفیلے انداز میں بول اٹھی۔

"معاف کیجیے گا یاور صاحب لیکن میں آپ کے ان وقتی جذبات کو روند رہی ہوں مگر جو ہاتھ آپ نے تھاما ہے اس پر کسی کے نام کی مہندی پہلے ہی لگ چکی ہے۔جن آنکھوں میں آپ رنگ بھرنا چاہتے ہیں وہاں پہلے ہی کسی کے خواب چنے جا چکے ہیں اس لیے برائے مہربانی اپنے الفاظ ضائع مت کریں۔ "قطعی اجنبی اور برف سے ٹھنڈے اور کاٹ دار لہجے

Huria Malik Official

میں بولتی وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ ساتھ اس کی جان بھی اس کی گرفت سے کھینچ گئی۔

"کیا کہہ رہی ہیں آپ؟ "اس کی سیاہ چمکتی آنکھیں رفتہ رفتہ اپنی چمک کھو رہی تھیں۔

"میں یہ کہہ رہی ہوں کہ میں اپنے کزن کے نکاح میں ہوں۔ "صاف الفاظ میں بولتی وہ اس کی آنکھوں کی بجھتی جوت اور چہرے کی فق ہوتی رنگت کو دیکھنے کی بجائے وہاں سے چلی گئی جبکہ وہ اپنے نوخیز جذبات کے یوں روندے

Huria Malik Official

جانے پہ جیسے ساری کائنات لٹا کے ساکت بیٹھا اس کی خالی کرسی کو یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔

ایک طرف خسارے سارے جہاں کے

ایک طرف میرے ہاتھ سے گنوایا ہوا تو۔۔۔۔

ــ

جو داستان شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو چکی تھی وہ یاور گردیزی کی زندگی سے جیسے سارے رنگ ہی لے گئی تھی۔

Huria Malik Official

اس دن کے بعد بھی وہ اکثر کسی نہ کسی موقع پہ کالج جاتا تھا، اسے دیکھتا بھی تھا لیکن اس سے بات کبھی نہیں کی تھی نہ اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی تھی کیونکہ وہ کسی اور کے نکاح میں تھی۔

مگر وہ اپنے دل میں پنپتی اس کی محبت کا نہ نکال سکا تھا۔ مسز گردیزی اتنا تو جان گئی تھیں کہ وہ کسی کو پسند کرنے لگا ہے مگر وہ کون ہے یہ نہیں جان سکیں۔

اس فیز سے نکالنے کے لیے انہوں نے اس پر شادی کے لیے بہت دباو ڈالا لیکن وہ کسی طور ہاتھ میں نہیں آ رہا تھا۔

Huria Malik Official

دوسری جانب گریجویشن مکمل کرنے کے بعد جب اس کا کالج ختم ہوا تو اس نے یاور گردیزی اور اس سے ہوئی ملاقات کو ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کرتے ہوئے خود کو رخصتی کے لیے تیار کرنے کی کوشش کی۔

لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔اپنے الیگل کاروبار کے لیے شیراز کو دوبئ جانا پڑا اور وہاں ایک شیخ کی مدد سے اپنا کام سیٹ کرتے ہوئے پونے چار سال گزر گئے کہ یہ کام ان کے لیے اتنا فائدہ مند ہوا تھا کہ وہ وقتی طور پہ رخصتی کو ڈیلے کر

Huria Malik Official

گئے کہ اس کا بھی وقت وہاں کی لڑکیوں کے ساتھ اچھے سے گزر رہا تھا۔

لیکن جب ایک دن اس کے موبائل میں شیخ نے پری کی تصویر دیکھی تو اس کی ڈیمانڈ اس کے سامنے رکھ دی .

پہلے تو وہ چپ کر گیا لیکن پھر شیخ کی آفر سن کے اس کے دل میں چھپی ہلکی سی غیرت مر گئی۔

کچھ ہی دنوں میں وہ واپس آیا اور پہلے ہی کی طرح اسے ہراس کرنے کی کوشش کی اور گھر والوں سے رخصتی کی بھی بات کر دی۔

Huria Malik Official

وہ اس رخصتی پہ رضامند بھی تھی لیکن پھر ایک دن رات میں جب وہ اس کے کمرے میں اسے چائے دینے گئی تو اس کی اور شیخ کی باتیں سن کر اس کو لگا وہ کھڑے کھڑے مر جائے گی لیکن وہ سخت جان ثابت ہوئی تھی جو اپنے شوہر کے خود کا سودا کرنے اور اسے اپنے دوستوں کے سامنے پیش کرنے کا سن کے بھی زندہ کھڑی تھی۔

"تف ہے تم جیسے بے غیرت مرد پہ۔جو اپنی منکوحہ کا سودا کرتے پھر رہے ہو۔ "بے بسی و اذیت سے چور ہوتی وہ انجام

Huria Malik Official

کی پروا کیے بغیر چائے کا کپ زور سے نیچے پھینکتی چلائی تو
اسے غیر متوقع طور پر اپنے سامنے دیکھ کر پہلے وہ گھبرایا
لیکن پھر غصے سے آگ بگولہ ہوتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"بکواس بند کر اپنی۔کیا منکوحہ اور بیوی کی رٹ لگا رکھی
ہے؟میں ایک منٹ میں تمہارا یہ طنطنہ ختم کر کے اس شیخ
کے حوالے کر دوں گا۔ اس لیے چپ کر کے بیٹھو اور کچھ
دن شیخ کے ساتھ گزار لو پھر آنا تو میرے پ۔۔۔۔۔۔ "
اس کے نزدیک آتا وہ اخلاقی پستی سے چور انداز میں بول رہا

Huria Malik Official

تھا جب اس نے نفرت سے اس کے منہ پہ زور دار طمانچہ رسید کیا۔

"تھو ہے تم پر۔تم کیا یہ طنطنہ ختم کرو گے۔میں خود یہ کھیل ختم کرتی ہوں۔ "اس کی اچانک نظر اس کی سائیڈ ٹیبل پہ پڑے دوسرے کھلے کاغذات کے ساتھ ان کے نکاح نامے پہ پڑی تو وہ اس پہ تھوکتی تیزی سے کاغذ تھامتی ام کے ٹکڑے ٹکڑے کر گئی۔

Huria Malik Official

"کمینی تیری یہ ہمت کہ تو مجھ پر تھوکے۔ "اس کی حرکت پہ پاگل ہوتا وہ لپک کے اس کے منہ پہ تابڑ توڑ تھپڑوں کی بارش کرتا اپنے بیڈ پہ دھکیل چکا تھا۔

"شیخ تو تجھے بعد میں نوچے گا۔میں پہلے تیرے پر کاٹتا ہوں۔میری بیوی ہو کہ تو مجھ پہ ہات۔۔۔۔ "اسے بیڈ پہ دھکیل کے وہ اس کی دونوں کلائیاں جھکڑتا اس پہ جھکا تو اس نے شدت سے مزاحمت کرتے ہوئے اپنا سر اس کے کندھے پہ زور سے مارا۔

Huria Malik Official

"نہیں ہوں میں تمہاری بیوی۔ تمہارے جیسے دلال کی بیوی ہونے سے بہتر ہے میں مر جاوں۔" نفرت و طیش سے بھرپور لہجے میں بولتی وہ چلائی تو اس کا جیسے غم و غصے سے دماغ پھٹنے لگا۔

اس نے ایک دفعہ پھر سے اس کے گالوں پہ طمانچے رسید کیے۔

"میری بیوی بننا تجھے گوارا نہیں ہے ناں تو میں تمہیں اب نا صرف اپنی بلکہ سب کی رکھ۔۔۔ل بناوں گا۔ تمہیں بیوی

Huria Malik Official

نہیں بننا تو مت بن۔میں تمہیں ابھی طلاق دیتا ہوں۔طلاق دیتا ہوں۔طلاق دیتا ہوں۔ "اس کا گلا دباتا وہ دوسرے ہاتھ سے اس کی قمیض گلے سے پھاڑنے کی کوشش کرتا جنونی انداز میں دھاڑا تو اس کا وجود جیسے تھراہ سا اٹھا۔

اس کے طلاق دینے اور اس پر مستزاد اس کے الفاظ اور جنونی انداز اسے اب کے صحیح معنوں میں خوفزدہ کر گئے۔

Huria Malik Official

"چ۔۔۔چھوڑو مجھے۔ "وہ اس کی گرفت سے گلا چھڑوانے کی کوشش کرتی دبی دبی آواز میں بمشکل بولی لیکن وہ اس کی قمیض پھاڑتا ایک تھپڑ اس کے گال پہ رسید کرتا گرجا۔

"بکواس بند کر۔ "سختی سے کہتا وہ اس پر جھکنے لگا جب اس نے مچلتی ٹانگ اٹھا کے گھٹنا پوری قوت سے اس کے پیٹ میں مارا تو وہ کراہتے ہوئے پیچھے ہٹا۔

اتنی سی مہلت اس کے لیے کافی تھی۔وہ لڑکھڑاتی گرتی پڑتی اس کے کمرے سے نکلی۔

Huria Malik Official

اس کا دماغ بالکل ماوف ہو رہا تھا لیکن وہ بمشکل خود لو سنبھالے اب اگلا لائحہ ء عمل سوچ رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی جتنے ظالم اس کے گھر والے تھے وہ سب جان کے بھی اس کی بات تسلیم نہیں کریں گے اور اگر اس نے یہ کہہ دیا کہ اس نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں تو وہ کیا کرے گی؟

وہ ساری باتوں کو سوچتی اپنی ماں کے کمرے کی طرف بڑھنے لگی جب اس کے قدم رک گئے کیونکہ اسے بہت سارے قدموں کی آواز آنے لگی تھی۔

Huria Malik Official

یہ سب سن کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھ اب کیا ہو گا۔خوف سے اس کا دل بند ہونے لگا وہ تیز قدموں سے چلتی باہر کی طرف بڑھی اور تاریکی کا فائدہ اٹھا کے وہ بائیں جانب موجود گودام والے کمرے کے پاس پہنچ گئی۔

"چاچا!خدا کے لیے آپ کو اپنی بیٹی جنت کا واسطہ دروازہ کھول دو۔ورنہ یہ فرعون یا تو مجھے مار دیں گے یا میری دلالی کر دیں گے۔ "گودام کے پاس کھڑے ادھیڑ عمر ملازم کو دیکھ

Huria Malik Official

کر وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ گئ کہ اس طرف دیگر ملازمین کی نظر پڑنے سے پہلے وہ چھپ جانا چاہتی تھی۔

اس کے ہونٹوں سے بہتے خون، پھٹی قمیض، گلے پہ پڑے انگلیوں کے نشانات اور سب سے بڑھ کے اس کا واسطہ دینے پر انہوں نے کپکپاتے ہاتھوں سے تالا کھولا تو وہ جلدی سے گھس کے گودام کی بوریوں کے پیچھے چھپ گئ۔

اس رات حویلی کا چپہ چپہ اس کی تلاش میں چھان مارا گیا لیکن اس کی خوش قسمتی تھی کہ گودام والے کمرے کی

Huria Malik Official

طرف کسی کا دھیان نہ گیا کیونکہ اس پہ ہر وقت تالہ لگا رہتا تھا۔

وہ اس کمرے میں کسی کسی وقت چاچا کے پانی اور ایک وقت روٹی دینے پر چار دن چھپی رہی اور کسی طرح چاچا کے ذریعے اپنی ماں کو پیغام پہنچا کے ایک قابلِ اعتماد ملازمہ کے ہاتھ اپنے لیے لباس منگوایا اور وہاں سے جانے کے متعلق اطلاع دی اور اللہ کا نام لے کر وہ ان ملازمین کی مدد سے حویلی سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔

Huria Malik Official

مگر یہ اس کی بد قسمتی تھی کہ اس کے بھاگتے ہی ملازمین کے دیکھ لینے پر اس کی تلاش ایک بار پھر سے شروع ہو گئی اور وہ اس کے تعاقب میں نکل پڑے۔

نجانے اس کی زندگی کیسے رنگ دکھانے والی تھی کہ اس سے ٹکرانے والا کوئی اور نہیں بلکہ وہی تھا جس کے منہ پہ اس نے اپنے نکاح کی وجہ سے انکار کیا تھا۔

جب وہ اس کے گھر میں زخمی حالت میں پہنچی تب تک اس کے ذہن میں کوئی بات نہ تھی مگر جب مسز گردیزی نے

Huria Malik Official

اس کے سامنے نکاح کا آپشن رکھا تو اس نے خود غرض بنتے ہوئے یاور کو اسے سہارا دینے کی گزارش کی تھی۔

کیونکہ وہ بنا کسی رشتے کے واپس جا کے شیراز لاکھانی کے ساتھ ناجائز رشتے میں نہیں رہ سکتی تھی اور نہ ہی اس سے اپنی دلالی کروا سکتی تھی۔

اس لیے اس کو اپنے لیے اگلا کوئی راستہ تلاش کرنے کے لیے ایک مضبوط سہارے کی ضرورت تھی جو اسے مل گیا تھا۔

Huria Malik Official

اس نے اسے اپنی ڈائیورس کے متعلق اسے بتانے کے علاوہ ہر بات بتا کے ایک جعلی نکاح نامے پہ نکاح کرنے کو کہا تھا مگر اس کے بیہوش رہنے کے دورانیے اور مسز گردیزی کے اس آپشن سے قبل وہ حاکم اور سفیر کے ذریعے خوش قسمتی سے خیبر حویلی کے اسی ادھیڑ عمر ملازم چچا سے ساری بات نکلوا چکا تھا جسے وہ خود ساری بات بتا چکی تھی۔

اس لیے اس نے نکاح نامہ جعلی رکھنے کی بجائے اصلی ہی رکھا مگر اسے نہ بتایا کیونکہ وہ اس کے اس بات چھپانے کے مقصد کو جاننا چاہتا تھا۔

Huria Malik Official

چونکہ پرنیاں کی نظر میں ان کی شادی نہیں ہوئی تھی اس لیے اس نے اسے سپیس دینے کی کوشش کی مگر جب وہ مام کے کہنے پہ اس کی بیوی بننے کی کوششوں میں نظر آئی تو اس کی گرد لپٹی دیواریں چٹخنے لگیں۔

وہ اسے رفتہ رفتہ اپنے ہونے کا، اپنے حق کا احساس دلانے لگا لیکن اس کا گریز، اس کا اجتناب، اس کا خوف اسے کرب میں مبتلا کر دیتا۔

اس نے کئی بار باتوں میں اسے جتلانے کی کوشش بھی کی لیکن وہ جان کے بھی انجان بنی رہی ایسے میں اس کی گڈنیوز

Huria Malik Official

کی تپش نے اسے صحیح معنوں میں طیش سے بھر دیا تھا لیکن ہمیشہ کی طرح وہ اس کے آنسوؤں سے کمزور پڑ گیا۔

مگر اس کے بعد وہ بڑے واضح انداز میں اس پر اپنا حق جتاتا اسے حقیقت سے آشنا کروا رہا تھا جسے نجانے کیوں وہ تسلیم کرنے سے ہچکچا رہی تھی؟؟

اسی الجھن کا جواب لینے کے لیے وہ اس کے پاس جا رہا تھا جب موصول ہونے والے میسجز پہ اس نے گاڑی کا رخ مسز

Huria Malik Official

گردیزی کے آفس کی طرف کر دیا جہاں وہ اس کی توقع کے عین مطابق حاکم سے تفتیش کر رہی تھیں۔

حال:

مسز گردیزی کے سامنے صوفے پہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کے بیٹھا وہ ہر راز سے پردہ اٹھاتا چلا گیا۔

اس نے جعلی نکاح کے ڈرامے، جعلی ازدواجی ڈرامہ اور فیک پریگنینسی کو چھوڑ کے انہیں ہر بات سے آگاہ کر دیا۔

Huria Malik Official

وہ انہیں وہ سب اس لیے نہیں بتانا چاہتا تھا کہ یہ سب ان کا دل پرنیاں کی طرف سے میلا کر سکتا تھا اور وہ یہ نہیں چاہتا تھا۔

"اوہ گاڈ "!اس ساری حقیقت کو سنتی مسز گردیزی نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا۔

"آپ کو اندازہ ہے کہ وہ لوگ اس نکاح نامے کی کاپی اور ان تصاویروں کو لے کر کیسے پرنیاں اور ہمارے پورے

Huria Malik Official

فیملی سسٹم کو گندا کر سکتے ہیں؟ "وہ اس وقت سارے پہلوؤں کو چیک کر رہی تھیں۔

"اور اگر ہم اس کی باتوں کو جھٹلانے کے لیے کوئی ثبوت دیتے ہیں تو تب بھی میڈیا بھڑک سکتی ہے کہ ہم نے یہی کہا تھا کہ پرنیاں مانچسٹر سے آئی ہے۔ "وہ جیسے سوچ سوچ کے پاگل ہو رہی تھیں۔

اس وقت پرنیاں کے پاس ان کا وارث تھا اور ویسے بھی جو کچھ وہ suffer کر چکی تھی اور جس قدر عزیز وہ ان کے بیٹے کو تھی یہ جان کر نہ ان کو تکلیف دینا چاہتی تھیں نہ ان

Huria Malik Official

کی وجہ سے برسوں سے چلتے اس خاندان کے نام اور ساکھ پہ
حرف آنے دینا چاہتی تھیں۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا مام۔وہ ایسا کچھ بھی نہیں کریں گے۔ "
مسز گردیزی کے برعکس وہ سکون میں تھا کیونکہ وہ تیاری
مکمل کر کے آیا تھا۔

"کیا مطلب؟ "وہ چونکیں اور کھوجتی نگاہوں سے اسے دیکھا
جو حاکم کو ایک اشارہ کر رہا تھا۔

Huria Malik Official

اسی اشارے کو سمجھتے ہوئے اس نے ایک نمبر ملا کر سپیکر
آن کر کے موبائل اس کے سامنے میز پہ رکھا۔

"السلام علیکم !یاور گردیزی سپیکنگ "!وہ سلامتی نہیں بھیجنا
چاہتا تھا لیکن عادتاً بولا تو مسز گردیزی دم سادھے اسے سنے
گئیں۔

"سالے، کمینے تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی یا
پھر بھیجی گئی تصویریں دیکھ کر ساری افسری بھول گئے ہو۔ "

Huria Malik Official

دوسری جانب وہ فرعونیت و نفرت سے چور لہجے میں گویا ہوا تو اس کی کشادہ پیشانی پہ بل پڑے۔

"اب اگر تمہاری زبان سے تمہاری گھٹیا تربیت کا ثبوت دیتے الفاظ نکلے تو آئندہ بولنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔" اس کی درشت لہجہ اس قدر سرد تھا کہ مسز گردیزی چونک کے اس کا چہرہ دیکھنے لگیں۔

Huria Malik Official

"تم کیا مجھے کسی قابل نہ چھوڑو گے میں خود تمہیں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔ کل ہی ساری تصویریں اور نکاح نامہ جب ہر جگہ وائرل ہو گا تو اگلے ہی لمحے وہ کم۔۔۔۔۔۔" تمسخرانہ انداز میں کہتے ہوئے وہ اپنی نفرت ظاہر کر رہا تھا جب اس نے تندہی سے اس کی بات قطع کی۔

"تم ضرور ایسا کرنے سے قبل سوچو گے کیونکہ تمہارے دوبئی میں ہونے والے الیگل دھندوں اور پاکستان میں اسلحے اور

Huria Malik Official

وومین سمگلنگ کی فائلز وائرل ہونے کے لیے اس وقت میرے اشارے کی منتظر ہیں۔ "اس کی سرد آواز میں کہی گئی دھمکی آمیز تنبیہہ پہ دوسری جانب ایک بھیانک سی خاموشی چھا گئی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟ کیسا بزنس اور کیسی سمگلنگ؟ " گڑبڑانے کے باوجود وہ خود کو سنبھالتے ہوئے گویا ہوا تھا۔

Huria Malik Official

"یہ وہی سمگلنگ ہے جو تم لوگوں کا خاندان برسوں سے کر رہا ہے لیکن تم تو بے غیرتی میں ان سے بھی چار ہاتھ آگے ہو تم نے تو عورتوں کی سمگلنگ بھی شروع کر دی ہے۔ یہ مت بھولنا کہ جن کرپٹ سیاستدانوں کو ساتھ ملا کے تم لوگ اب تک بچے ہوئے ہو وہ سیاستدان میرے اور میری ماں کے انڈر کام کرتے ہیں اور ہمارا کہا گیا ایک لفظ تم لوگوں کو تباہ کر سکتا ہے اس لیے کوئی بھی قدم اٹھانے سے قبل میری وارننگ کو ذہن نشین کر لینا کیونکہ میں لفظی دھمکیاں نہیں دیتا۔ "اندر تک کو ٹھٹھرا دینے والے لہجے میں پھنکارتا وہ دوسری جانب شیراز کے سارے کس بل گویا نکال چکا تھا۔

Huria Malik Official

اس کی خاموشی محسوس کر کے وہ اگلے ہی لمحے حاکم کو موبائل سامنے سے اٹھانے کا اشارہ کر گیا تھا۔

"اگر آپ کے پاس سارے ثبوت ہیں تو ان کو فوراً اریسٹ کروا دیتی ہوں میں۔انتظار کس بات کا ہے؟ "ساری بات توجہ سے سنتی مسز گردیزی نے کال بند ہوتے ہی سنجیدگی سے کہا تو وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

Huria Malik Official

"ابھی نہیں۔ان کے پاس پرنیاں کی مدر اور سسٹرز کے علاوہ دیگر خواتین بھی ہیں جنہیں یہ جذباتیت میں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔اس لیے ہم اتنی جلدی کوئی سٹیپ نہیں لے سکتے اور ویسے بھی میں دوبئ کے ان شیخوں کے آنے کا ویٹ کر رہا ہوں جو اس کے ساتھ شامل ہیں کیونکہ بدقسمتی سے پاکستان کا قانون اتنا اندھا ہے کہ وہ دیکھ کے کچھ نہیں دیکھتا اس لیے میں ان کے ساتھ اس کو سزا دلوانا چاہتا ہوں۔ "وہ ٹھہر ٹھہر کے مگر اچھے خاصے زہریلے لہجے میں گویا ہوا تو اس کی بات سے اختلاف ہونے کے باوجود وہ چپ کر گئیں۔

Huria Malik Official

"آپ جو بھی کریں لیکن اس سب کا اثر پرنیاں یا میرے پوتے پہ نہیں ہونا چاہیے۔بلکہ میرا خیال ہے پرنیاں کو سوات بھیج دیتی ہوں آپ کے ماموں کی طرف تب تک آپ سے سارا مؔیس ختم کرو۔ وہ آپ کی محبت ہیں، ہمیں وارث دے رہی ہے اس لیے میں اس کے پاسٹ کو لے کر کوئی بات نہیں کر رہی لیکن۔۔۔۔۔۔ "وہ بات کرتے کرتے رکیں۔

Huria Malik Official

"لیکن میں اس خاندان کی عزت و وقار پہ حرف نہیں آنے دے سکتی اس لیے اس سب کو اپنے طریقے سے ختم کریں ورنہ مجھے خود ایکشن لینا پڑے گا۔ "اپنے مخصوص انداز میں لوٹتی وہ دوٹوک لہجے میں بولیں تو سر ہولے سے خم کیا۔

"آپ پرنیاں کو تیاری کرنے کا کہو۔میں تب تک آپ کے چاچو اور پھپھا کو بلا کے ساری سچویشن ڈسکس کرتی ہوں۔ "

انہوں نے اسے جانے کا اشارہ کیا مگر وہ اٹھا نہیں۔

Huria Malik Official

"میں پرنیاں کو یوں کہیں بھی نہیں بھیج سکتا۔ "اس کے لہجے کی قطعیت و سرد پن واضح تھا۔

"اوکے۔خود بھی چلے جائیں۔ہنی مون بھی ہو جائے گا آپ کا۔لیکن یہ کنفرم ہو چکا ہے کہ اس سارے تماشے کے دوران وہ یہاں نہیں رہے گی۔ "ان کے بے نیازی سے کہنے پہ وہ' افففف 'کہتا اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنا انگوٹھے سے بیئرڈ رب کرتا ان کے آفس سے باہر نکل گیا۔

Huria Malik Official

ڈھیلے ڈھالے گرم ٹراوزر شرٹ میں ملبوس وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی۔

جبکہ ذہن مختلف سوچوں میں مگن تھا۔

کچھ عرصہ پہلے جب اس کا یاور سے نکاح ہوا تھا تو اس کے خوف کے تحت اسے ادھوری بات بتا کے اپنی مدد کرنے کا کہا تھا کیونکہ ایک تو اس کے پاس اپنی طلاق کا کوئی ثبوت نہ تھا دوسرا وہ یاور کو اس طرح اپنے ساتھ ہمیشہ کے لیے نہیں باندھ سکتی تھی جس سے اس کو نقصان پہنچتا۔

Huria Malik Official

کہ وہ اپنے خاندان کی بربریت، ان کی پہنچ اور گھٹیا پن سے واقف تھی۔

چونکہ اس کی رخصتی نہیں ہوئی تھی اس لیے جب یاور نے اس سے اصلی نکاح نامے پہ سائن کروائے تھے تو وہ واقعی بے خبر تھی۔اس کی نظر میں ان کا رشتہ مصنوعی تھا۔ تبھی وہ ہر بار اس کی جذباتیت پہ جی کڑا کرتی اپنے اور شیراز کے رشتے کا حوالہ دیتی جو خود اس کے لیے ایک نائٹ میئر تھا۔

مگر رفتہ رفتہ یاور کے الفاظ، احساسات اور جذبات میں در آنے والی شدت و خماری اس کے دماغ کو الرٹ کرنے

لگی۔اس کے بدلے بدلے انداز اسے بتانے لگے کہ جو جیسے چل رہا ہے ویسا کچھ نہیں ہے۔

پھر اس کی جھوٹی پریگنینسی کی خبر کے بعد یاور کی شدتوں میں جو واضح بدلاو آیا تھا اسے محسوس کر کے اس نے ایک دن اپنا نکاح نامہ نکال کے دیکھا تو اس کا وجود جیسے سن سا ہو گیا تھا۔

کیونکہ وہ نکاح نامہ بالکل اوریجنل، ان کے اوریجنل سائنز اور درست کوائف کے ساتھ تھا۔

Huria Malik Official

یہ جاننے کے بعد بھی وہ اس سے مزاحمت برت رہی تھی کیونکہ وہ شیراز اور اپنے خاندان کی درندگی سے واقف تھی اور وہ چاہتی تھی کہ اگر انہوں نے کوئی جابریت دکھانے کی کوشش کی تو وہ یونہی بے خبری جتائے ان کے کسی نقصان سے قبل اس رشتے کو کسی ان مٹ نشان دینے سے قبل وہاں سے چلی جائے۔

اس کے پاس ہر ایک پہلو کو سوچنے کے بعد صرف ایک یہی راستہ بچتا تھا کیونکہ جھوٹی پریگنینسی کی خبر، اس کے متعلق ساری حقیقت معلوم ہونے پر مسز گردیزی نے بھی تو یہی

Huria Malik Official

کرنا تھا تو کیا یہ بہتر نہیں تھا کہ وہ اس انسان کو اپنے خاندان کی طرف سے جو اب اس کی تلاش میں گردیزی مینشن کے گرد پہرے کسنے کے قریب تھے، اسے کوئی نقصان پہنچنے سے قبل وہاں سے نکل جائے۔ کیونکہ اس کا دل یہ بات تسلیم کر چکا تھا کہ' یاور گردیزی 'کو پہنچنے والی تکلیف اس پر بہت بھاری گزرتی تھی۔

اور یہ حقیقت اسے اپنی ہار کا احساس دلا رہی تھی۔

Huria Malik Official

آئینے پہ بدستور نگاہیں جمائے وہ بے خیالی میں سوچتی اپنی اس گنجلک سی زندگی کے ہر پہلو کو پرکھتے ہوئے اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی۔

جب اسے اچانک اپنے عکس کے ساتھ ایک اور عکس امڈ تا دکھائی دیا تو اخروٹی آنکھیں میکانیکی انداز میں اس کی سمت متوجہ ہو چکی تھیں۔

"ایسے بے خود انداز میں دیکھیں گی تو اس جھوٹی پریگنینسی کو سچ ثابت کرنے پر مجبور ہو جاوں گا۔ "اس کی آئینے پر

Huria Malik Official

عیاں اپنے عکس پہ بندھی آنکھوں پر اپنی سیاہ آنکھیں گاڑھے وہ بایاں ہاتھ پیچھے سے لا کے اس کے پیٹ پہ رکھتا بھاری لہجے میں بولا تو وہ چونکتے ہوئے جیسے حواسوں میں لوٹی تھی۔

"آپ۔۔۔آپ کب آئے؟ "اپنی پلکیں جھپکتے ہوئے اس نے ان میں در آتی چبھن کو ختم کرنے کی کوشش کی۔

Huria Malik Official

"جب آپ مجھے ہی سوچ رہی تھیں۔ "اس کی نظریں اس کے عکس پہ ہی جمی ہوئی تھیں مگر دایاں ہاتھ اس کے کمر میں بکھرے بالوں کو چھو رہا تھا۔

"میں ایسا کچھ نہیں کر رہی تھی۔ اور آپ پلیز پیچھے ہوں۔ آپ کی نظر میں وہ نکاح اصلی ہو گا لیکن میں نے جعلی نکاح سمجھتے ہوئے سائن کیے تھے اس لیے آپ۔۔۔" اس کا ہاتھ پیٹ سے اٹھاتے ہوئے اس نے مزاحمت کے لیے ایک

Huria Malik Official

ریزن نکال کے اس کے سامنے پیش کیا تو وہ بے ساختہ ہنس دیا۔

اور پھر یونہی ہنستے ہنستے اس کے بالوں میں چہرہ چھپاتا اس کا دل زوروں سے دھڑکا گیا کیونکہ اس نے کبھی اسے یوں کھل کے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔

"سچ کہتے ہیں کہ من پسند عورت کے لفظوں کے وار سے بچنا کس قدر مشکل ہے اور اس سے بھی مشکل ہے من پسند

Huria Malik Official

عورت کا اتنا سمجھدار ہونا۔ "اس کے بالوں کی خوشبو انہیل کرتا وہ متبسم لہجے میں بولتا اسے کنفیوژ کر رہا تھا۔

پیٹ پہ موجود بایاں ہاتھ کندھے پہ موجود دایاں ہاتھ جبکہ بالوں پہ محسوس ہوتا اس کا لمس اور پر تپش سانسوں کی مہک اور اس پہ مستزاد اس کے متبسم الفاظ۔وہ لاشعوری طور پہ گڑبڑا چکی تھی۔

Huria Malik Official

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔آپ پلیز تھوڑا پیچھے ہوں۔ "

اس نے یاد آنے پہ اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے اپنی توجہ دوسری طرف لگانی چاہی۔

مگر اس اندازِ قربت کے ساتھ بات کرنا اس کے لیے ممکن نہ تھا۔

"ایک بات تو بتائیں؟ "اس کی بات پہ عمل کرنے کی بجائے اس نے اپنی کہی تو اس نے پلکیں اٹھا کے ایک لحظہ کے لیے اسے دیکھا۔

Huria Malik Official

"اگر ہماری شادی نارمل حالات میں ہوئی ہوتی تو کیا آپ تب بھی مجھے یونہی رزسٹ کر کے باتیں یا پھر میرے سینے سے لگ کر سکون سے بات کر لیتیں؟ "اس کے لہجے کی شرارت پہ وہ اس قدر جھینپی کے حد نہیں۔

"آپ کی طرح بے شرم نہیں ہوں میں۔ ہٹیں پیچھے۔ "

خجالت اس قدر زیادہ تھی کہ وہ زبردستی اس کا ہاتھ پرے کرتی اس سے دو انچ کا فاصلہ بناتی اس کی طرف رخ بدل گئی۔

Huria Malik Official

"میری طرح آپ بے شرم ہو بھی نہیں سکتیں کیونکہ میری شدتوں کا اندازہ آپ ابھی لگا ہی نہیں سکی ہیں۔ "اپنے ہاتھ سینے پہ باندھتا وہ گہرے لہجے میں بولا تو اس کا دل تیزی سے دھڑکتا اس کے لفظوں کی معنی خیزیت پہ احتجاج کرنے لگا۔

"کہیں، کیا کہنا چاہتی ہیں آپ؟ "اس کا گلال ہوتا چہرہ دیکھتے اب کے سنجیدگی سے اسے اپنی بات کہنے کو کہا۔

Huria Malik Official

"تین منتھ مکمل ہونے والے ہیں تو میں۔۔۔" وہ جیسے اٹکی تھی۔

"میں چاہتی ہوں کہ میں آپ کی مام کو اپنے جھوٹ کے بارے میں بتا دیں۔جھوٹ جیسا بھی ہو ایک دن سامنے ضرور آتا ہے اور کب تک یہ لوز ڈریسز ان کو دھوکہ دیں گے؟ جس طرح سے اس کی ایکسیس آپ کے موبائل نمبر)چونکہ کل رات شیراز کا دھمکی آمیز میسج اس کے سامنے آیا تھا اس لیے وہ واقف تھی (تک ہوئی ہے بہت جلد مام ساری حقیقت سے واقف ہو جائیں گی۔اس لیے میں چاہتی ہوں کہ انہیں

Huria Malik Official

سچ بتا کے چلی جاوں۔ "وہ نظریں جھکائے اپنی ہتھیلیاں زور سے مسلتی ہوئی بولے جا رہی تھی جبکہ وہ آنکھوں میں نرم گرم سی تپش لیے بس اسے ہی سُن رہا تھا۔

"میں کون ہوں؟ "اس کے چپ ہونے پر اس کا بھاری لہجہ گونجا تو وہ جیسی چونکی۔

اس نے حیرانگی سے اس کا سر اٹھا کے اس کا سوال سمجھنا چاہا تھا لیکن چہرے کے ناقابلِ فہم تاثرات دیکھ کر وہ ڈمپ ہو گئی تھی۔

Huria Malik Official

"میں کون ہوں؟اندھیری رات میں میرے نام کا مصنوعی سہارا آپ نے بنا سوچے سمجھے لے لیا تھا لیکن مجھ پر مکمل یقین کیوں نہیں کر رہی ہیں آپ؟میرے ساتھ رشتہ نہ ہونے پر ایک کمرے پہ رہنے کے لیے خود کو آمادہ کر لیتی ہیں لیکن جب میں رشتہ ہونے کا یقین دلانے کی کوشش کی تو کسی تیسرے کے خوف سے دور چلی جاتی ہیں؟ میری محبت کو تسلیم کر کے اس کے سامنے اپنا دل جھکا گئی ہیں لیکن کیوں اس محبت کو سرخرو نہیں ہونے دے رہیں؟ "وہ جو

Huria Malik Official

آنکھیں پھاڑے مدہم ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ اس کے الفاظ جذب کر رہی تھی،اس کے آخری جملے پہ جیسے وجود سے جان نکل گئی ہو۔

لیکن اس کی کیفیت کو نظرانداز کیے وہ مزید کہہ رہا تھا۔

"کچھ سال پہلے بھی آپ یونہی اتنی آسانی سے میری محبت سے منہ موڑ کے چلی گئی تھیں۔اب بھی آپ کیسے اتنی آسانی سے مجھے چھوڑ کے جانے کی بات کر سکتی ہیں؟ آپ کیوں چلی جائیں گی جب میں ہر لمحہ آپ کے ساتھ کھڑا

Huria Malik Official

ہوں؟آپ کیوں جائیں گی جب میں آپ کی گئی ہر غلطی پہ
پردہ ڈالنے کے لیے کھڑا ہوں؟آپ کیوں جائیں گی جب میں
آپ کی عزت،آپ کے وقار، آپ کی ذات کے غرور کو
قائم رکھنے کے لیے تیار ہوں؟کیوں نہیں سونپ رہیں آپ
مجھے اپنے سارے تحفظات؟ کیوں نہیں مان لیتی آپ کہ
میرے لیے آپ کے خاندان کی سازشیں، ان کی درندگی،
اس کی جبر کچھ بھی معنی نہیں رکھتا کیونکہ بات آپ کی آتی
ہے تو مجھ سے بڑا ظالم درندہ یہاں کوئی نہیں ہو سکتا ہے۔"
بھاری مگر خوبصورت لب و لہجے میں بولتا وہ جیسے ان کے

Huria Malik Official

اندر جمی برف کو پگھلاتا اس کے ہر اعتراض، ہر خوف، ہر ہراس کو زائل کرتا اسے اپنا اسیر کر گیا تھا۔

اس کی یاور پہ جمی آنکھوں میں آنسوؤں کی دبیز تہہ جمی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اس کے سینے سے لگی ہچکیاں لے رہی تھیں۔

اور جیسے ہی وہ اس کے سینے سے لگی اسی لمحے ان کے کمرے کا دروازہ ٹھک سے کھلا اور وہ ایک طوفان کی طرح اندر داخل ہوئے۔

Huria Malik Official

"یاورے بڑی ممانی بتا رہی ہیں کہ آج سحر ٹائم ہم سب سوات کے لیے نکل رہے ہیں اور وہاں جا کے تم لوگوں کا ایک دفعہ پھر سے نکاح کیا ج۔۔۔۔۔۔۔" اپنی ہی رو میں بنا دیکھے بولتا جب حماد، رملہ اور آیت کے ساتھ تھوڑا آگے بڑھا تو اس کی زبان کو جیسے تالہ لگ گیا۔

وہ بڑی بڑی آنکھیں کھولے یاور کے سینے سے لگی پرنیاں اور یاور کی کھا جانے والی نگاہوں کو دیکھ رہا تھا۔

اگلے ہی لمحے اس نے دونوں بازو پھیلا کر ان منکرو نکیر کی آنکھوں کے سامنے بے مقصد سا سایہ کرنے کی کوشش کی۔

Huria Malik Official

"دیکھو مت۔ایسا مومنٹ ڈائجسٹ نہیں ہو پائے گا۔ "کسی مووی کے ڈائیلاگ کا جنازہ کرتا وہ یاور کا دماغ مزید خراب کر گیا۔

"مینرز نام کی چیز سے واقف نہیں ہو تم کیا؟ "وہ دبے دبے لہجے میں چلایا تو شایان کی بے لگام آمد اور یاور کی کنڈیشن سمجھتے وہ منہ نیچے کر کے ہنسی دبانے لگے جبکہ شایان کی آواز

Huria Malik Official

سنتے ہی اپنے جذباتی فیز سے نکلتی پرنیاں اب بس یاور کے بازو میں چہرہ چھپائے اپنے آنسو صاف کر رہے تھے۔

"یاور بھائی آپ ان کو مینرز سکھائیں۔ہم ذرا اپنی بھابھی کو لے کر جا رہے ہیں کیونکہ کل نکاح تک آپ کا ان کے ساتھ پردہ چلے گا۔ "آیت نے ان دونوں کو ایک نظر دیکھ کر جلدی سے آگے بڑھ کے پرنیاں کو اپنی طرف کھینچا تو وہ جھنجھلایا۔

Huria Malik Official

"یہ کیا ڈرامہ ہے؟ "اس نے آنکھیں نکالتے انہیں دیکھا کیونکہ وہ واقعی اس وقت اس سے باتیں کرنا چاہتا تھا۔

"یہ ڈرامہ دوسری دفعہ نکاح کی خوشی میں رچایا جائے گا۔ " آنکھیں پٹپٹا کے کہتی رملہ آیت کے ساتھ مل کے جھینپی اور کسی قدر حیران پریشان پرنیاں کو کھینچ کے باہر لے گئی جبکہ حماد اور شایان اب یاور کے کڑے تیوروں کو دیکھتے خود بھی کھسکنے کا سوچنے لگا۔

Huria Malik Official

ــ

ـ

وادی سوات کے خوبصورت و مسحور کن علاقے میں مسز سجیلہ گردیزی کے بھائی مہروز گیلانی کا یہ لکڑی اور پتھروں سے سجا خوبصورت گھر تھا۔

جس کی بڑی بڑی شیشے کی کھڑکیوں سے باہر کا دلکش منظر صاف نظر آتا تھا۔

Huria Malik Official

اس وقت وہ سب وہاں موجود کچھ دیر بعد ہونے والے نکاح کے لیے بہت پرجوش اور تیار شیار تھے۔

"انکل ویسے آپ میری ممانیوں کو مشورہ دے سکتے ہیں کہ جہاں ایک عدد نکاح ہو رہا ہے تو کیوں نا میری بیوی کی ایک عدد رخصتی کروا دیں تاکہ سوات آنے کا خرچہ بچ جائے اور ہم بھی موقع کا فائدہ اٹھا لیں۔"مہرون اور آف وائٹ فراک میں ملبوس سجی سنوری رملہ کو دیکھ کر شایان نے

Huria Malik Official

قدرے بلند آواز میں مہروز صاحب سے کہا تو غیاث گردیزی نے گھور کے اسے دیکھا۔

"آپ کی بیوی کا باپ میں ہوں تو پہلے مجھ سے تو بات کر لو۔ "انہوں نے مصنوعی انداز میں اسے ڈپٹا۔

"ارے ماموں جان جب سپریم کورٹ اجازت دے دے گی تو پھر آپ کی کیا مجال؟ "وہ شرارت سے ونک کرتا بولا تو وہ بے ساختہ ہنس دیے۔

Huria Malik Official

"کیا خیال ہے پھر؟ "اس نے دوبارہ استفسار کیا تو ان کی لافشانیاں سنتی رملہ بابا کو ہنستے دیکھ کر بے چینی سے بول اٹھی۔

"مجھے پڑھنا ہے ابھی۔ "اس نے اتنی تیزی سے درمیان میں لقمہ دیا تھا کہ شایان کے سارے پلان چکنا چور ہو گئے۔

"افففف "!اس نے گھور کے اسے دیکھا جو ہمیشہ اس کے جذبات کو یونہی اپنی معصومیت کی نظر کر دیتی تھی۔

Huria Malik Official

"لو جی جب بیوی ہی راضی نہیں ہے تو قاضی اور میاں کیا کریں گے؟اس لیے بیٹا جی ابھی بس سوات میں دوسروں کا نکاح انجوائے کریں۔"مہروز صاحب نے اسے شگفتگی سے تسلی دی تو وہ جل اٹھا۔

"دوسری دفعہ نکاح۔ "اس کے یوں جل کے تصیح کرنے پر سب کے قہقہے پھیل گئے۔

Huria Malik Official

"آپ نے دوسری دفعہ نکاح پہ اتنا اصرار کیوں کیا؟اور پھر ایسی تیاری؟ "وہ اس وقت مسز گردیزی کے سامنے کھڑا اپنی چمکتی ہوئی آنکھیں ان کے چہرے پہ مرکوز کیے جیسے کچھ پرکھ رہا تھا۔

"کیسی تیاری؟ "وہ قصداً انجان بنی تھیں۔

Huria Malik Official

"یہی برائیڈل ڈریس، مہندی، سوئیٹ بکنگ یہ سب کچھ؟ "

ایسا نہیں تھا کہ یہ سب اس کو ناگوار گزر رہا تھا۔بلکہ وہ بس ان کا اندر جاننا چاہتا تھا۔

"کیونکہ مجھے اپنے وارث کے متعلق سچی نیوز چاہیے یاور۔ "

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے انہوں نے سپاٹ لہجے میں کہتے اپنے لفظ پہ زور دیا۔

تو چند لمحے ہِل بھی نہ سکا۔

Huria Malik Official

"مام "!وہ بے یقینی سے ان کا چہرہ دیکھنے لگا جن کی آنکھوں میں ٹوٹی ہوئی امید کی کرچیاں اور شکوے نمایاں تھے۔

"آئم سوری مام لیکن آپ یہ سب۔۔۔۔ "وہ حقیقتاً شرمندہ ہوا تھا لیکن وہ ان کی تکلیف کا ازالہ اپنے الفاظ سے شاید قطعاً نہیں کر سکتا تھا۔

"میں یہ سب اس لیے جانتی ہوں کہ کل جب آپ کی بتائی گئی باتوں پہ میں نے غور کیا تو مجھے احساس ہوا تھا کہ جب

Huria Malik Official

پرنیاں کو پتہ ہی نہیں تھا کہ نکاح اصلی ہوا ہے تو وہ کیسے آپ سے فزیکل ہو سکتی ہیں۔بس یہ سوچ کے ہی مجھے اندازہ ہو گیا کہ آپ لوگوں نے میری کہی ہوئی بات کو سیریس لیتے ہوئے یہ جھوٹ بولا تھا لیکن اب میں واقعی میں یہ سب چاہتی ہوں۔ اس نکاح کے بعد اور اُس انسان کو عبرتناک سزا دینے کے بعد آپ پرنیاں کے ساتھ مانچسٹر شفٹ ہو گے سارے بزنس اور پالیٹیکل پروپیگنڈے وہاں ہی نپٹاو گے جب تک اللہ ہم لوگوں پہ مہربانی نہیں کرتا کیونکہ میں یہ سب کچھ باقیوں کی نظر میں آنے نہیں دینا چاہتی جس سے آپ دونوں پہ کوئی حرف آئے۔ "وہ سنجیدگی سے بولتیں

Huria Malik Official

اسے مزید شرمندہ کر رہی تھیں۔ تبھی وہ آگے بڑھا اور ان کو اپنے سینے سے لگا گیا۔

"آئم سوری مام اینڈ تھینک یو۔ "شرمندگی و تشکر کی ملی جلی کیفیت میں کہتا وہ ان کی آنکھیں نم کر گیا۔

انہوں نے دونوں بازو اس کے گرد پھیلائے جو ان کے جینے کی وجہ تھا اور اس وجہ کو وہ اپنی انا، اپنے بھرم اور سٹیٹس کے لیے زک نہیں پہنچا سکتی تھیں۔

Huria Malik Official

وہ ان کے پاس اپنے مرحوم شوہر کی آخری اور قیمتی نشانی ہے جسے وہ ہر قیمت ادا کر کے بھی خوش کرنے کو تیار تھیں۔

بلڈ ریڈ کلر کے لہنگے میں ملبوس وہ مکمل سولہ سنگھار کیے، میچنگ جیولری، ہاتھوں پیروں پہ مہندی لگائے، وہ اس وقت 'گیلانی وِلا 'سے کچھ فاصلے پہ موجود سوات ہوٹل کے' ہنی مون سوئیٹ 'میں موجود حیا و فطری گھبراہٹ سے مغلوب

Huria Malik Official

اخروٹی رنگ کی آنکھوں کے ساتھ سامنے موجود گول بیڈ کو دیکھ رہی تھی۔

گول نرم گرم میٹریس پہ سفید ویلوٹ بیڈ شیٹ بچھی تھی۔اس کے بالکل وسط میں سرخ گلابوں سے ہارٹ بنایا ہوا تھا۔ تکیوں پر سرخ گلابوں سے love اور ان دونوں کے نام کا پہلا پہلا حرف لکھا ہوا تھا۔ بیڈ کی سائیڈ ٹیبلز اور وہاں موجود میزوں پہ بھی پھولوں کے فریش بکے پڑے تھے۔

اور ان بکے کے ساتھ سینٹڈ کینڈلز بھی روشن کر کے سجائی گئیں تھیں۔ اس معطر اور مدہم پرفسوں ماحول میں اس کی

Huria Malik Official

سانسیں اس وقت مزید سست پڑ گئیں جب اس نے بلڈ ریڈ نائٹی اور یاور کا سیاہ نائٹ ٹراوزر شرٹ بھی ایک طرف بیڈ کے کنارے نرم رضائی پہ پڑا دیکھا۔

"اففففف "!یہ سارا ماحول اس کے لیے قطعی سرپرائز تھا بلکہ یہ سب کے لیے ہی انجان سرپرائز تھا۔

اس کے متعلق صرف مسز گردیزی ہی واقف تھیں کہ وہ ان کے رشتے کی اصل حقیقت جانتی تھیں اور وہ ان کے رشتے کی بنیاد تمام ضوابط پورے کر کے کروانا چاہتی تھیں۔

Huria Malik Official

وہ سوئیٹ تک مسز گردیزی کے ڈرائیور کے ہمراہ آئے تھے۔اس لیے نا تو یاور نے اس کا چہرہ دیکھا تھا نا اس سے کوئی بات کی تھی پھر سوئیٹ میں چیک اِن کرتے ہی یاور کو آفیشل کال آگئی تھی جس کی وجہ سے وہ اسے کمرے میں چھوڑ کر بنا اندر داخل ہوئے اس کال کو سننے لگا۔

کال سے فارغ ہوتے اسے بارہ سے پندرہ منٹ لگ گئے۔کال بند کر کے اس نے موبائل جیب میں اڑسا اور جلدی سے اپنے روم کی طرف چل دیا۔

Huria Malik Official

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی مہکتی خوشبوؤں نے اس کو اپنے حصار میں لے لیا۔گہری سانس اندر کو کھینچتے ہوئے اس نے قدم اندر رکھا تو نظر سیدھی بیڈ کے کنارے سولہ سنگھار کیے کھڑی پرنیاں کی پشت سے ٹکرائی۔

اسے دیکھتے ہی اس کی نگاہ میں خماری اترنے لگی۔اس نے ہاتھ بڑھا کے آہستگی سے دروازہ یوں بند کیا کہ وہ متوجہ بھی نہ ہو سکی۔

پورے کمرے میں طائرانہ نگاہ ڈالتا وہ اپنے اندر امڈتے جذبات کو کنٹرول کرتا اس کی طرف بڑھا جو اس کی آہٹ

Huria Malik Official

پاتی مڑی تو بوکھلاہٹ میں ہاتھ میں پکڑی نائٹ پھسل کے نیچے جا گری۔

اس گرتی ہوئی نائٹ سے بے خبر وہ یک ٹک اس کے بنا کسی گھونگھٹ کے عیاں ہوتے دلکش چہرے کو دیکھتا جیسے ہیپنوٹائز ہو چکا تھا لیکن وہ اس کی آنکھوں کی ایسی محویت، ایسی نرمی و گرمی پہ پگھل رہی تھی۔

اور اسی نرمی گرمی سے گھبراتے ہوئے اس نے جب بے ساختہ مہندی و چوڑیاں سے سجی ہتھیلیاں اٹھا کے چہرے پہ رکھیں تو ان کی معنی خیز کھنکھناہٹ نے اس کا فسوں توڑ دیا۔

Huria Malik Official

"اونہوں! آج یہ ظلم مت کریں۔ "اپنی بے اختیاری پہ مسکراتا وہ ایک قدم آگے بڑھتا اس کی کلائیاں اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامتا ہوا بولا لیکن پیروں میں کچھ محسوس ہونے پہ جب اس نے نظر جھکائی تو وہ بوکھلائی۔

"نہیں۔ آپ میری طرف دیکھیں پلیز۔ "اسے ہلکا سا جھکتے دیکھ کر اس نے فوراً اپنی کلائی چھڑوا کے اس کے کندھوں پہ

Huria Malik Official

ہاتھ رکھتے بے ساختگی میں کہا تو وہ سیدھا ہوتا لو دیتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

"ایسے نہیں کریں۔میرے جذبات کی شدتوں کو یوں نہیں ابھاریں ورنہ برداشت نہیں کر پائیں گی۔ "اس کی آنکھوں میں ایک نظر دیکھتا وہ اپنی نگاہیں اس کے ہونٹوں سے ٹکراتے نتھ کے موتیوں پہ مبذول کر چکا تھا جو اس کے ضبط میں خلل ڈال رہے تھے۔

Huria Malik Official

جبکہ اس کی ایسی باتیں اسے گھبرا رہی تھیں بوکھلا رہی تھیں۔

"آپ۔۔آپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔ "اپنے دل کی تیز تر ہوتی دھڑکن سے گھبراتے ہوئے وہ بولی تو اس نے جذبات کی شدت سے سرخ ہوتی خمار آلود آنکھیں اس کے چہرے پہ گاڑھتے اس کے اپنے کندھوں پہ رکھے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھے اپنے ایک قدم نزدیک کیا۔

Huria Malik Official

"مجھے بھی اپنی محبت اور شدتوں سے ڈر لگ رہا ہے۔ "بوجھل لہجے میں کہتے ہوئے اس نے اپنا بایاں بازو اس کی کمر کے گرد حائل کیا اور دوسرا ہاتھ بڑھا کے اس کے ڈوپٹے پہ لگی پنز نکالنے لگا۔

"آپ کو پہلی دفعہ دیکھتے ہی دل چاروں شانے چت ہو گیا تھا اور آج آپ کو خود کے لیے مکمل تیار دیکھ کر جہاں آپ کی خوبصورتی پہ مکمل بہک چکا ہے وہیں اللہ کا شکر ادا کر رہا ہے جس نے مجھے وہ عورت عطا کی ہے جو میرے دل کا سکون

Huria Malik Official

ہے۔جو میرے دل کی چاہت و میرے جینے کی امنگ ہے۔ "
دلنوازی سے کہتے ہوئے وہ دھیرے سے پنز ہٹاتا دوپٹے کو
ڈھیلا کرتا جیب سے موبائل نکال کے اس کی اور اپنی چند
تصویریں لینے لگا۔

تصویریں لینے کے بعد جب اس نے زرتاری آنچل ہٹا کے
صوفے پہ رکھا اور اپنی مضبوط انگلیوں کی مدد سے اس کے
جھمکے اتارنے لگا تو اس کی بوجھل ہوتی دھڑکنیں پھر سے
پاگل ہونے لگیں۔

Huria Malik Official

"یہ لمحے بہت انمول ہیں۔میں ان لمحوں کو ماضی کا کوئی قصہ چھیڑ کے تباہ نہیں کرنا چاہتا۔اس لیے صرف یہی کہوں گا کہ جو گزر گیا ہے اسے فراموش کر دیں۔فقط یہی یاد رکھیں کہ ہم ہیں اور ہماری محبت ہے جسے ہمیں فروغ دینا ہے اور ان لمحوں کو جینا ہے۔ "اس کے کانوں سے بھاری جھمکے اتارنے کے بعد اس کے ہاتھ اس کے گلے پہ سرکنے لگے تو وہ بے اختیار اس میں سمٹنے لگی۔

Huria Malik Official

"یاور "!نیکلس اتارتے جب اس نے اس کی گردن کی پشت کو مضبوط انگلیوں سے چھوا تو وہ سسکی۔

"بندہ بشر ہوں، مجھے بے اختیار مت کریں کیونکہ:

وصل کے لمحات میں تمہارے ہونٹوں کا میرا نام پکارنا

مجھے دنیا کے تمام ترانوں سے افضل لگتا ہے۔۔۔۔ □ ❤

Huria Malik Official

مخمور لہجے میں کہتے ہوئے وہ جھکا اور اس کی شفاف گردن پہ اپنے لب جماتا گویا اپنے تڑپتے دل کو بہلانے لگا۔

اس کے لمس کی حدت و شدت پہ وہ بے اختیار اس کے کندھوں پہ گرفت مضبوط کر گئی تھی کہ اس کی بیئرڈ کی چبھن اور ہونٹوں کا لمس ایک ملا جلا میٹھا سا سرور اس کے رگ و پے میں دوڑا رہا تھا۔

"یہ مجھے اپنا سب سے بڑا حریف لگ رہا ہے۔ "گردن کو چھوتے ہوئے وہ ٹھوڑی تک پہنچا اور پھر بہکے ہوئے انداز

Huria Malik Official

میں کہتے اس نے اس کی نتھ کے موتی کو ہاتھ لگاتے کہا اور پھر بڑی نرمی سے نتھ اتار کے سائیڈ پہ رکھی۔

اگلے ہی لمحے وہ بڑے استحقاق اور جذبوں کے ساتھ اس کے ہونٹوں پہ جھکتا اتنی نرمی سے سارے رنگ چرانے لگا کہ وہ بے ساختہ سست پڑتی دھڑکنوں کے ساتھ اپنی ایڑیاں اٹھا کے دونوں بازو اس کی گردن کے گرد زور سے جماتی خود کو سہارا دینے لگی۔

Huria Malik Official

وہ پلکیں میچیں اس کی نرمی کو شدت میں بدلتا محسوس کرتی اپنی گرفت اس پہ مضبوط کر گئی لیکن وہ اثر لیے بغیر اس پہ جھکا اس کی سانسوں پہ تسلط جمائے ہوئے تھا۔

چند لمحوں کے بعد اس نے سیدھا ہوتے ہوئے ایک نظر اس کے لال بھبھوکا چہرے اور نم ہونٹوں پہ ڈالی تو دل مزید بے ایمان ہونے لگا۔

اس کی پیشانی ہونٹوں سے چھوتے اس نے اپنا گرم کوٹ اتار کے بنا مڑے پرے اچھالا اور پھر شرٹ کے بٹن کھولتا اس

Huria Malik Official

کی طرف بڑھا مگر پھر پیر کو الجھتا پا کے اس کے روکنے سے قبل جھک گیا۔

اگلے ہی پل وہ ماڈرن سی خوبصورت نائٹ ہاتھ میں پکڑے جب سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں پکڑی نائٹ اور اس کی آنکھوں کی ناقابلِ برداشت بے باک لپک پر اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔

Huria Malik Official

"یاور پلیز۔ایسے مت دیکھیں مجھے۔میں پاگل ہو جاوں گی۔ "

حیا سے چور لہجے میں بولتی وہ خود کو اس کے سینے میں چھپا گئی۔

"اور آپ کی یہ ادائیں مجھے پاگل کر چکی ہیں، پرنیاں۔ "

دھیرے سے کہتے ہوئے اس نے زور سے اسے اپنے بازووں میں بھینچا تو اس کی مدہم سی' آہ 'نکلی۔

Huria Malik Official

"آپ میرا نام کیوں نہیں پکارتے؟ "اس کے سینے پہ لب رکھتی وہ سرگوشی نما آواز میں بولی۔

"کیونکہ محبت کا کوئی اک نام نہیں ہوتا۔ "گھمبیر لہجے میں بولتا وہ اس کی پشت پہ لگی چولی کی ڈوریوں پہ ہاتھ رکھتا گویا اس کی جان لبوں پہ اٹکا گیا۔

"مجھے نائٹی پسند آئی ہے لیکن فی الحال اس کی ضرورت نہیں۔ "نائٹی صوفے پہ اچھالتا وہ بے باکی سے بھرپور

Huria Malik Official

ذومعنوی انداز میں بولتا وہ اس کو شرم و حیا سے دھواں دھواں کر گیا۔

آگلے ہی لمحے وہ اس کی ڈوریاں ڈھیلی کرتا اپنی شرٹ ٹک آوٹ کر کے اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھا تو اس کا دل اتنی شدت سے دھڑکا کہ یاور مسکرا دیا۔

Huria Malik Official

"ریلیکس!مجھے اور اس لمحے میں چھپی محبت کو محسوس کریں بس۔ "محبت سے کہتے ہوئے وہ اس کے چہرے کے نقوش اپنے ہونٹوں سے چھوتا ہوا اسے گل و گلزار کر رہا تھا۔

وہ اس کی دونوں ہتھیلیاں اپنے بائیں ہاتھ میں جھکڑے دوسرے ہاتھ سے اس کے وجود کی نرمیوں اور ملائمت کو محسوس کرتا اس کو سمٹنے پہ مجبور کر رہا تھا۔

"تھینک یو فار بینگ مائی ہول ورلڈ۔ "گھمبیر لہجے میں بولتا وہ اس کے بازو اپنی گردن کے گرد حائل کرتا اس وصل کی

Huria Malik Official

رات کو اپنا گواہ بناتا اس کے وجود کو اپنی محبتوں سے مہکاتا اپنی اور اس کی جان ایک کر گیا۔

ہجر کے کڑے سال کاٹنے کے بعد وہ اس رات کو اپنے لیے اجر کی رات سمجھتا اس پہ ٹوٹ کر برسا تھا جبکہ اس کی شدتوں پہ گھبراتی پرنیاں اس کی گردن اور کمر کو دبوچے اس میں سمٹتی اس کی جنون خیزیاں محسوس کرتی اس کی محبت پہ نازاں ہو رہی تھی۔

____

Huria Malik Official

جہاں ایک طرف پرنیاں خیبر، یاور گردیزی کی دیوانگی و محبت کے سائے میں رات گزار رہی تھی تو دوسری طرف وہ رات اس کی ماں اور بہنوں کے لیے قہر کی رات تھی۔

کہ جب سے ان لوگوں کو پتہ چلا تھا کہ یاور گردیزی کے پاس ان کے ہر دھندے، ہر کام اور شیراز کی ذلالت کے بھی ثبوت ہیں تب سے وہ پاگلوں کی طرح گھر کے بھیدی کو تلاش کر رہے تھے۔

Huria Malik Official

یونہی چیل کی نگاہیں سب پہ رکھنے کی وجہ سے ان کو ملازم کی مدد سے صوفیہ بیگم کو دیا گیا پری کا موبائل ان کی نظر میں آ چکا تھا۔

موبائل کا ملنا تھا کہ اماں جان کے چاروں بیٹے اور شیراز لاکھانی جانوروں کی طرح ان ماں بیٹیوں کو زدوکوب کر رہے تھے۔

Huria Malik Official

"ان کی چمڑیوں کو ادھیڑ ڈالو انور۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ سانپ پال رہی ہوں گھر میں۔ "اماں جان غضب سے للکاریں تو انور خیبر نے زور دار لات بیوی کے پیٹ میں ماری۔

"جلدی بتاو کہاں ہے وہ حرامزادی؟کیونکہ وہ اپنے گھر نہیں ہے۔جلدی بتا کہاں ہے؟ورنہ ان سنپولیوں کو باہر بندھے کتوں کے آگے ڈال دوں گا۔"بیوی کے بال جھکڑتے وہ نفرت سے پھنکارے تو وہ خون آلود آنکھوں کو بمشکل کھولے اپنی بیٹیوں کی دگرگوں حالت دیکھنے لگیں۔

Huria Malik Official

"و۔۔وہ اپنے شش۔۔شوہر کے ساتھ کہیں گئی ہے۔ "رات کے تیسرے پہر سے اب صبح کے دس بجے رہے تھے انہیں ان سب کی بربریت سہتے ہوئے لیکن اب کی بار دی گئی ان کی دھمکی ان کا دل نوچ گئی تھی۔

وہ جانتی تھیں کہ ان کی بیٹیاں صرف ان کی ہیں۔باپ کے نام پہ دھبہ بنا یہ شخص انہیں واقعی کتوں کے آگے ڈال سکتا تھا۔

Huria Malik Official

"فون کرو اسے ابھی جلدی۔ "شیراز نے فوراً ان کا وہی موبائل ان کی طرف اچھالا تو وہ زخمی انگلیوں کے ساتھ نمبر ملانے لگیں۔

"پری "!وہ اسے پکارتے رو پڑیں۔

"مما!کیا ہوا؟ "دوسری جانب وہ پریشان ہو اٹھی۔

Huria Malik Official

"ہوا یہ ہے کہ تمہاری اور بہنیں تمہاری آمد کی منتظر ہیں۔اگر تم اگلے چند گھنٹوں میں یہاں نہ آئی تو ان سب کو شکاری کتوں کے آگے ڈال دوں گا۔اور یہ مت بھولنا کہ میرے پاس پاکستانی ہی نہیں بلکہ۔۔۔۔۔۔" اچانک ان کے ہاتھ سے موبائل کھینچ کے ہاتھ میں لیتا شیراز وحشت زدہ لہجے میں بولتا گویا اس کی روح تک کھینچ گیا تھا جبکہ اس کے آخری معنی خیز الفاظ کو صرف وہ اور شیراز ہی سمجھ سکے تھے کہ وہ اسے کن کتوں کا حوالہ دے رہا تھا۔

Huria Malik Official

"نہیں۔ان کو کچھ مت کرنا۔ "وہ ڈوبتے حواسوں کے ساتھ بمشکل بولی تھی۔

"میں بہت کچھ کروں گا۔اگر اگلے چند گھنٹوں میں تم اور تمہارا شوہر یہاں موجود نہ ہوا تو اور خبر دار کوئی ہوشیاری مت کرنا۔ "سفاک لہجے میں اسے وارن کرنے کے بعد وہ کال بند کر چکا تھا۔

Huria Malik Official

جبکہ وہ جو ابھی کچھ دیر پہلے اس کی شرارتوں اور جسارتوں سے مہک رہی تھی۔اس لمحے گویا چہرے کا سارا خون نچڑ گیا ہو۔

وہ بالکل ساکت بیٹھی بہت کچھ سوچ رہی تھی۔

\-

Huria Malik Official

اس وقت یاور گردیزی کی سیاہ مرسڈیز فراٹے بھرتی کشادہ سڑک پہ دوڑ رہی تھی جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی پرنیاں کا رنگ لمحہ بہ لمحہ مزید فق پڑ رہا تھا۔

اس کال کے بعد پہلے تو اس نے سوچا کہ وہ اکیلی چلی جائے اور ان سب کے سامنے جان دے کر اس تماشے کو ہی ختم کر دے جسے وہ بے غیرت لوگ اپنی عزت کا تماشا سمجھ بیٹھے تھے۔

Huria Malik Official

لیکن پھر اس شخص کی محبت اور اعتماد یاد آنے پر اس کا دل اس بات پہ آمادہ نہ ہوا کہ وہ اس شخص کو دھوکا دے جو اسے اعتماد اور بھروسے کا درس دیتا کل نئے سرے سے رشتے کی بنیاد رکھ چکا تھا۔

اس سے ساری بات سننے کے بعد اس نے خاموشی سے اسے اپنے ساتھ لیا اور بنا کسی کو بتائے خیبر حویلی کا رخ لے لیا۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ "اس نے اپنے اندر کا خوف اس کے سامنے بیان کیا۔

Huria Malik Official

"میری موجودگی میں صرف میری شدتوں سے خوف کھایا کریں۔ "بنا اس کی طرف گردن گھمائے بھاری لہجے میں بولتا وہ پل بھر کو اس کے سٹریسڈ وجود کو گڑبڑا سا گیا لیکن اگلے ہی لمحے وہ گہری سانس خارج کرتی چپ سادھ گئی۔

چند گھنٹوں کی ڈرائیو کے بعد ان کی گاڑی جب حویلی میں داخل ہوئی تو اس کے پیروں سے جیسے جان نکلنے لگی۔

"آپ کسی کو ساتھ لے آتے یاور۔یہ لوگ بہت ظالم ہیں۔ " وہ گاڑی سے نکلتے یاور کو دیکھتی رو دی لیکن وہ اس کے آنسو

Huria Malik Official

صاف کرتا بنا کچھ کہے گاڑی سے نکلا تو ایک ملازم اس کی چیکنگ کرنے لگا جو اس نے خاموشی کے ساتھ کرنے دی۔

پھر وہ دونوں اسی ملازم کی نگرانی اور بندوقوں کے سائے میں جب اندر داخل ہوئے تو عدنان خیبر طیش سے اس کی جانب بڑھا۔

"میری بیوی کی طرف ایک قدم بھی مت بڑھائے کوئی ورنہ جو کچھ منٹ تم لوگوں کو ملنے ہیں ان کو ختم کرنے میں لمحہ

Huria Malik Official

نہیں لگاؤں گا۔ "ایک جھٹکے سے اس کا بازو اپنی گرفت میں لے کر اسے اپنی پشت پر کرتے ہوئے اس نے بلند آواز میں سب کو للکارا تو ان سب کے چہرے نفرت سے سیاہ پڑنے لگے۔

"ہمارے ہی گھر میں کھڑے ہو کر ہمیں ہی دھمکی دے رہے ہو۔تمہاری تو۔۔۔۔ "عدنان خیبر نے طیش میں آتے بندوق کا رخ اس کی طرف کیا تو پرنیاں کی چیخ نکلی۔

Huria Malik Official

"میں دھمکی نہیں دیتا میں عمل کرتا ہوں۔میں بنا یہاں آئے بھی ان خواتین کو تم لوگوں کے چنگل سے آزاد کروا سکتا تھا لیکن میں یہاں آیا کیونکہ مجھے تم سب سے اپنی بیوی کو ملنے والی اذیتوں کا حساب لینا تھا۔"بلند، مضبوط اور سرد آواز میں بولتے ہوئے وہ ان سب کے خون میں ابال لانے لگا تبھی سب کی بندوقوں کا رخ ان دونوں کی طرف ہوا۔

"اتنی بندوقوں کے سائے میں ایسی ہیرو گری نہیں دکھانی چاہیے ورنہ جو کام تمہاری بیوی کے ساتھ رات کی تاریکی میں

Huria Malik Official

کرنے والا تھا وہ دن کی روش۔۔۔۔۔۔ "اس کی بات سن کر نفرت و رقابت کے احساس میں چور شیراز ہاتھ میں بندوق لیے اس کے سامنے آتا خباثت سے اُلٹے لہجے میں بول رہا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کے ایک ہاتھ سے بندوق جھکڑ کے دوسرے ہاتھ سے اس کی گردن دبوچتے ہوئے اسے اتنی پھرتی سے اپنی قید میں لیا تھا کہ سب ہی بھونچکے رہ گئے تھے۔

Huria Malik Official

"یہ سب کرنا تو دور میں تمہیں سوچنے کی بھی مہلت نہیں دوں گا۔ "بندوق کی نال اس کی گردن میں دبائے وہ دوسرا بازو اس کی گردن میں کسے وہ سب کو ان کے نزدیک آنے سے روکنا اب بندوق کا پچھلا حصہ اس کی پسلیوں پہ مارنے لگا۔

"بھائی انورے۔میرے بیٹے کو چھڑواو۔منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ "بیٹے کو قید میں دیکھ کر شازیہ بیگم پھڑپھڑائی تھیں۔

Huria Malik Official

"خبردار کوئی آگے بڑھا۔میں سب سمیت اس کو گولیوں سے بھون کے رکھ دوں گا۔ "اس کی آواز کی دہشت اور اس کے چہرے کے اٹل تاثرات پہ سب تھم گئے۔

جبکہ وہ ہنوز اس کی پشت پہ موجود اس کی شرٹ تھامے تھر تھر کانپ رہی تھی۔

بازی اس طرح سے پلٹا کھائے گی یہ انہوں نے سوچا بھی نہ تھا۔

کسی خیال کے تحت شازیہ بیگم بھائی کے ہاتھ سے بندوق لے کر ایک طرف زخمی پڑی صوفیہ بیگم اور ان کی بیٹیوں کی

Huria Malik Official

طرف بڑھی تو یاور گردیزی کو ابھی بندوقوں کے گھیرے میں اندر لانے والے چار ملازمین نے اچانک بندوقوں کا رخ ان کی طرف کیا تو سب ششدر رہ گئے۔

"اپنے کالے دھندے سنوارتے اور اپنی نام نہاد غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے تم لوگ یہ فراموش کر گئے کہ اب کی بار مقابلے پہ ہے کون؟ "سرد آواز میں کہتا وہ شیراز لاکھانی پہ پل پڑا کیونکہ باہر یکے بعد دیگرے تین چار گاڑیوں کے رکنے کی آواز بخوبی سنائی دے چکی تھی۔

Huria Malik Official

کچھ ہی منٹوں کے بعد پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ سفیر اور حاکم جب اندر داخل ہوئے تو ملازمین نے سب کو انڈر کنٹرول کر رکھا تھا اور وہ جنونی انداز میں ان سب کو پیٹ رہا تھا۔

سب سے زیادہ وہ شیراز لاکھانی کو نشانے پہ رکھے ہوئے تھا جو اس کی محبت کو تکلیف پہنچانے کا سبب تھا۔ جبکہ روتی ہوئی پرنیاں اب بھاگ کہ ماں اور بہنوں کی طرف بڑھ چکی تھی۔

Huria Malik Official

"تمہارے سارے دھندوں کی فائلز میں نے آگے پہنچا دی ہیں۔جس شیخ کے ساتھ تم نے میری بیوی کا سودا کرنے کی کوشش کی تھی۔اس کی حالت تم سے بھی بدتر کرنے کے بعد اسے دو روز قبل جیل میں بھجوا چکا ہوں۔یہاں آتے ہوئے میری بیوی نے قسم دی تھی کہ اپنے ہاتھ تم لوگوں کے گندے خون سے نہیں رنگوں گا اس لیے یہ نیک خود نہیں کر رہا مگر تم لوگوں کے عبرتناک انجام کے لیے میں ساری کامیاب کوششیں کر چکا ہوں۔ "تمام مردوں اور ان کا ساتھ دینے والی عورتوں کو بنا کسی رعایت کے پولیس کی

Huria Malik Official

کسٹڈی میں دینے کے بعد وہ پرنیاں کی ماں اور بہنوں کی طرف بڑھ گیا جو قابلِ رحم حالت میں تھیں۔

۔

"تھینک یو سو مچ۔ "وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی حسبِ معمول ایک طائرانہ نگاہ اردگرد ڈالتا اپنی چیزیں سائیڈ ٹیبل پہ رکھنے کے بعد وارڈروب کی جانب بڑھ رہا تھا جب اس نے مخملیں ہاتھوں کا لمس اپنے سینے پہ محسوس کیا جبکہ نرم ہونٹ

Huria Malik Official

اس کی پشت پہ جابجا اپنا لمس چھوڑتے گویا شکریہ کہہ رہے تھے۔

اس نے نظریں ہولے سے جھکا کے اپنے سینے کی طرف دیکھا جہاں اس کی عریاں کلائیاں اس کی آنکھوں کو خماری سے بھرنے لگیں۔

Huria Malik Official

"یہ شکریہ کس لیے؟ "اس کے ہاتھ تھام کے وہ باری باری ہونٹوں سے لگاتا مڑے بغیر گویا ہوا تو اس نے آنکھیں میچتے ایک دفعہ پھر سے اس کی پشت کو ہونٹوں سے چھوا۔

"شکریہ میری ماما اور بہنوں کو سپورٹ کرنے اور انہیں الگ سے اپارٹمنٹ دینے کے لیے۔شکریہ میرے لیے لڑنے کے لیے۔شکریہ ظالموں کو ان کے انجام تک پہنچانے کے لیے اور شکریہ میری چچیوں اور کزنز کو ان کی رضامندی سے ان کے میکے بھجوانے کے لیے۔ "وہ اس کی پشت پہ سر رکھے

Huria Malik Official

دھیرے دھیرے بولتی اس کے ہونٹوں پہ مسکان بکھیر رہی تھی۔

"جب شکریے کی وجوہات اتنی زیادہ ہیں تو پھر شکریہ بھی میرے والے طریقے سے کریں ناں۔ "اس کی کلائی پہ گرفت قائم کرتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے سامنے کیا تو پل بھر کے لیے نگاہیں ٹھٹھک گئیں لیکن اگلے ہی لمحے ان کی جوت جل اٹھی۔

Huria Malik Official

کیونکہ وہ اس کے سامنے مہرون کلر کی گھٹنوں کو چھوتی سلیو لیس نائٹی میں ملبوس، بالوں کو کھلا چھوڑے، ہونٹوں پہ ڈارک ریڈ لپ اسٹک لگائے بنا کسی جیولری کے کھڑی دل متزلزل کر دینے کی حد تک دلکش لگ رہی تھی۔

"واللہ آج تو واقعی آپ مجھے چاروں شانے چت کر دینے کی نیت سے آئی ہیں۔" خمار آلود لہجے میں بہکے بہکے انداز سے اسے دیکھتا وہ نائٹی کی سٹریپس میں انگلی پھنساتا اسے اپنے انتہائی نزدیک کرتا اس کی مہک خود میں اتارنے لگا۔

Huria Malik Official

"آپ کا شکریہ آپ کے طریقے سے ادا کرنا چاہتی تھی۔ "

شرمگیں لہجے میں بولتی وہ اس کی شرٹ کے بٹنوں سے الجھنے لگی جبکہ وہ اس کے سراپے کی خوشبو سے مدہوش ہوتا اس کی گردن پہ جھک چکا تھا۔

ہمیشہ کی طرح اس کے لمس میں شدت و حدت محسوس کرتی وہ لرزتی ٹانگوں کے ساتھ زور سے اس کی شرٹ دبوچ چکی تھی۔

Huria Malik Official

"آپ۔۔۔آپ کو تو پتہ تھا کہ ہمارا نکاح ریئل میں ہوا ہے تو پھر آپ وہاں کیوں سوتے تھے؟ "جب وہ یونہی اسے بانہوں میں بھرے اس کی گردن اور کندھوں کو اپنے لمس سے مہکاتا ان پر اپنی محبتوں کے رنگ سجاتا بیڈ کی جانب بڑھا تو اک خیال آنے پر اس نے اس سے پوچھا۔

تو اسے بیڈ پہ لٹاتا وہ اپنا جھکاو مکمل اس پہ کرتا اس کے دائیں بائیں تکیے پہ اپنے ہاتھ جماتا اس کی گلابی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

Huria Malik Official

"کیونکہ میں بندہ بشر ہوں، آپ کے پہلو میں رہتے ہوئے میں آپ سے احتراز برتنے کی کوشش میں کوئی گستاخی کر بیٹھتا تو آپ ہرٹ ہو سکتی تھیں۔" گھمبیر لہجے میں بولتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا اس کے رخساروں کو سرخ کرنے لگا تو اس کی پیش رفت پہ گھبراتے ہوئے وہ اس کی گردن کے گرد اپنے بازو حائل کرنے لگی۔

کیونکہ اب اس کی بے لگام انگلیاں اس کے کندھوں سے نائٹی ہٹاتے وہاں پہ اپنے ہونٹوں کا بے لگام لمس چھوڑتے جذبات کی شوریدگی میں بہہ رہے تھے۔

Huria Malik Official

"کل اپنی پیکنگ کر لیجیے گا۔آپ کی مدر اور سسٹرز سے ملنے کے بعد ہم رات کو ایئرپورٹ کے لیے نکل جائیں گے۔ "

اس کے بالائی لب کو ہونٹوں میں بھرتے ہوئے وہ نرم لہجے میں بولتا ہاتھ بڑھا کے لائٹس بالکل مدغم کرتا اس کی روح میں سرائیت کرتا اس کو اپنے ساتھ خماری و سرشاری کے سمندر میں ڈبونے لگا۔

Huria Malik Official

ایک سال بعد:

"مجھے کیا پتہ تھا کہ میری شادی اس لیے لیٹ ہو رہی تھی کہ ہمارے شہزادے نے بھی شرکت کرنی ہے۔ "التمش یاور کو گود میں لے کر گدگداتا شایان رملہ کو شرارتی انداز میں دیکھتا کہہ رہا تھا۔

التمش پری میچیور بے بی تھا لیکن اس کی بروقت نگہداشت اور گروتھ کے باعث وہ بالکل بھی پری میچیور محسوس نہ

Huria Malik Official

ہوتا تھا اور یہ بات ان کے لیے ایک خدا داد نعمت تھی

جیسے۔

پرنیاں کی جھوٹی پریگنینسی کے مطابق اس کے ہاں بے بی کی

پیدائش کی خبر اس ٹائم کے مطابق نو ماہ کے بعد سب کو

دے دی گئی لیکن چونکہ بچہ تو کوئی تھا نہیں اس لیے مسز

گردیزی نے کسی کو بھی پکس کے لیے انسسٹ نہ کرنے کو

کہا۔

کہ نذر وغیرہ لگ جاتی ہے۔ایسے پکس نہیں شیئر کرنی۔ہم

خود آ کے دیکھ لیں گے۔ اس سب باتوں کے ذریعے وہ سب

Huria Malik Official

کو شانت کر رہی تھیں لیکن ہاسپٹل سے نومولود بچے کے پیروں کی پکس لے کر یاور نے بحالتِ مجبوری گھر والوں کو سینڈ کر دی تھیں کہ سب کی تسلی ہو سکے۔

اس جھوٹی پریگنینسی کی خبر کے تقریباً ساڑھے تین پونے چار مہینوں کے بعد پرنیاں پہ اللہ نے سچ میں کرم کیا تھا۔

وہ اس چار ماہ کے گیپ سے بہت پریشان تھی لیکن اللہ کا کرم ہوا اور اس کے ہاں پری میچیور بے بی کی پیدائش ہوئی لیکن جب وہ مکمل ریکور ہوا اور اس کی گروتھ بھی نارمل

Huria Malik Official

ہوئی اور وہ پوسٹ مارٹم پریڈ سے نکلی تو مسز گردیزی نے سکھ کا سانس لیتے ہوئے ان لوگوں کو واپس آنے کو کہا۔

اور اس وقت اس کی ماما اور بہنوں سمیت سب اکٹھے ہوئے بیٹھے تھے۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دوسرا شہزادہ بھی شادی میں شرکت کرے تو ہم رخصتی اور لیٹ کر دیتے ہیں۔ "چونکہ آیت بھی پریگنینٹ تھی اس لیے وشمہ پھپھو نے سنجیدگی سے اسے مشورہ دیا تو وہ بدک اٹھا۔

Huria Malik Official

"جی نہیں۔پہلے ہی اتنی مشکل سے اپنے سسرالیوں کو پٹایا ہے۔یہ آفر تم لوگ اس گھونچو کو دے لو۔ "وہ کچھ اس انداز میں بولا تھا کہ سب کھکھلا اٹھے تھے۔

جبکہ اس کی بات سن کر حماد اور اجالا جھینپ گئے جن کی کچھ دن پہلے ہی منگنی ان کی رضامندی سے کی گئی تھی۔

Huria Malik Official

"بالکل اور اگر اب بھی یہ لوگ نہ مانتے تو یہ چلہ کاٹنے والا تھا۔" جبکہ شایان کی شکل دیکھتے حمزہ نے مزید ٹکڑا لگایا تو وہ خونخوار نگاہوں سے اسے گھور کے رہ گیا۔

"تمہیں تو میں بعد میں پوچھتا ہوں۔پہلے ممانی سے کنفرم کر لوں کہ اس کا عقیقہ کب کر رہی ہیں؟"وہ مسز گردیزی کی طرف متوجہ ہوا جن کے چہرے کی جگمگاہٹ پوتے کو دیکھ کر قابلِ دید ہو چکی تھی۔

Huria Malik Official

"جمعرات کو کریں گے۔اور اتنا شاندار کریں گے کہ لوگ دیکھیں کہ حیات گردیزی کا پوتا اپنی گرینی کا ہاتھ تھامنے آ چکا ہے۔ "نم آنکھوں کے ساتھ اسے گود میں لیتیں وہ سب کو آبدیدہ کر گئیں۔

کہ اس پل واقعی بچھڑے ہوئے کی یادیں انہیں افسردہ کر گئیں۔

کمرے میں قدم رکھتے ہی سامنے نظر آتے منظر کو دیکھ کر دل سرشاری و سکون سے بھر گیا۔

Huria Malik Official

کیونکہ سامنے ہی وہ بلیو کلر کے شیفون کے سوٹ میں ملبوس التمش کو بیڈ پہ لٹائے اس پہ جھکی اس سے لاڈیاں کر رہی تھی۔

اپنا والٹ اور کیز ٹیبل پہ رکھ کے وہ انہی کپڑوں سمیت ان کی طرف بڑھ گیا اور پہلے اس کی پیشانی چومنے کے بعد جھک کے بیٹے کے پھولے گال چومے۔

"آپ کو پتہ ہے دنیا میں سب سے قیمتی منظر من پسند بیوی کا یوں نہال ہو کر آپ کی اولاد پر جان نچھاور کر دینے والا

Huria Malik Official

روپ دیکھنا ہے۔اور میں جب جب آپ لوگوں کو ایسے دیکھتا ہوں میرا وجود اندر تک پرسکون ہو جاتا ہے۔ "اپنی انگلیوں کی پوروں سے التمش کے گال سہلاتا دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھامے وہ محبت سے بولتا اسے مسحور کر رہا تھا۔

"اور مجھے سب سے قیمتی نظارہ آپ کی ان خوبصورت آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنا لگتا ہے۔ "وہ اس کی

Huria Malik Official

آنکھوں کو اپنے ہونٹوں کے ساتھ نرمی سے چھوتی اس کے بہکتے جذبات کو ہوا دے گئی۔

"تو پھر کیا خیال ہے؟شہزادہ ہمارا سو گیا ہے تو اب ان آنکھوں کی محبت سے دل کو سکون نہ پہنچا لیا جائے۔" ایک نظر نیند میں جاتے التمش کو دیکھ کر اس نے اس کو اپنے حصار میں لیتے پائینتنی کی طرف ایک محتاط سی کروٹ لی تو وہ اس کی بانہوں میں قید ہوتی اس کو تکنے لگی جو گھٹا کی طرح اس پہ چھایا اس کی دھڑکنوں کا تال میل الجھانے لگا۔

Huria Malik Official

"نو۔۔یاور مت کریں۔التمش جاگ جائے گا۔ "جب اس نے جھکتے ہوئے اپنی بیئرڈ اس کی گردن پہ رگڑی تو اک گدگداہٹ کے احساس سے اس کی ہنسی نکلنے لگی تو وہ بے ساختہ اسے روکنے لگی۔

"اونہوں!اسے سونے دیں اور مجھے اس کے سبلنگز کے لیے ٹرائی مارنے دیں۔جتنی جلدی اس کو سبلنگ ملے گا اچھا رہے

Huria Malik Official

گا۔ "آنکھوں میں شریر سی لپک لیے وہ لہجے میں بھاری پن لیے بولتا اسے جی جان سے گڑبڑا کے رکھ گیا۔

"خدا کا خوف کریں یاور۔یہ اتنا چھوٹ۔۔۔۔ "وہ پریشان ہوئی تھی لیکن وہ اس کے پریشان لفظوں کا گلا گھونٹتا اس کے ہونٹوں پہ جھکتا اس کی دھڑکن تیز جبکہ سانس مدہم کر چکا تھا۔

Huria Malik Official

اسے اپنے ہونٹوں کے لمس سے بے حال کرتا وہ اپنے ہاتھ اس کے وجود کی ملائمت میں الجھائے اس کی دھڑکن تیز سے تیز تر کر رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے اور اپنے بیچ حائل ہر پردے کو ختم کرتا ایک دم سے التمش کے کسمسانے اور رونے کی آواز پہ دونوں خماری اور مدہوشی کے سمندر سے باہر آئے۔

"ناٹ فیئر یار۔یہ ایک ہمارے مومنٹس کو سپائل کر دیتا ہے تو باقی آنے والے کیا حال کریں گے۔ "وہ جیسے شاکی ہوا تھا

Huria Malik Official

جبکہ وہ اس کی بات سنتی اپنے بکھرے حلیے کو بمشکل سنبھالتی کھکھلا سی اٹھی۔

"آ جاو میرا شہزادہ۔مما صدقے جائے۔ "اس نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیر کے گویا اس کی قربت کے آثار مدہم کرتے ہوئے اپنے بیٹے کو اٹھایا تو وہ اس کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکاتا اس کے کان پر جھکا۔

Huria Malik Official

"جس قدر والہانہ انداز میں بیٹے سے پیار جتا رہی ہیں۔اسی کا منتظر ہوں میں۔ "اسے التمش کو فیڈ کرواتا دیکھ کر وہ پر تپش نگاہوں سے اسے دیکھتا جیسے شرم سے پانی پانی کر گیا۔

"اففففف!آپ کی یہ سحر انگیز آنکھیں۔ "دہکتے ہوئے گالوں کے ساتھ کہتے ہوئے وہ اسے کھل کے مسکرانے پہ مجبور کر گئیں لیکن جب نگاہوں کی تپش اور دست و لب کی گستاخیاں بڑھنے لگیں تو وہ التمش کو تھپکتی دوسرا ہاتھ اس کی بے لگام مگر دلکش آنکھوں پہ رکھ گئی۔

Huria Malik Official

"انہیں بند کریں۔یہ میری دھڑکنوں کو پاگل کر دیتی ہیں۔ " شرم و حیا سے مغلوب چہرے کے ساتھ بولتی اسے کھکھلانے پہ مجبور کر گئی جو اس کا ہاتھ تھامے اسے محبت سے چومتا اسے دیکھنے لگا جو التمش کو بیڈ پہ لٹا رہی تھی۔

"پرنیاں "!التمش کو بیڈ پہ لٹا کے جیسے ہی وہ سیدھی ہوئی تو اس کی جذبات کی شدت سے بوجھل آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ اس کے بے باک ارادوں کا محسوس کرتی

Huria Malik Official

اس کے کشادہ سینے میں سمٹ گئی کہ اس کی وارفتگیوں سے
پناہ اسی کے وجود سے ملتی تھی۔

جبکہ وہ اسے سینے سے لگائے اس کے بالوں سے کیچر نکالتا
اس کے بالوں میں چہرہ چھپا چکا تھا۔

ختم شد۔

Huria Malik Official